قیمت فی جلد ۲ر ۱ پائی

نے دو منزلے سہ منزلے کوچ کرکے دشمنوں کا ہر جگہ مقابلہ کیا - اور اُن کو شکست دی - اور تھوڑے عرصے میں اُن کو تمام جگہوں سے نکال دیا - جہاں انہوں نے پاؤں جمائے تھے (پاؤں کی جگہ حاصل کر لی تھی) ✤ (۱۰) خدا کے شہنشاہی حکم سے ہی تمام دنیا پر رات کا ایسا فراخ پردہ چھا جاتا ہے - اور (اسی کے حکم سے) پھر اس کے بندوں کو دن کی روشنی واپس ملتی ہے ✤ (۱۱) خدا ہی اپنے بندوں کی رکھوالی کرتا ہے جب وہ سوئے ہوتے ہیں (سونے کے گھنٹے میں) - اور اُن ہمیشہ رہنے والی بخششوں کے لئے اُسی کا شکرانہ واجب ہے (اُس کی طرف ہمیشہ رہنے والی شکر گذاری لازم ہے) ✤

بہت تعجب ہوگا - کہ ملک میں قلعے تو اتنے تھوڑے
ہیں اور کچہریاں اس کثرت سے ہیں + (۱۴) سپاہیوں
کے جم غفیر کے نہ ہونے کا باعث وہ بالکل نہیں
سمجھ سکیگا - اگر اس کو یہ نہ معلوم ہو جائے - کہ
ان کی جگہ اب پولیس آگئی ہے +

B (۱) خدا کی بخششیں ہر روز نئی ہیں + (۲)
اس کے رحم کی انتہا نہیں - ہاں صرف حریص کو
قناعت نہیں + (۳) الفرڈ بادشاہ کی رعایا نیم وحشی
تھی - لیکن وہ ہمیشہ انہیں کے شائستہ کرنے کی
تجویز دریافت کرنے میں لگا رہتا تھا - جن پر
جہالت کی رات چھائی ہوئی تھی + (۴) سیاہ زرہ
پہن کر سپاہی رات کے پردے میں شہر میں
گھس گئے + (۵) خدا کے حکم سے ہی (ایسی)
اندھیری رات کے بعد پھر روشنی ہو جاتی ہے +
(۶) اس کی نصیحت نے مجھ پر ایسا عمدہ اثر
کیا - کہ میری سوئی ہوئی طاقتیں پھر جاگ اٹھیں +
(۷) خدا کی برکتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں - اس لئے
ہر ایک انسان کا فرض ہے - کہ اس کے معاوضے
میں ہمیشہ شکر گذاری کرے + (۸) دشمن نے ہر
طرف سے حملہ کرکے بادشاہ کی طاقت منتشر کرنے
کی کوشش کی - لیکن جب وہ اس میں کامیاب
نہ ہوا - تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرنے لگا + (۹) بادشاہ

بات دیکھ کر وہ کیسا متعجب ہوگا۔ کہ جس ملک
میں کبھی ایک آدمی بھی ہتھیاروں کے بغیر نہ رہتا
تھا۔ اب بالکل امن میں ہے۔ اور طرفہ یہ کہ ایک
توڑیدار بندوق کی ضرورت بھی نہیں پڑتی + (۹)
وہ دیکھیگا۔ کہ وہ آبادی سے بھری دیسی ریاستیں
جو کبھی ایک دوسری سے الگ تھلگ رہتی تھیں۔
اور ہمیشہ آپس کی بیرحم جنگ و جدل میں مصروف۔
اب ڈاک اور تار سے ملا دی گئی ہیں۔ اور ایک
دوسری سے اس طرح لین دین کرتی ہیں۔ جیسے
دو ملک کر سکتے ہیں۔ جن میں دوستانہ تعلق ہو +
(۱۰) عمارت کے قاعدوں میں جو تبدیلیاں ہوئی ہیں۔
وہ بھی اس کے لئے کم تعجب کا باعث نہ ہونگی۔ ان
خوبصورت مکانوں کا فائدہ ہرگز اس کی سمجھ میں
نہیں آئیگا۔ جو ملک میں چاروں طرف بنے ہوئے
ہیں (جو ملک کو ہر ایک جگہ ڈھانپتے ہیں) + (۱۱) وہ
اس بات کو دیکھ کر متعجب ہوگا۔ کہ وہ فراخ مکانات
جو اس کے سامنے نظر آتے ہیں۔ نہ تو شہزادوں کے
عشرت کدہ ہیں اور نہ کسی دیوی دیوتے کے مندر۔
بلکہ غریبوں کے لئے شفا خانے ہیں + (۱۲) اور وہ
شاندار کلس جو اس عالی شان مکان پر سے بلند
ہو رہا ہے۔ کسی نئے دیوتے کا استھان نہیں ہے۔
بلکہ کالج یا مدرسہ ہے۔ جہاں ہر مذہب اور ملت کے
لڑکے تعلیم پاتے ہیں + (۱۳) یہ بات دیکھ کر اس کو

ہے۔ کہ سرکار انگریزی کے راج میں ہمارا ملک کیسی ترقی کر رہا ہے + (۳) اگر پچھلی صدی کا کوئی آدمی اُسی ملک کو جس میں وہ رہتا تھا۔ دوبارہ دیکھ سکے۔ تو ہمارے ملک کی موجودہ حالت اُس کے لئے نہایت تعجب کا باعث ہو + (۴) اب اُن جگھوں میں اچھی صحت والے شہر دیکھیگا۔ جو کبھی بخار کی ماری ہوئی دلدلوں سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ اور خوفناک جنگلوں کی بجائے جن میں وحشی جانوروں کی آواز گونجتی تھی۔ چراگاہ اور زرخیز کھیت دیکھیگا + (۵) غریبوں کے تنگ۔ بھچے ہوئے اور تاریک مکانوں کی بجائے وہ شاندار اور خوبصورت محل بنے ہوئے دیکھیگا۔ اور اُسے معلوم ہوگا۔ کہ وہ پہاڑی دیواریں جن میں کبھی ہندوستان کا اندرونی قطعہ بندرگاہوں سے بند تھا۔ اب لوہے کی سڑک سے توڑ کر صاف کر دی گئی ہیں + (۶) ریلوں کی بہار (ظہور) بھی اس کے لئے زیادہ ہی تعجب کا باعث ہوگی۔ اور وہ دیکھیگا۔ کہ وہی دریا جو کبھی موت اور ہلاکت کے فرشتے (مختار) تھے۔ ایسے قابو کئے گئے ہیں۔ کہ اب آدمی کو ان سے فائدہ پہنچتا ہے + (۷) وہ دریا جو کبھی عبور نہیں کئے جا سکتے تھے۔ اب اُن پر پل بندھ گئے ہیں۔ اور اُن سے نہریں نکالی گئی ہیں۔ وہ اب تجارت اور سوداگری کے شاہ راہ ہیں اور زراعت کے بہت بھاری ذریعے ہیں۔ اور یہ

ہو جاؤگے ÷ (۴) اس کو اس شرط پر جانے دیا۔ کہ
پھر کبھی واپس نہ آئے ÷ (۵) کامیاب ہوں - یا
نہ ہوں۔ قسمت آزمائی تو کرتا ہوں ÷ (۶) جو مصیبتیں
تم پر پڑیں۔ اُن کا سہ لینا اَوروں کے سامنے
دُکھڑے رونے سے بہتر ہے ÷ (۷) آخرکار وہ ایک
چال چلا ÷ (۸) ماں کے لئے اس سے بڑھ کر اور
مصیبت نہیں۔ کہ اُس کا بچّہ مر جائے ÷ (۹) اگر
تم نے میری نصیحت پر عمل کیا ہوتا۔ تو کبھی کے
آزاد ہو گئے ہوتے ÷ (۱۰) میں چٹھی رکھ کر بھول گیا
ہوں۔ مگر تلاش کر لونگا ÷ (۱۱) وہ گھر سے نکلا -
مگر یکا یک مڑ کر پھر اندر چلا گیا ÷ (۱۲) دو تین
ہزار آدمیوں کا مجمع سٹیشن پر اُسے رخصت کرنے
آیا ÷ (۱۳) خدا کا شکر ہے۔ کہ میں نے اپنا کام
وقت پر کر لیا ÷ (۱۴) گھر گھر وڈّیا - سر سر
عقل ÷

EXERCISE LVII.

A (۱) گورنمنٹ ہند نے ایسے افسر مقرر کئے
ہوئے ہیں۔ جو آبادی اور ملک کی دولت پیدا کرنے
کے ذریعوں کا اہتمام رکھتے ہیں - اور اُن کی
تحقیق کرتے رہتے ہیں ÷ (۲) وہ سرکار کی طرف
سے ایک قسم کی سالانہ فہرست بناتے رہتے ہیں۔
اس سے پوری واقفیّت اس امر کی بہم پہنچتی

کا ملاحوں کا کمپاس بنایا گیا تھا - جو اُن کے لئے بے خطر اور پختہ رہنما ہے - کیونکہ اب وہ ستاروں کی مدد کے بغیر جن پر ان کا اتنا حصر تھا - چل سکتے تھے + (۱۲) اس ایجاد سے جہاز رانی کو آناً فاناً ترقی ہوگئی (اُکسا دیا) - یہاں تک کہ خود بادشاہ کے ایک لڑکے نے افریقہ کا کنارہ دریافت کرنے کے لئے پے در پے سفروں کا اہتمام کیا + (۱۳) اس شہزادے کی حین حیات میں پندرہ سو میل تو افریقہ کا کنارہ اور کچھ جزیرے جو پاس پاس واقع تھے - دریافت ہوئے - مگر اس نے ایک عمدہ مثال قائم کر دی تھی - جس سے آئندہ سالوں میں بڑے نتائج نکلے + (۱۴) لوگوں کی کوششیں بند نہیں ہوئیں - کنارے کے ساتھ ساتھ وہ اس گوشے سے اُس گوشے میں گھس گئے - حتّٰی کہ لاعلمی میں ہی وہ افریقہ کے جنوبی سرے پر سے ہو کر گزر گئے - اور تھوڑے ہی عرصے میں کالی کٹ میں آ اُترے - جو ہندوستان کے مغربی کنارے پر ہے +

B (۱) اپنے چچا سے میرا سلام کہنا - اور اپنے لڑکوں کو میری طرف سے پیار کرنا + (۲) جو آج کر سکتے ہو - اُس کو کل پر نہ چھوڑو + (۳) اپنا خرچ آمدنی سے بڑھنے نہ دو - وگرنہ قرض دار

جو خشکی اور تری دونو کے نا معلوم حصّوں پر پڑا ہوا تھا + (۵) ان کے ملک کا محل وقوع ہی ایسا تھا - کہ بحر ظلمات میں جہاز رانی کرنے کی طرف اُن کی توجّہ خواہ نخواہ مائل ہوتی (قدم زنا) + (۶) پہلے پہل تو اس مہم کو لوگوں نے نج کے طور پر ہاتھ میں لیا (غیر سرکاری آدمی) - مگر جب اُن کا بیڑا ذرہ زیادہ واقف (چالاک) اور باقاعدہ ہو گیا - تو ریاست بھی اُن کی امداد کرنے لگی (امداد پر آئی) + (۷) ان آپس کی کوششوں (ملی جُلی کوشش) کا نتیجہ یہ ہوا - کہ تھوڑے عرصے میں لزبن تجارت کا ایک بڑا بھاری مقام ہو گیا - اور وہاں مختلف قوموں کے جہاز کثرت سے آمد و رفت کرنے لگے + (۸) زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا - کہ وہاں کے لوگوں نے غیر ملکوں میں اسباب بھیجنا اور وہاں سے لے آنا بالکل اپنے ہی ہاتھ میں کر لیا (ٹھیکہ لے لیا) اور اپنے ملک کے کنارے سے اَور قوموں کے جہاز بڑی زبردستی سے نکال دئے + (۹) اب اُنھوں نے ہندوستان کا بحری راستہ دریافت کرنے کی طرف توجّہ کی (توجّہ پھیری) جس کے عیش و عشرت کے سامان سے وہ حبشیوں کے ساتھ تجارت کرتے کرتے واقف ہو گئے تھے + (۱۰) ظہور مقناطیسی جس کی حیثیت اب تک ایک علمی کھلونے کی ہی تھی (رکھتا تھا) - اب عملی مطالب کے لئے مفید بنا دیا گیا تھا + (۱۱) اس

نزدیک آتی جاتی ہے - اناج کے کھیتوں میں پکنے کی علامات ظاہر ہوتی جاتی ہیں + (۱۲) اس کے پاس ایک دوربین ہے - مگر اسے معلوم نہیں - اس کو کیا کرے + (۱۳) اناج کا بھاؤ کچھ گھٹ گیا ہے + (۱۴) چاہ کن را چاہ در پیش +

EXERCISE LVI.

A (۱) پندرھویں صدی کے اخیر تک جغرافیہ دان دنیا کا حال بہت کم جانتے تھے - ان کے نقشوں پر نصف کرۂ ارض کی صرف ایک تصویر ہُوا کرتی تھی - اور اس میں یورپ اور ایشیا کا ایک خاکہ (عام) سا ہوتا تھا + (۲) افریقہ کے صرف وہ ملک وہ جانتے تھے - جو بحیرۂ روم کے کنارے پر واقع ہیں (اُس کنارے میں ہیں - جس کو بحیرۂ روم دھوتا ہے) - باقی برّ اعظم خالی کھینچ دیتے تھے (ظاہر کرتے تھے) اور اسے ہر قسم کے عجیب عجیب جن بھوتوں کی تصویروں سے بھر دیتے تھے + (۳) سمندر کا حال بھی وہ ایسا ہی جانتے تھے - جو حصّے اُن کے علم سے (نگاہ) باہر تھے - اُن کا نام ممالک نا معلوم پکارا جاتا تھا - اور اس کا ایسے ڈر سے ذکر کیا کرتے تھے - کہ بیان نہیں ہو سکتا (اور کبھی ذکر نہیں کرتے تھے سوائے ناقابل بیان ڈر کے) + (۴) اس پردے کو پہلے پہل پرتگیزوں نے اُٹھایا (پھاڑا)

کے اعمال (زندگی کے عمل) اس کے حوالے کرکے اُسے اکیلا چھوڑ جاتے ہیں + (۱۴) جب مرنے والے شخص کی نظر (آنکھ) سے دنیا (زمین) اور اس کی کل نمود گزر جاتی ہے (کملائے) اور وہ خود زمین پر مُنہ کے بل پڑا ہے - خدا کا بھروسہ ہی ایک ایسی چیز ہے - کہ اس کے لئے اس آنے والے سفر میں رفیق طریق (مناسب) ہو سکتا ہے +

B (۱) میرے پاس بہت دنوں سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا - آپ کو خط جلدی جلدی بھیجنے چاہئیں + (۲) وہ ایسی تجویز کے فکر میں تھا - کہ اُن میں حسد پیدا کر دے + (۳) جو عیب خود ہم میں ہیں - ہمیں اوروں میں اُنہیں عیبوں کی درستی کی کوشش نہ کرنی چاہئے + (۴) اُس نے کمان میں تیر جوڑا - اور اسے چھوڑا ہی چاہتا تھا + (۵) اُس نے منادی کر دی - کہ میں ہر قسم کی بیماری کا علاج کر سکتا ہوں + (۶) یہ اناج پک گیا ہے - ہم کل آکر اسے کاٹینگے + (۷) اس کی رقت انگیز کہانی پر مجھے رحم آگیا + (۸) اصل دوست وہ ہے - جو ہمارے پاس مصیبت میں بے بلائے آتا ہے + (۹) اپنی زندگی اس طرح بسر کرو - کہ نیکوں کی موت مرو + (۱۰) آدمیوں کے کہنے سننے کی پروا نہ کرو - کیونکہ سب کو کوئی خوش نہیں کر سکتا + (۱۱) جوں جوں خزاں

تمام خوبیاں دیکھوگے - جو امور خانہ داری ہیں
ماں یا بہن سے ظاہر ہوتی ہیں (عمل میں لاتی ہیں)۔
جن کی موجودگی ہی گھر کو بہشت (زندگی کا بہشت)
بنا دیتی ہے - امور خانہ داری (چولہا) +(۹) وہ گھر
کیسی مبارک شے ہے! اس میں وہ برکتیں ہیں - کہ
کہیں خریدے نہیں مل سکتیں - اور پھر اس گھر پر
خواہ کیسی ہی مصیبت پڑی ہو - یقین جانو - کہ وہ
برکتیں ضرور اس کے کسی کونے میں ساری کی ساری
پڑی ہیں (اکٹھی ہوئی ہوئی) + (۱۰) بھلا پیاری جان
نثار ماں یا بہن یا بیوی کی محبت کے سوا مصیبت کی
گھڑی (گھنٹہ) میں اور کیا چیز تسلی دے سکتی ہے۔
یہ محبت گھر کے سوا اور کہیں نہیں ملیگی + (۱۱)
مہر محبت کی یہ تسکین بخش تاثیر (طاقت) سونے
میں نہیں - یہ کہیں مول بھی نہیں بکتی - پھر سونا
اس کے ساتھ مقابلہ کیونکر کر سکتا ہے +(۱۲) وہ سچی
اور محبت بھری غمخواری سونے سے کس قدر زیادہ
قیمتی ہے - جو اس وقت ظاہر ہوتی ہے - کہ ماں یا بہن
خود اپنا ہاتھ بیمار بچے یا بھائی کے سر کے نیچے گویا
تکیے کی بجائے سر کا دیتی ہے (تکیہ بننے کے لئے) +
(۱۳) جس شخص کے پاس سونا ہے - موت کی گھڑی
میں (گھنٹہ) وہ اس کے کسی کام نہیں آئیگا -
جب دنیاوی غرور اور شان و شوکت جلد جلد گھٹتے
جاتے ہیں (زندگی کا غرور اور شان و شوکت) اور اس

خوشیاں موجود ہیں + (۲) ایسے دل کا ہونا (قبضہ) جو
پڑوسی کے رنج میں رنج کرے - اُس کی خوشیوں
میں دوستانہ طور پر شریک ہو - سونے سے سو گنا
اچھا ہے + (۳) کیونکہ ایسے دل کے خیالات یہاں تک
وسیع ہیں (ہمدردیاں) کہ وہ تمام نوع انسان کو اپنی
گود میں لے کر سب کو ایک دوسرے کا بھائی بند
سمجھتا ہے + (۴) جب مزدور (کی محنت کا خاتمہ
ہوتا ہے) کام سے فارغ ہو کر میٹھی نیند سوتا
ہے - اس کے ایک پل کے سونے سے بھی
سونے کا مقابلہ کیا جائے - تو اس کی کوئی قیمت
نہیں ہوگی + (۵) کتنا ہی سونا کیوں نہ ہو -
اس سے وہ آرام کی نیند کبھی نصیب نہیں ہوگی
(یہ نہیں لائیگا وہ آرام کی نیند) - جو ایک تندرست
مزدور دن بھر کی محنت مشقت کے بعد پاتا ہے -
(محنت کا دن) + (۶) سوچنے والا دل بذاتِ خود ایک
ایسا خزانہ ہے - کہ آسٹریلیا کے سونے کی کانوں
سے قیمت میں بڑھ کر ہے - اپنے خیالات کے
عرصے میں (ممالک میں) اُسے قدیم زمانے کے بزرگ
اور نیک آدمیوں کی صحبت نصیب ہوتی ہے +
(۷) ہاں اور نعمتیں بھی ہیں - جو اپنی قیمت
میں قیمتی دھاتوں سے بھی بڑھ کر ہیں - اُن
میں سے ایک ایسا گھر ہے - جس میں امن ہو
(امن سے بھرا ہوا گھر) + (۸) یہاں تم وہ

(۲) جنہیں خوش کرنے سے تمہاری مطلب بر آری ہو۔ اُن کو ناراض مت کرو + (۳) تم ذرا بھی زبان ہلاؤ۔ تو وہ جان قربان کرنے کو تیّار ہے + (۴) ہیں نے اُس سے جانے کو کہا۔ مگر وہ گیا ہی نہیں + (۵) اگر تم ذرا بھی کوشش کرو۔ تو میرا بچانا تمہارے ہاتھ میں ہے + (۶) وہ بات چیت کرنے کے لائق نہیں۔ پس تم کو اُن سے پرہیز کرنا چاہیئے + (۷) یہ بات اگر نئی نہیں۔ تو سچ تو بیشک ہے + (۸) میدان جنگ کے بہت سے حصّوں میں شام ہونے کے بعد میں بھی لڑائی ہوتی رہی + (۹) وہ تو کبھی کسی شے سے خوش معلوم ہوتا نہیں + (۱۰) اگر تم نے اس مضمون پر سوچا ہوتا۔ تو اتنی غلطیاں نہ کرتے + (۱۱) مکان فراخ اور صاف تھا۔ اور آدمی با اخلاق تھے + (۱۲) میں افسوس کے ساتھ آپ کہتا ہوں۔ کہ جو آپ چاہتے تھے۔ میں کروں۔ وہ میں نے نہیں کیا + (۱۳) آدمی کی آدمیّت اس کی دولت نہیں ہے۔ بلکہ اس کی خصلت ہے + (۱۴) کند ہم جنس با ہم جنس پرواز +

EXERCISE LV.

A (۱) شان و شوکت۔ منصب اور بڑے بڑے انقلاب سے صحیح و سالم بدن سو گُنا زیادہ اچھا ہے۔ اگر اس میں با اطمینان دل اور اُس کی بے تکلّف

غلّہ اور میوے یہیں افراط سے بوئے جاتے ہیں۔ لیکن خلیج فارس کے ریتیلے کنارے پر کھجور کے درخت کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا + (۱۰) شمال میں جو جنگل کا حصّہ ہے - اس میں شیر ببر - شیر اور چیتے کثرت سے ہیں - جو اس خشک اور ویران جنگل میں اپنی اپنی خوراک تلاش کر لیتے ہیں (اپنی خوراک حاصل کرنے کا انتظام کر لیتے ہیں) + (۱۱) پرندے بھی کم نہیں - اور ان میں سے بعض مثلاً بلبل کے اپنے میٹھے اور جادو بھرے گیت سے (جنگل بھر دیتی ہے) جنگل گونج اُٹھتے ہیں + (۱۲) لوگوں کا لباس بہت مکلّف ہوتا ہے - لیکن ان کے اخلاق عمدہ ہیں - اور زراعت کی نسبت تجارت زیادہ کرتے ہیں + (۱۳) دار الخلافہ سمندر سے دور ملک کے اندر ہے - اور اس کی تمام طرز و ضع مشرقی شہروں کی سی ہے - یعنی تنگ اور ٹیڑھی گلیاں - میلے اور ڈھکے ہوئے بازار + (۱۴) اس سلطنت کے دوسرے مشہور شہر میں جس کا نام شیراز ہے - پانی کی افراط ہے - سبز ترکاری کثرت سے زیادہ ہوتی ہے - اور آب و ہوا بھی معتدل ہے +

B (۱) مجھے اس بات کے معلوم ہونے سے بڑی خوشی ہوئی - کہ آپ یہاں تشریف لاتے ہیں +

میں تو صرف بڑے بڑے پہاڑوں کے سلسلے ہی
ہیں - جو ملک کے عرض کے بیچوں بیچ گزرتے ہیں +
(۳) مگر بڑی زرخیز زمینوں کے ہموار قطعوں سے
بھی یہ ملک خالی نہیں - اگرچہ مشرقی حصہ بالکل
ریگ رواں اور دلدل سے ڈھپا ہے + (۴) اس ملک
کی تڑانے کی گرمی میں اس ہوا سے ٹھنڈک آجاتی
ہے - جو مشرق میں دور تک پھیلی ہوئی پہاڑوں کی
برفانی چوٹیوں سے چلتی ہے + (۵) اگر یہ بڑی بڑی
پہاڑیاں نہ ہوتیں - جن میں نمی برف بن کر جمع
ہو رہتی ہے (ذخیرہ کرتی ہیں) - تو ایران کیا ہوتا -
جھلسی ہوئی زمین کا ایک جنگل بیابان (بے درخت
جنگل) + (۶) لیکن جو محنت کسان کو اپنے کھیتوں
پر کرنی پڑتی ہے - باوجود اس فائدے کے کچھ چھوٹی
موٹی نہیں (کم بھاری نہیں) - کیونکہ اس کو نہر یا
کوئیں سے ہی آب رسانی کرنی پڑتی ہے (وہ منحصر
رہتا ہے نہر یا کوئیں سے مصنوعی آبپاشی کرنے پر) +
(۷) یہ کوئیں زمین کے نیچے کھدی ہوئی نالیوں
سے آپس میں ملے ہوئے ہیں - اور ان سے ایک
دفعہ صرف تھوڑے سے رقبے میں آبپاشی ہو سکتی
ہے + (۸) پانی کی قلت اس بات سے عیاں ہے -
کہ نباتات بالکل کم ہے - اور ملک کے اندرونی
حصے میں درخت یا جھاڑی نام کو نہیں (غیر حاضری) +
(۹) اصفہان اور شیراز کے میدان بہت شاداب ہیں -

کے ساتھ تکلف کروگے - تو لوگ تم پر ہنسینگے + (۴) اس کی رقت انگیز کہانی پر سب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے + (۵) میں نے تم سے صاف صاف کہ دیا تھا - کہ ۱۰ بجے سے پہلے کسی کو اندر نہ آنے دینا + (۶) ایک بار ملک میں بڑا قحط پڑا + (۷) اگر تم مجھے پہلے سے کہ دیتے - تو میں اپنے نوکر کو ساتھ لیتا آتا + (۸) وہ پوچھتا ہے - کیا یہ سچ ہے - کہ مجھے لاہور چلا جانا چاہئے ؟ (۹) مہمان اور میزبان مزے سے باتیں کرتے اور ہنستے رہے + (۱۰) میں پائینچے چڑھا اپنی جان بچانے کو بھاگا + (۱۱) بعض لوگوں کے پاس جتنا زیادہ ہوتا ہے - اتنا ہی وہ اور زیادہ چاہتے ہیں + (۱۲) تاریخ سے ثابت ہے - کہ سلسلۂ کوہستان پہلے کشمیر کے متعلق تھا + (۱۳) میں ہفتہ بھر سے یہاں آیا ہوں - مگر تم مجھ سے ملنے کو نہیں آئے + (۱۴) تا تریاق از عراق آوردہ شود - مار گزیدہ مردہ شود +

EXERCISE LIV.

A (۱) ایرانیوں کی سلطنت کبھی ایسی فراخ تھی - کہ دجلہ اور سندھ کے درمیان کا ملک سارا اسی میں تھا - مگر کچھ عرصے سے اس کی لو مدھم پڑ گئی ہے - اور اب اس بڑی سلطنت کا صرف غربی حصہ اس میں رہ گیا ہے + (۲) ایران کے شمالی حصے

کم چیزوں کی ضرورت ہے۔ یعنی کافی اور صاف ہوا۔
سادہ غذا اور آرام کے کپڑے + (۱۰) موسم کی شدت
سے بچانے کے لئے مکان کی ضرورت بھی ہے۔ جیسے
کہ دل کے لئے کوئی شغل اور بدن کے لئے تھوڑی
ریاضت درکار ہے + (۱۱) بُری یا گندی ہوا۔ کھانے
پینے میں بدپرہیزی۔ شدت کی گرمی سردی میں ننگا
رہنا ایسی باتیں ہیں۔ کہ ان کا اٹل نتیجہ عائد ہونے
سے نہیں رہتا (اٹل نتیجہ لانے سے نہیں رہتیں) +
(۱۲) اگر یہ انسان کی عمر کم نہیں کر دیتیں۔ تو
صحت تو ضرور بگاڑ دیتی ہیں۔ بیمار آدمی کو دنیا
کی بڑی نعمتوں سے محروم کر دیتی ہیں۔ جو عقل صحیح
اور بدن درست ہے + (۱۳) ایک اور قیاس بھی ہے۔
جس سے لازم آتا ہے۔ کہ تمام لوگ صحت کے قواعد
کی تعمیل کریں۔ کیونکہ اگر ان کو توڑا جائے۔ تو
دبائی بیماریاں ہیضہ اور بخار نہ ٹلینگی پر نہ ٹلینگی۔
(ہیضہ اور بخار لانے سے نہ چوکینگی) + (۱۴) یہ بیماریاں
جب اس طرح پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو چھوت سے
پھیل جاتی ہیں۔ اور پھر ایک دفعہ ہی بہت سے
لوگوں کا صفایا کر دیتی ہیں +

B (۱) مجھے افسوس ہے۔ کہ کثرت کار کے سبب
سے آپ کی چٹھی کا جواب جلد نہ بھیج سکا + (۲)
آج کل اس کا ستارہ اوج پر ہے + (۳) اگر دونوں

اور اخیر دم تک اُن کی تمام قوتیں قائم رہتی ہیں + (۳) بوڑھے آدمی اس لمبی عمر سے عزت کے بھی مستحق ہیں - کیونکہ ظاہر ہے - کہ اگر وہ نفس کشی اور احتیاط سے کام نہ لیں - تو اچھی صحت ناممکن ہے + (۴) اور اس میں شک نہیں - کہ نفس کشی اور احتیاط قابل تعریف چیزیں ہیں - کیونکہ جو شخص ان سے کام لیتا ہے - وہ صاف صاف یہ امر پیش نظر کر لیتا ہے - کہ سوسائٹی کے لئے مفید ہونا اُس کا فرض ہے + (۵) کوئی شخص دوسروں کے کام کا نہیں ہو سکتا - اگر اُس میں وہ خوبیاں نہ ہوں - اور اپنے ہم جنسوں کے آرام کی صورت پر غور نہ کرتا ہو (مطالعہ کرتا) + (۶) جس شخص کی صحت خراب ہو رہی ہے - وہ سوسائٹی کے حق میں نفع کا سودا نہیں ہے - کیونکہ جو کچھ اُس کی تعلیم اور پرورش پر سوسائٹی نے خرچ کیا ہے - سب اکارت گیا ہے + (۷) یہ تو دیکھا گیا ہے - کہ اگر ایک شخص صحت کے قوانین سے عدول نہیں کرتا (صحت کے قوانین نہیں توڑتا) یا خود ایسے نقصان کی زد میں نہیں آگیا - کہ وہ لا علاج ہو - تو وہ اوروں سے زیادہ مدت جیتا رہتا ہے + (۸) لیکن اگر یہ بات نہیں - یا والدین سے جسم ہی (میراث میں ملا) کم زور اور بیمار ملا ہے - تو قبل از وقت موت ضرور واقع ہوئی ہے + (۹) صحت اچھی رکھنے کے لئے انسان کو بہت

سے شہر جلا کر زمین کے برابر کر دیا گیا + (۳) تمہارا فرض ہے - کہ یہاں ٹھیرو - اور تم کو ٹھیرنا پڑیگا + (۴) ضرورت ایجاد کی جڑ ہے + (۵) میں نے تم سے بار بار کہا ہے - کہ اس خراب عادت کو چھوڑو + (۶) ایک روز ایسا اتفاق ہوا - کہ میں بالکل اکیلا تھا + (۷) اگر آپ کی امداد نہ ہوتی - تو میں ضرور امتحان میں فیل ہوگیا ہوتا + (۸) میں علے الصّباح ہی ٹھنڈی سڑک پر ہوا خوری کرتے جایا کرتا ہوں + (۹) باہر جانے سے پہلے تم کو مجھ سے اجازت لے لینی چاہیئے تھی + (۱۰) اس نے جلدی جلدی کپڑے اُتارے + (۱۱) میں نے اُس سے کہا - کہ میں اپنے بال کٹوانے چاہتا ہوں + (۱۲) یہ پھل کھانے میں اچّھا نہیں - سونگھنے ہی میں اچّھا ہے + (۱۳) چٹھیوں کی نقل کرنے میں سارا دن لگ جائیگا + (۱۴) جوگی جوگی لڑیں - کھپروں کا نقصان +

EXERCISE LIII.

A (۱) بیماری سے انسان کی فائدہ مندی جاتی رہتی ہے - ہمسایوں پر اس کا بوجھ ہو جاتا ہے - اور اکثر قبل از وقت صفائی کر دیتی ہے - (مار ڈالتی ہے) + (۲) بر خلاف اس کے اچھی صحت سے لوگ بڑی عمر تک رہنے کے قابل ہوتے ہیں -

دوسروں کو کھانے نہیں دیتا (اس کو آپ بھوگنے
کے بغیر اور دوسروں کو بھوگنے دینے کے بغیر) +
(۱۱) بخیل کے لئے تو دولت عیش و آرام کی بجائے
بار خاطر ہو جاتی ہے (تفکر کا باعث) - اِدھر دولت
بڑھی - اُدھر وہ زیادہ بیقرار اور بد گمان ہوا +
(۱۲) اس غلطی میں نہ پڑنے اور اس قابل افسوس
حالت سے بچنے کے لئے اور اس خیال سے کہ
کفایت شعاری بھی رہے (کفایت شعاری کی شرط
پوری کرنے کے لئے) میانہ روی کے عمدہ قاعدے
پر عمل کرنا چاہیئے (سنہری میانہ روی) + (۱۳) جو
آدمی اوروں کو بھوکے مرتے دیکھتے ہیں - اور آپ
خدا کی دی ہوئی نعمتیں ضائع کر دیتے ہیں - وہ
نہایت ہی بیرحم ہیں - یا بیرحم ہی ایسا کر سکتے
ہیں - کہ اوروں کو تو بھوکے مرتے دیکھیں - اور
آپ خدا کی دی ہوئی نعمتیں ضائع کریں + (۱۴)
نمائش - عیاشی اور فضول خرچی میں رنگ رلیاں
کرنے کے معنی بیوقوفی اور خود غرضی ہے - جنہیں
یہ عادتیں ہیں - اُن کو مطلق یاور نہیں کرنا چاہیئے
کہ معقول پسند لوگ ان کو کچھ سمجھینگے (معقول
لوگوں کے اندازے میں چڑھینگے) +

B (۱) آپ کی چٹھی آئی - آپ لکھتے ہیں - کہ
آپ کے والد اچھی طرح ہیں + (۲) بادشاہ کے حکم

آئیگا + (۵) اگر کوئی چیز ضرورت سے زیادہ بھی ہو۔ (فضول ۔زائد) ۔تو ضرور نہیں ۔کہ اُس کو ضائع ہی کر دیں ۔ دولتمند کی افزونی غریب اور مصیبت زدوں کو مفید ہو سکتی ہے + (۶) خدا نے جو پسند خاطر اور عمدہ چیزیں ہمیں عطا کی ہیں ۔ اس لئے نہیں ۔کہ ہم اُن کو ضائع کر دیں (اس کا مطلب یہ نہیں ۔کہ) اور یوں ہی پھینک دیں ۔ بلکہ اس لئے کہ اُن سے ہم اپنی اور اور ذی حیات کی واقعی ضرورتیں پوری کریں + (۷) اس لئے یہ نہایت ضروری ہے ۔کہ ہم کبھی کوئی شے ضائع نہ کریں ۔اگر ہمارے پاس ضرورت سے کچھ زیادہ ہے ۔تو اس سے بڑھاپے اور مصیبت کے دنوں کا سامان کرنا چاہیئے + (۸) مزدوری پیشہ لوگوں کے لئے کفایت خصوصاً ضروری ہے ۔ کیونکہ جب وہ کام کے لائق نہیں رہتے ۔ یا کام انہیں ملتا نہیں ۔تو اگر پہلے ہی اس مصیبت کا انتظام نہیں ۔تو گزارے کی کوئی صورت نہیں + (۹) ہاں کفایت اور بخل میں فرق ضرور کرنا چاہیئے ۔ اس کے تو یہ معنی ہیں ۔ کہ ہر ایک چیز سے جو فائدہ ہو سکے ۔ حاصل کریں ۔ اور اس کے یہ کہ دولت سے جائز آرام جو مل سکتا ہے ۔ اُس سے بھی محروم رہیں + (۱۰) شک نہیں ۔ بخیل تو ایسا آدمی ہے ۔کہ اس جیسا ہونا کوئی پسند نہیں کرتا ۔ وہ دولت کے انبار لگاتا ہے ۔ مگر آپ کھاتا نہیں ۔اور

بیہوش ہو گیا ہے۔ اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کرو ✤ (۱۱) بس بک بک نہ کرو۔ میں سُنتے سُنتے تھک گیا ہوں ✤ (۱۲) وہ چاہے یا نہ چاہے۔ اس کو یہ کام کرنا پڑیگا ✤ (۱۳) میں نہیں جانتا۔ کہ میرے پاس آنے سے اس کا اصلی مطلب کیا ہے؟ (۱۴) تازی پہ عراقی کانپے ✤

EXERCISE LII.

A (۱) زندگی کی تمام حالتوں میں کفایت شعاری لازمی ہے۔ اور یہ اپنی خوشی کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنے تمام اہل وطن کی خوشی کے واسطے بھی ✤ (۲) "اسراف میں افلاس ہے" ایک عام ضرب المثل ہے۔ جو تھوڑی سی جگہ اور پُر زور لفظوں میں کفایت شعاری کی تمام خوبیاں ظاہر کرتی ہے ✤ (۳) کفایت شعاری غریبوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اُن لوگوں کے لئے بھی از بس ضروری ہے۔ جن کے پاس سب کچھ افراط سے موجود ہے۔ اور اس بات کے لئے کہ دولتمندوں کو بھی اس سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ دو بڑی معقول وجہیں ہیں ✤ (۴) اس دنیا میں جہاں انقلاب چلا جاتا ہے۔ یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ دولتمند اور آسودہ حال (لوگوں) پر بھی کسی وقت آ پڑے۔ اگر انہوں نے کچھ بچا رکھا ہے۔ تو مصیبت میں اُن کے بہت کام

سے مرنے کے متعلق ہے - وہ یہ ہے - کہ بیس پچیس برس کی عمر کے لوگ بہت مرتے ہیں + (۱۳) یہاں بڑی عالیشان عمارت سینٹ ایزک کا گرجا ہے - اس کا بیرونی حصہ مرمر اور سنگ سُرخ کا بنا ہوا ہے - اور چھت ایک ہی ایک پتھر کے اڑتالیس ستونوں پر کھڑی ہے + (۱۴) دریا سے نیوا کی بے طرح کی طغیانی شہر کے لئے آفت ہے - راجہ سے لے کر پیرجا تک رات بھر بیٹھے پانی کا چڑھاؤ دیکھتے رہتے ہیں - اور چہرے زرد ہوئے جاتے ہیں +

B (۱) میں نے رخصت کی درخواست تو کر دی ہے - مگر معلوم نہیں - کہ ملیگی یا نہیں + (۲) اگر آپ کے محکمے میں کوئی نوکری خالی ہو - مجھے لکھنا + (۳) اس کے پھل کو سب جانتے ہیں - بیان کا محتاج نہیں + (۴) میری گھڑی بگڑ گئی ہے - اس کو بنوانا چاہتا ہوں + (۵) اگر وہ اس تجویز کی تائید بیں نہ ہوتا - تو جلسے میں شریک نہ ہوا ہوتا + (۶) ڈاکوؤں نے برات لوٹ لی + (۷) میرے پاس اس کام کے کرنے کو وقت تو کافی تھا - مگر کام میرے سپرد ہی نہیں کیا گیا + (۸) پانچ فی صدی فی سال سود کی معمولی شرح ہے + (۹) کل آکر مجھ سے ملنا - میں تم سے کچھ باتیں کیا چاہتا ہوں + (۱۰) یہ آدمی

کا اثر ایسا ہے - کہ کچھ پیش نہیں جاتی (اس کے سامنے کوئی چیز ٹھیر ہی نہیں سکتی)+ (۶) گرمی کی راتیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں - کبھی چار گھنٹے سے زیادہ نہیں - شام کی شفق اپنے آپ ہی (بے معلوم) صبح ہوتی جاتی ہے (صبح میں بدلتی جاتی ہے)+ (۷) ایک اور بہت خوشنما تماشا ہے - جب چاند پورا ہوتا ہے - تو سورج اور چاند کی روشنی مل کر عالیشان عمارتوں اور جھیل کے شفاف پانی پر ایسا نور برساتی ہے - کہ زمین پر دیکھنے میں نہیں آتا (ایسی روشنی کے کپڑے پہناتی ہے)+ (۸) یورپ کے اور دار الخلافوں سے سینٹ پیٹرز برگ اس بات میں بڑھ کر ہے - کہ یہاں کثرت سے بڑی بڑی عمارتیں اور لمبے اور سیدھے سیدھے (باقاعدہ) گلی بازار ہیں+ (۹) مکانات باہر سے اس قدر سنہری کئے ہوئے ہیں - کہ اگر پہلی ہی دفعہ ذرا فاصلے سے نظر آئیں (دیکھے جائیں) - تو نہایت تعجب انگیز اثر ہوتا ہے+ (۱۰) شہر کے مختلف حصوں میں آبادی کی حالت مختلف ہے - جنوبی حصے میں شمالی سے زیادہ لوگ رہتے ہیں - آبادی کی رونق کا فرق اس سے بہت بڑا ظاہر ہے+ (۱۱) مگر اب آبادی جلد جلد بڑھتی چلی جاتی ہے - اور اگرچہ یورپ کے اور شہروں سے فوقی زیادہ ہے - مگر اب روز بروز کم ہوتی جاتی ہے+ (۱۲) تعجب کی بات جو لوگوں کے اس کثرت

بالکل ہاتھ دھو بیٹھا ہوں + (۹) جو شہادت عدالت میں پیش ہوئی - اُس کی رُو سے اس کا جرم ثابت ہے + (۱۰) میں نے اس سال امتحان میں شریک ہونے کی اپنے دل میں ٹھان ہی لی ہے + (۱۱) زبان سنسکرت کی صرف و نحو بڑی علمی صرف و نحو ہے + (۱۲) آدمی کتنا ہی امیر کیوں نہ ہو - مگر اُسے قناعت نہیں ہوتی + (۱۳) کیا تمہیں یہ یقین تھا - کہ میں تمہیں جانے دونگا ؟ (۱۴) صدقہ دیا رد بلا +

EXERCISE LI.

A (۱) انسان کے استقلال کی ایک بڑی مثال شہر سینٹ پیٹرز برگ ہے - جو دلدل میں بنا ہؤا ہے (دلدلی زمین پر) اور پالے اور پانی کی ناقابل مزاحمت طاقت کے ہر وقت مقابل ہے + (۲) چونکہ پنجاب سے تئیس درجے زیادہ شمال کو ہے - اس لئے گرمیوں میں سخت گرمی اور جاڑوں میں غضب کا پالا پڑتا ہے (آب و ہوا) + (۳) لوگوں کو ایک بڑی بھاری تکلیف یہ ہے - کہ گرمی کے دنوں (مہینوں) میں جو نمی مکانوں کی درزوں میں گھس جاتی ہے - سردیوں میں جم کر برف بن جاتی ہے + (۴) اور اس سے معمولی مکان ہی نہیں پھٹ جاتے - بلکہ بڑے بڑے عالیشان محل بھی + (۵) موسم گرما میں شہر کی مرمت ہی ہوتی رہتی ہے (ہمیشہ) - اور کچھ ہو بھی نہیں سکتا - آب و ہوا

سے رہائی پانے کے لئے وہ ایک تنگ مکان میں کھڑا
ہوا کرتا تھا۔ جس میں ایک برچھی لٹکی رہتی تھی۔
کہ جب جوش میں ذرا بھی اپنی حد سے تجاوز کرتا۔
اُسے نصیحت دیکر درست کر دیتی * (۱۲) کتابی علم زیادہ
کرنے کے لئے اُسے ایسے تخلیے کی ضرورت تھی۔ جو
شور سے بالکل دور ہو۔ یہ مطلب یوں حاصل کیا۔
کہ اُس نے ایک چھوٹا سا زمین دوز مکان بنوایا
(مکان بننے کے لئے حکم دیا) * (۱۳) اس تنگ تہ خانے
میں بعض دفعہ وہ مہینوں رہا کرتا تھا۔ اور وہیں
اپنی تقریریں بھی بناتا تھا * (۱۴) کیا یہ اس امر
کی عمدہ مثال نہیں ہے۔ کہ محنت سے کیا کچھ ہوسکتا
ہے؟ تمہارا بھی اگر دل قوی ہو۔ لگاتار محنت
کرو اور مدعا عالی ہو۔ تو ایسا ہی کرسکتے ہو *

B (۱) میں ممنون ہونگا۔ اگر آپ مہربانی فرما کر
مجھے دو گھنٹے کی چھٹی مرحمت فرمائینگے * (۲) احاطے
کے گرد کا جنگلا کافی اونچا نہیں ہے * (۳) جس
کسی سے چاہو۔ پوچھ لو۔ وہی جواب ملیگا * (۴)
بہت مشکل سے طبیب کو مریض کے دیکھنے کی اجازت
ہوئی * (۵) دروازہ توڑ کر میں کمرے کے اندر آیا *
(۶) اگر تم نے اپنے پرچے کو پھر دیکھا ہوتا۔ تو اتنی
غلطیاں نہ کی ہوتیں * (۷) یہ تو میری امید کے
خلاف ظہور میں آیا * (۸) اس معاملے سے میں تو

نے اُن میں جان ڈال دی تھی (مزیّن کیا)-وہ اس
کے لئے ایک نئی ہی بات تھی + (۵) جب اُسے
معلوم ہوگیا-کہ کیا نہیں ہے-تو وہ اُس کے پورا
کرنے کی فکر میں ہوا (پورا کرنے کے لئے بیٹھا)-اور
اس ہوشیاری سے اس کے درپے رہا (کام کرنے لگا)
کہ تھوڑے عرصے میں ہی اُس نے تلفظ اور لہجے
کے سب پیدائشی نقص درست کر لئے + (۶) اُس
نے تلفظ اور رُک رُک کر بولنے کا قصور مُنہ میں
چھوٹے چھوٹے سنگریزے ڈال کر بولنے سے درست
کر لیا-آواز درست کرنے کے لئے اُسے اَور تدبیر
کرنی پڑی + (۷) اس بات سے بچنے کے لئے کہ
انبوہ کثیر کے پُر شور چھچھوں سے گھبرا کر پریشان
نہ ہو جائے-اس نے سمندر کے کنارے ایسے موقع
پر اپنی تقریر بیان کرنے کی عادت کی-جبکہ لہریں
زور شور سے اُس میں تلاطم کیا کرتی تھیں + (۸)
پانی کے زور شور میں سے اُس کو لوگوں کی ہل چل
اور شور و غوغا میں با اطمینان اور خاطر جمع رہنے
کی عادت ہوگئی + (۹) بولتا تھا-تو اپنی حرکات کا
خیال بھی اُسے کم نہ رہتا تھا-اور اس میں پختگی
حاصل کرنے کے لئے اُسے ایک عجیب تدبیر سوجھی+
(۱۰) اس نے ایک بڑے شیشے کے مقابل کھڑے ہوکر
تقریر کرنی شروع کی-جو اُسے حرکات سکھانے کا
کام دیتا تھا + (۱۱) اور مونڈھے چڑھانے کی عادت

سے زیادہ سے راولپنڈی کو تبدیل ہو گیا ہے + (۹) میں نے اپنا کام ختم کیا ہی تھا - کہ وہ آ داخل ہوا + (۱۰) جتنا دینا چاہیئے تھا - اُس سے دُگنا میں نے اُس کو دیا + (۱۱) اگر مطلع صاف ہو گیا - تو میں تمہارے پاس آؤنگا + (۱۲) اگر آپ کچھ اعتراض کرنا چاہتے تھے - تو اُس کو بیان کیا ہوتا + (۱۳) اس کی بھولی بھالی باتوں سے میں بالکل دھوکے میں آ گیا + (۱۴) چور چوری سے جائے - ہیرا پھیری سے نہ جائے +

EXERCISE L

A (۱) اس نے اپنی فصاحت پہلے پہل اپنے سرپرستوں کے نقصان میں ہی استعمال کی - جن کو اس پر اس کا کچھ روپیہ واپس کرنا پڑا + (۲) لیکن جب وہ بڑے بڑے مجمعوں میں (کے آگے بولنے لگا) بولنے لگا - تو اُسے ناکامیابی محض ہوئی - کیونکہ تھوڑے دم اور ہچکچا کر بولنے پر حاضرین فوراً اُسے چھی چھی کرنے لگ گئے + (۳) اگرچہ یہ ناکامی بہت بھاری (مشہور) تھی - مگر وہ شکستہ دل نہ ہوا - کیونکہ اُسی دن جب ایک دوست سے ملنے کا اُس کو اتفاق ہوا - تو اُس نے اُسے بتایا - کہ یہ بُرائی کوئی لاعلاج نہیں + (۴) اُس نے اپنے دوست سے التجا کی - کہ مجھے (اُسے) تقلم کی چند سطریں دُہرا کر نمونہ دکھاؤ - اس وقت اُسے معلوم ہوا - کہ جس لب و لہجے - ادا اور جوش سے اُس

اس کے خدمتگار اپنا تمام زور لگا کر بھی فرش پر سے گھسیٹ کر نہ لا سکے + (۱۱) اُس کا ڈھکنا اُٹھایا۔ تو اُن کو معلوم ہؤا۔ کہ صندوق کناروں تک بیشک کمائی کے روپے سے بھرا پڑا ہے +. (۱۲) کفایت شعاری اور تدبیر کے خرچ سے اُس نے اپنے حقے کے روپے سے اتنا کما لیا۔ کہ کوئی اَور اسی کے درجے کا اتنا نہ کما سکتا (اپنی کمائی کے حقے سے اپنے آپ کو دلوایا) + (۱۳) ترازو میں وہ شلنگ مٹھی بھر بھر کر ڈالتا گیا۔ یہاں تک کہ اس جوان عورت والا پلڑا باوجودیکہ بہت موٹی تازی تھی۔ ان کے وزن سے فرش پر سے اُٹھ کھڑا ہؤا + (۱۴) ہندوستان میں بعض لوگ اپنی لڑکیوں کو جہیز کیا دیتے ہیں۔ گویا اُسے سونے میں تول دیتے ہیں +

B (۱) میں نہیں چاہتا۔ کہ اس کی بہن کی اس اوباش آدمی سے شادی ہو + (۲) وہ آندھی کی طرح آیا اور بگولے کی طرح چلا گیا + (۳) اگر تم گنگا جی کے میلے میں گئے۔ تو تمہارے ساتھ میں بھی چلونگا + (۴) گھوڑا کتنا ہی تھکا ماندہ کیوں نہ ہو۔ سواری سے نہیں ہارتا + (۵) یہ اُن پہاڑوں پر آسانی سے چڑھ سکتی ہے۔ جہاں انسان کا گزر نہیں + (۶) یہ واقعہ پونے سات بجے واقع ہؤا + (۷) تم میرے پاس ساڑھے سات بجے یا سوا دس بجے آجانا + (۸) وہ سال بھر

چاندی کی مقدار اور روپے پیسے + (۴) ان کی ایسی کھلی (فیاضانہ) کمیشن دینے سے دشمنوں کو کبھی (لمحہ بھر) اس بات کا شک نہ ہوا - کہ اچھا سودا افسروں کے ہاتھ ہی رہیگا + (۵) اس کام کا انتظام اس نے تعریف کے قابل کیا - اور چونکہ اس کو عادت تھی - کہ ہمیشہ دس روپوں میں سے ایک (دسواں روپیہ) اپنی جیب میں ڈال لیتا تھا - اس کے خزانے (صندوق) سونے سے فوراً بھرپور ہو گئے + (۶) مجھے ہر طرح سے یقین ہے - کہ جو آدمی چُنا گیا ہے - محنت سے کام کریگا - کیونکہ جس سررشتے سے وہ آتا ہے - اُس میں بھی تو اپنی ہوشیاری کا ثبوت دے چکا ہے + (۷) مدرسے میں جیسا ہلکا پھلکا لڑکا وہ ہوا کرتا تھا - بڑا ہوکر ویسا ہی وہ موٹا ہوا - یہاں تک کہ جب کرسی پر بیٹھتا - تو اس بازو سے لے کر اُس تک ساری کُرسی بھر جاتی تھی + (۸) وہ بینگنی رنگ کا کوٹ اور سنہری فیتوں والی صدری پہنا کرتا تھا - مگر اور بھی ٹیپ ٹاپ جو اس سے بن پڑتی تھی (جس کی اُس کا گذارا یا حالات اجازت دیتے تھے) - نہیں چھوڑتا تھا + (۹) جب خدمتگار ترازو لے آئے - اُس نے اپنی لڑکی سے کہا - کہ ایک طرف بیٹھ جا (ایک میں چڑھ جانے کا حکم دیا) اور آپ اس کو سونے سے تولنے لگا + (۱۰) جس صندوق میں روپیہ تھا - وہ ایک بڑی لوہے سے منڈھی ہوئی پیٹی تھی - جسے

زخمی ہے - پس بہتر ہے - کہ گاڑی منگا لیں ٭
(۵) ایک نامی گرامی مصوّر کا ذکر ہے - کہ ایک مرتبہ
اُس نے ایک تصویر کھینچی ٭ (۶) جیسا صندوق مجھے
چاہیئے - اُس کے بنانے میں کتنے دن لگینگے ؟ (۷)
کوئی اپنی دولت کی شیخیاں ہانکتا ہے - کوئی اپنے
علم کی ٭ (۸) نیک آدمی ہی زمانے میں عزیز گنے
جاتے ہیں ٭ (۹) اگر آپ مجھے ٹھیرنے کو حکم دیں -
تو بیشک میں ٹھیرونگا ٭ (۱۰) اگر میں انسپکٹر صاحب کو
عرضی دوں - تو کیا میں لاہور تبدیل ہو جاؤنگا ؟ (۱۱)
میں نے اس سے اس کام کے کرنے کو کہا - مگر
اس نے کیا ہی نہیں ٭ (۱۲) میں نے کتابوں کے لئے
بمبئی کے سوداگروں کو لکھا ہے - مگر ابھی آئی نہیں ٭
(۱۳) یہ تصویریں خوبصورت ہیں - تم نے کہاں سے
لیں ٭ (۱۴) وہ تو ایک تحصیلی کے بیٹے ہیں ٭

EXERCISE XLIX.

A (۱) اضلاع متحدہ میں جہاں پہلے انگلستان کے
سونے چاندی کے سکّے ہی رائج تھے - روپے کی ٹکسال
سے ایک نیا کام نکل آیا ٭ (۲) کسی ملک میں روزمرہ
کی چلت کے سکّوں کی کافی تعداد ہونی چاہیئے - کیونکہ
اگر یہ تعداد کافی نہ ہوگی - تو لوگ خرید و فروخت کی
بجائے معاوضہ کرنے پر مجبور ہونگے ٭ (۳) کسی ملک
کا خزانہ دو حصّوں میں تقسیم ہو سکتا ہے - سونے

منتقاضی ہیں۔ کہ ہم ایسی عادتیں سیکھیں۔ جو صحت
قائم رکھنے اور طاقت بڑھانے میں موید ہوں (رہنما)
اور اس کے واسطے کبھی کبھی سبز گھاس پر چلنا پھرنا
یا تھوڑی سی کسرت کرنا بہت مدد دیتا ہے + (۱۱)
اس زمانے میں کہ شہر بڑے بڑے ہیں۔ اور لوگ
کثرت سے جمع ہوتے ہیں۔ ہمیں چاند کی سہانی روشنی
میں چہل قدمی (گشت) کرنے سے جو صحت بخش اور
تسکین دہ خوشی ہوتی ہے۔ نہیں بھولنی چاہیئے + (۱۲)
تمہیں اپنے کام کاج میں اعلے درجے کی کامیابی حاصل
کرنے کے لئے ہر وقت کی تگ و دو میں (بہر جوش)
ہی ایسا غرق نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ ضروری آرام بھی
بھول جاؤ (ایک معقول حد تک کا) + (۱۳) خود غرضی
اور کمینہ پن سے جو کامیابی حاصل ہو۔ خواہ پہلے وہ
کیسی ہی بڑی کیوں نہ معلوم ہو۔ کبھی یقینی بنیاد
پر قائم نہیں ہوتی + (۱۴) جب تک ہم اپنی تمام
طاقتیں نوع انسان کے معاملات میں (تعلقات) مفید
ہونے پر نہ لگائیں۔ ہم کبھی نیک اور فیض رساں
باشندے (اہل وطن کے خیر خواہ) نہیں ہوسکتے +

B (۱) اگر میں کل بیمار ہوتا۔ تو آج یہاں نہ آیا
ہوتا + (۲) وہ کیسا ہی ہوشیار کیوں نہ ہو۔ اس کو
نہیں کرسکتا + (۳) جب تم دورے میں تھے۔ تو
رسد کہاں سے منگایا کرتے تھے ؟ (۴) میری ٹانگ

(وسیلے - ذریعے) + (۴) جن لوگوں کے سپرد بھاری بھاری ذمہ واریاں کی گئی ہیں - اُن میں کسی کام کو پورے طور پر کرنے کی عادت (کاملیّت) اور اصول کا نہ ہونا کاروبار کے لئے ایسا ہی مضر ہے - جیسے قابلیّت - ہوشیاری اور واقفیّت کا نہ ہونا + (۵) کام چھوڑ بھاگنے کے لئے واقفیّت کا نہ ہونا کافی عذر نہیں - جب کوئی کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے - تو تمہارا فرض ہے - کہ اُسے شروع کرنے سے پہلے بخوبی سمجھ لو + (۶) تعلیم کے ذریعوں میں سے مطالعہ کتب ایسی بات ہے - کہ آسانی سے بہم پہنچ سکتی ہے - اور جب ہمیں فرصت ہو - اس ذریعے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر دم تیّار رہنا چاہیئے + (۷) ایسا ہی ایک اور ذریعہ یہ ہے - کہ لکچروں میں جایا کریں - (حاضر ہُوا کریں) مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے - کہ اس کا نفع اتنا ہی ہوگا - (اسی مقدار میں ہوگا) - جتنی ہماری اپنی سمجھ تیز اور درست ہوگی (سمجھ کی تیزی اور درستی) + (۸) جو کچھ معلّم مدرسے میں لڑکے سے کرتا ہے - وہی تجربہ دنیاوی امور میں انسان سے کرتا ہے - عقل سکھانے (ڈالنے) اور واقفیّت بڑھانے کے لئے تکلیف اور آسائش دو بڑے اُستاد ہیں (اوزار) + (۹) جو لوگ اپنے ہی دھندوں میں (بنج بیوہار) ڈوبے ہوئے ہیں (مشغول) اور جائز عیش و آرام سے محروم ہیں - وہ زندگی کو بیگار اور چکی پیسنے کے سوا اور کچھ نہیں سمجھتے + (۱۰) صحت بدنی کے قوانین اس امر کے

ہے + (۹) اگر تم میرے ساتھ چلتے - تو شاید کبھو
کو ہیں بھی چلتا + (۱۰) میں جب تمام سوال نکال
چکتا تھا - تو کھیلنے جایا کرتا تھا + (۱۱) اُس سے
کہ دو - کہ میرے والد کی کوئی چٹھی اُس کے پاس
آئے - تو فوراً مجھے بھیج دے + (۱۲) مجھے تو یہ
خیال تھا - کہ آپ کی شادی نہیں ہوئی + (۱۳) اپنی
صحّت کی احتیاط رکھو - ورنہ بیمار ہو جاؤ گے + (۱۴)
ولی کو ولی پہچانتا ہے +

EXERCISE XLVIII.

A (۱) جو لڑکے اپنی تعلیم کے وقت کو (مدرسے
کا وقت) چکّی پیسنا اور تھکانے والی بیگار سمجھتے
ہیں - اُن کا یہ خیال غلط ہے - اُن کو اس بات کا
یقین کر لینا چاہیئے - کہ اُن کی عمر میں فی الحقیقت
نہایت خوشی کا وقت یہی ہے + (۲) اس دنیا میں
جہاں ہمیں چاروں طرف مصیبت اور مشکلات کا
سامنا ہے - سکول کی محنت مشقّت ہم کو ایسے منصب
کے فرائض ادا کرنے کے لئے تیّار کرتی ہے - جو
ہمیں آیندہ ملنے والا ہے (جس کی طرف ہم بلائے
جائینگے) + (۳) اس بات کو مطلق باور نہیں کرنا چاہیئے -
کہ مدرسہ چھوڑتے ہو - تو علم کو ختم کر بیٹھتے ہو -
ابھی تو تم نے اپنی ترقّی صرف باقاعدہ شروع ہی
کی ہے - کیونکہ اب تم اپنی ہمّت پر چھوڑے گئے ہو

ظاہر ہوئے۔ وہ بالکل بے خطا تھے۔ مگر جھوٹے دکھلاووں سے جن سے وہ پہلے دھوکا کھا چکے تھے۔ ملاحوں کا اعتقاد سست ہوگیا تھا + (۱۳) ڈھیل سے بے اعتباری اور بے صبری کا ایک عجیب دکھ پیدا ہوگیا (ڈھیل ...... لے آئی)۔ مگر دوسری صبح جب ذرا فاصلے سے سبز سبز کھیت یک لخت نظر پڑے۔ سب شک و شبہے کافور ہوگئے (دور ہوگئے) + (۱۴) اس انوکھے تماشے کو دیکھنے لوگوں کا ایک جم غفیر کنارے پر آپہنچا (انوکھے تماشے نے لوگوں کا جم غفیر کنارے کو کھینچا)۔ ان کی حرکات سے معلوم ہوتا تھا (ان کی حرکات دکھاتی تھیں)۔ کہ ہسپانیہ والوں کی فوجی کر و فر اور جھنڈوں سے وہ بالکل حیران ہوگئے ہیں +

B (۱) اگر بین چاہتا۔ تو مجھے نوکری کبھی کی مل گئی ہوتی + (۲) ہندوستان کے باشندے مقدمے لڑانے پسند نہیں کرتے + (۳) قلعے کی فوج کے پاس رسد تھوڑ گئی تھی۔ اور خوف تھا۔ کہ ہتھیار نہ ڈال دے + (۴) حضور ملکۂ معظمہ کا ارادہ اٹلی میں جاڑا بسر کرنے کا ہے + (۵) رام چندر کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا + (۶) میں جہاں کہیں ہوں۔ نہیں ہمیشہ یاد رکھونگا + (۷) میں جہاں کہیں جاؤں۔ تم کو کبھی نہ بھولونگا + (۸) باقاعدہ ورزش صحت کے لئے مفید

دیا - انہوں نے ارادہ کرلیا - کہ کولمبس کی رائے سے
کبھی اتفاق نہیں کرینگے - اور نہ اس کے احکام کی
تائید کرینگے ÷ (۸) اگر کولمبس اپنے افسروں کے شکوہ
شکایت سے دب جاتا - جس میں اکثر دھمکی بھی
ملی ہوئی ہوتی تھی - اور یورپ مڑا جانے کے لئے
کشتی پھیر لیتا - تو وہ اپنی مراد (خواہش کا مدعا)
کبھی حاصل نہ کر سکتا ÷ (۹) اب اس کو جس بات
کی ہر دم فکر ہو رہی تھی (اس کے تمام خیالات
اسی میں مصروف تھے) - وہ یہ تھی - کہ میں (وہ)
اُن آدمیوں کی یہ سخت بغاوت کیونکر فرو کروں -
(کرے) - جن میں خوف سے (نے) تمام شریفانہ ولولے
بالکل مُردہ (کر دلئے تھے) ہوگئے تھے ÷ (۱۰) اس
آگ (جذبے) کو ٹھنڈا کرنے کے لئے وہ اپنی پہلی
سی تدبیروں سے (کی طرف) رجوع نہیں کر سکتا تھا -
کیونکہ ان کا اثر اب زائل ہو چکا تھا - اس لئے
وہ اس طوفان کے آگے اپنا سر رکھنے کو تیار ہوگیا
(اس طوفان کے مطیع ہو جانے) جو ایسا سخت تھا -
کہ اب رُک نہیں سکتا تھا ÷ (۱۱) اس نے وعدہ
کرلیا - کہ اگر فلاں دن زمین کے دریافت ہو جانے
کی خیال غلط ہوئی - اور سمندر کی تہ دریافت کرنے
والی رسّی سے ایسی مٹّی باہر نہ آئی - جس سے معلوم
ہو - کہ زمین اب بہت دور نہیں - تو میں (وہ)
اس مہم کو چھوڑ دونگا (دیگا) ÷ (۱۲) اب جو نشان

کے ساتھ اس کے بسلامت واپس آنے اور سفر کے
با مراد ہونے کی دعا کی ÷ (۲) جو لوگ موجود تھے۔ اُن
میں سے کوئی ایسا نہ تھا۔ کہ اس نے خدا سے بڑی
آرزو کے ساتھ اس سفر کے با مراد ہونے کی دعا
نہ مانگی ہو۔ جو کولمبس اختیار کرنے والا تھا ÷ (۳)
پورے ہفتے تک کوئی ایسا امر واقع نہ ہُوا۔ جو قابل
ذکر (توجّہ) ہو۔ مگر اس وقت کے بعد وہ بے صبر
ہونے لگے۔ کیونکہ (پہنچتی) اگلی زمین کی کوئی علامت
بھی تو ایسی نہ تھی۔ کہ یقینی ہو ÷ (۴) کوئی بات بھی
ایسی نہ تھی۔ کہ اگلی زمین کی اُس سے کوئی یقینی
علامت ملتی۔ اس لئے وہ قوی امید جس سے انہوں
نے سفر شروع کیا تھا۔ ایسی جگہ زائل ہوگئی۔ کہ
اُسے پیدا ہونے میں بھی اتنا وقت نہیں لگا تھا ÷
(۵) کولمبس نے تاڑا۔ کہ پرندوں کے جھنڈ جو وقتاً
فوقتاً دکھائی دیتے تھے۔ ہمیشہ جنوب مغرب کو جاتے
ہیں۔ اس نے اپنا رُخ (رفتار) اسی طرف کر لیا۔
اور کچھ عرصہ اسی سمت میں چلا گیا ÷ (۶) آسمان
میں پرندوں کے دکھائی دینے سے اس کے رفیقوں
کے دل میں نئے سرے سے امید پیدا ہوگئی۔ لیکن
جب اُن کو اپنے کسی جانب زمین کے آثار دکھائی
نہ دئے۔ تو خطرہ اور بھی زیادہ پیدا ہُوا (اور بھی
زور سے) ÷ (۷) ہر ایک چہرے پر غضب اور مایوسی
نمایاں ہوئی۔ افسروں تک نے تابعداری کا خیال چھوڑ

اُس کا تمام بدن لہو لہان ہوگیا ہے - ان کو خطرہ ہؤا - کہ مبادا ڈاکٹر کا علاج (مدد) بے سود ہو ÷

B (۱) آؤ اس کا ایک مہکتا ہؤا پھول توڑیں ÷ (۲) تمہاری عرضی کا کیا جواب ملا ؟ (۳) یہ گھڑی ٹھیک وقت نہیں دیتی - ذرا سُست ہے ÷ (۴) اس جانور کی گردن ہمیشہ اکڑی رہتی ہے ÷ (۵) کتنی ہی گرمی کیوں نہ پڑے - مجھے پسینہ نہیں آتا ÷ (۶) وہ اپنے گھوڑے سے گر پڑا - اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ÷ (۷) میری گھڑی تمہاری گھڑی سے چار منٹ تیز ہے ÷ (۸) اگر تم نے برت پڑتی دیکھی ہوتی - تو بڑے خوش ہوتے ÷ (۹) چونکہ میں اپنا کام کرچکا ہوں - اب مجھے فرصت ہے ÷ (۱۰) اگر تم بھی ایسا کہوگے - تو کمرے سے باہر نکال دئے جاؤگے ÷ (۱۱) اُس نے اپنا مکان رہن کردیا ہے ÷ (۱۲) اُس نے مجھ سے پوچھا - کہ تمہارے بھائی کا اخیر خط تمہارے پاس کب آیا ؟ (۱۳) معلوم ہوتا ہے - کہ تم کو اپنے بچوں کا بہت ہی فکر ہے ÷ (۱۴) ترت دان مہا کلیان ÷

EXERCISE XLVII.

A (۱) جب کولمبس نئی زمین دریافت کرنے کو روانہ ہؤا (بادبان اُٹھائے) - تو تماشائیوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ موجود تھے - سب نے خدا سے بڑی آرزو

ہیں۔ جہاں عزیزوں (دوستوں) نے انہیں اپنے ہاتھ سے (دوستوں کے ہاتھوں نے) روح کے رخصت ہو جانے کے بعد گاڑ دیا ہے (رکھ دیا ہے)۔ (۹) مُردوں کو بُرا کہو یا بھلا (ملامت کرو یا تعریف)۔ انہیں اس کی پروا نہیں۔ دوست دشمن دونو ان کی قبر پر سے گورتے ہیں (قبر کو روندتے ہیں)۔ مگر وہ اس خواب سے نہیں جاگتے (اُٹھتے)۔ جس میں وہ روح کی روانگی کے بعد پڑے ہیں۔ (۱۰) جب گھڑیال نے واپسی کا گھنٹہ بجایا۔ ہم اپنا کام آدھا کر چکے تھے۔ مگر ہم نے مجبوراً اُسے چھوڑ دیا (چھوڑنے پر مجبور کئے گئے)۔ کیونکہ (جب) ہم نے دشمن کی غضب ناک توپیں کچھ فاصلے پر چلتی ہوئی سنیں۔ (۱۱) جب واپس ہونے کے گھنٹے کی اطلاع دی گئی۔ تو ہم نے دور کی توپوں کے شعلے دیکھے۔ جو دشمن بے تکی چلا رہا تھا۔ (۱۲) ہم قلعے سے دکھائی دئے۔ تو دشمن نے غضب ناک آگ برسانی شروع کی (کھول دی)۔ مگر خوبی قسمت سے تمام توپیں بے نشست چلتی تھیں۔ کیونکہ گولندازوں میں سے کوئی بھی تو ٹھیک نشانہ نہیں (سچا نشانہ) لگا سکتا تھا۔ (۱۳) جب سپاہی اُس کی نعش اس کی شہرت کے میدان سے لے آئے۔ انہوں نے ایک تنگ قبر کھودی۔ اور وہاں انہوں نے بڑی حسرت سے اُسے رکھ دیا۔ (۱۴) انہوں نے دیکھا۔ کہ زخموں سے جو خون بہ رہا تھا۔ اُس سے

کھود کر قبر بنائی تھی - مگر نعش دفناتے رات
کا سناٹا ہوگیا *(۳) انہوں نے سنگینوں سے زمین
کھود کھود کر قبر بنائی - اور چونکہ جب نعش قبر
میں اُتاری گئی - تو رات بالکل چھا گئی تھی - انہوں
نے جگہ کی نشان دہی کے لئے وہاں ایک مدھم سی
لال ٹین رکھدی (جگہ کو نشان کرنے کے لئے) *(۴) چاند کی
دھندلی روشنی اس قدر کافی تھی - کہ اُن کو پتہ لگ گیا - کہ
ہمارے (اُن کے) بہادر کی نعش کہاں پڑی ہے * (اتنا دکھا دینے
کے لئے کافی تھی - کہ ان کے بہادر کی...) اُسے اُٹھا کر جلد جلد قبرستان
میں لے گئے *(۵) چونکہ جنازے کا صندوق نہ مل سکا اور کفن
بنانے کے لئے بھی کپڑا میسر نہ آسکا - اُنہوں نے سرجان
مور کو اس کی سپاہیانہ وردی میں ہی دفنا دیا *
(۶) مُردے کے حق میں انہوں نے مختصر سی
دعا مانگی - غم کا ایک لفظ بھی مُنہ سے نہ نکالا -
بلکہ ایک دوسرے کی طرف (ایک دوسرے پر) ایسے
استقلال سے دیکھتے تھے - کہ گویا اس افسوس ناک
حادثے کی ان کو پروا تک نہیں (جو واقع ہُوا تھا) *
(۷) جب (قبر کا تنگ بستر) کھود چکے - تو سپاہیوں
نے (اس حصّے کو جہاں سر رکھا جانا تھا) - سرہانے
کو ہموار کر کے تکیہ سا بنا دیا * (۸) مُردوں کو نفرت
سے یاد نہ کرو (نہ بولو) - انہیں ملامت بھی لائق
نہیں - اور اگر تم ایسا کرو بھی - تو انہیں اس
کی پروا نہیں - وہ چُپ چاپ وہاں پڑے سوتے

B (۱) میں نے حساب پڑتال کیا ہے۔ کچھ غلطیاں اس میں نہیں ہیں + (۲) بیس سال کی عمر میں وہ فوج میں نوکر ہوا + (۳) مجھے اس کی غیر حاضری پر تعجب کیوں ہونے لگا + (۴) اگر وہ مرگیا۔ تو اس کے بچوں کا کیا ہوگا ؟ (۵) ہر شخص کو اپنے اعمال کا جواب خدا کو دینا ہوگا + (۶) میری امید حسب منشا نہ بر آئی + (۷) اس کو اپنی بیوقوفی پر شرم آئی۔ اور عہد کیا۔ کہ پھر ایسا نہ کرونگا + (۸) کام اس کے مذاق کے مطابق نہ تھا۔ اس لئے اس نے چھوڑ دیا + (۹) تمہارا کیا حال ہے ؟ روز بروز دبلے ہوتے چلے جاتے ہو + (۱۰) اگر تم شریک ہوگے۔ تو میں بھی امتحان میں شریک ہونگا + (۱۱) بابر خود ایسے ہی موقع کی تاک میں تھا + (۱۲) ہمالیہ کی اونچی چوٹیاں ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں + (۱۳) پنجاب ایک سرحدی صوبہ ہے + (۱۴) ہمت مرداں مدد خدا +

EXERCISE XLVI.

A (۱) اس وقت جنازے کی رسوم کا کوئی خیال نہ کرسکا۔ جلد جلد اس کی نعش قبرستان میں لے گئے۔ یہاں تک کہ اپنی توپوں سے بھی وداعی سلامی داغنے کے بغیر انھوں نے اسے دفنا دیا + (۲) سپاہیوں نے اپنے ہاتھ سے زمین (گھاس والی زمین) کھود

ہیں ٭ (۸) اگرچہ ان کتوں کی قوتِ شامہ تیز ہے۔
مگر ایسی تعلیم کے بغیر جو یہ راہب انہیں کرتے
ہیں۔ وہ ہرگز ان بدنصیب مصیبت زدہ مسافروں کو
بچا نہیں سکتے ٭ (۹) ان کی قوتِ شامہ ایسی تیز ہے۔
کہ وہ گم شدہ مسافروں کو خواہ برف کے نیچے کئی
فٹ دبے ہوئے ہوں۔ باہر نکال لیتے ہیں ٭ (۱۰) گم شدہ
شخص کو ڈھونڈ لیتے ہیں۔ تو وہ بڑی بھاری چیخ تلاش
کرنے والے (مزدوروں) اور راہبوں کو اپنی مدد کے
لئے بلانے کے واسطے مارتے ہیں ٭ (۱۱) کتّوں کو
مسافروں کی تلاش کے واسطے بھیجتے ہیں۔ تو راہب
ایک کے گلے میں شراب کی بوتل اور دوسرے میں
کمبل باندھ دیتے ہیں ٭ (۱۲) ان میں سے ایک کتّا
اپنی کوشش میں یہاں تک کامیاب ہؤا۔ کہ اُس
نے بائیس آدمیوں کی جان بچائی تھی۔ مگر بیچارہ
ہرکاروں کی ایک جماعت کو راستہ بتاتے بتاتے مرگیا ٭
(۱۳) سخت طوفان کی رات تھی۔ مسافر اپنی منزل مقصود
سے تین میل درے پہنچ لیا تھا۔ اور ہر چند
لوگوں نے اُسے اپنا عزم بدل ڈالنے کے لئے کہا۔
مگر وہ اپنے متفکر کنبے میں پہنچ جانے پر ہی آمادہ
تھا ٭ (۱۴) یہ مشہور جانور ہرکارے کو بطور بدرقہ کے
دیا گیا تھا۔ مگر جب وہ ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ
رہا تھا۔ تو برف کے ایک بڑے لڑھکتے ہوئے تودے
نے اُسے آ دبایا ٭

EXERCISE XL V.

A. (۱) مسافروں کو ایک سخت طوفان آگیا - جو ان ملکوں میں اچانک آ جایا کرتا ہے + (۲) ایسے مسافروں کو انہوں نے آرام کی جگہ دینے میں کبھی دریغ نہیں کیا - جن کو سردی زیادہ لگی ہو - تھکے ماندے ہوں یا رات زیادہ پڑ گئی ہو - وہ ان کی عمدہ غذا اور دلچسپ باتوں سے مدارات کرتے ہیں + (۳) جب یہ مزیدار باتیں ہو رہی تھیں - ان کو ایک بھاری اور دبی ہوئی چیخ سے معلوم ہوا - کہ اُن کو ان مصیبت زدوں کی پھر تلاش کرنی چاہیئے + (۴) ان مہماں نواز راہبوں کی توجہ جو دولت مند نہیں ہوتے - اتنی ہی نہیں (یہاں ہی ختم نہیں ہوتی) - بلکہ یہ لوگ ان مصیبت زدوں کی تلاش میں اپنے آپ کو قربان کردیتے ہیں + (۵) یہ کتے بڑی اعلےٰ نسل کے ہیں - انہوں نے ایسے مسافروں کو بچایا ہے - کہ ان (جانوروں) کو اگر ایسی سمجھ نہ ہوتی - تو بیشک وہ مر جاتے + (۶) وہ راستہ کھو بیٹھا ہے - بیچارہ مصیبت کا مارا اُسے تلاش کرتا کرتا سردی سے سن ہوگیا ہے - اور شدت کے پالے سے پاگل (اب) زمین پر گر پڑتا ہے - اور برف کے ڈھیر کے ڈھیر اسے نظروں سے غائب کر دیتے ہیں + (۷) کتے اُس کو برف کے ڈھیروں میں تلاش کرتے ہیں - جو مسافر کو زمین پر گرنے کے ساتھ ہی نظروں سے ڈھانپ لیتے

اُترتے وقت وہ زور سے گرا - مگر شکر ہے - چوٹ زیادہ خطرناک نہ تھی - اور گاڑی کے نیچے آ جانے سے تو وہ خدا کے فضل ہی سے بچ گیا ÷ (۱۴) اس کا تو کچھ مضائقہ نہیں - مگر خدا کا شکر ہے - کہ وہ بچ گیا - زخموں کا علاج عمدہ تدبیر اور دانائی سے جلدی ہو جائیگا ÷

B (۱) اس کو کچھ روپیہ دیکر میں گھر کو لوٹا ÷ (۲) تم سے ہزار بار کہا - کہ ایسا نہ کرو - مگر تم باز نہیں آتے ÷ (۳) اگر تم چاہتے - تو میں ضرور تمہارے ساتھ گیا ہوتا ÷ (۴) اس نے مجھ سے کہا - کہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا ÷ (۵) کبھی قمار خانے میں نہ جاؤ - ورنہ برباد ہو جاؤگے ÷ (۶) حضور لفٹننٹ گورنر یہاں آنے والے ہیں ÷ (۷) اُسے خیالی پلاؤ پکانے کا بہت شوق ہے ÷ (۸) اس نے ایک دکاندار کے پاس اپنی گھڑی گرو رکھ دی ہے ÷ (۹) میں نے قاعدہ کر رکھا ہے - کہ نہ قرض لوں نہ دوں ÷ (۱۰) نارنگی کا درخت ہندوستان میں بہت پسند کرتے ہیں ÷ (۱۱) حقیقت میں شیر ڈرپوک جانور ہے ÷ (۱۲) اگر سنتری شیر کے گولی نہ مارتا - تو وہ اس کو کھا گیا ہوتا ÷ (۱۳) میں چاہتا ہوں - کہ تم وکیل بن جاؤ ÷ (۱۴) اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے ÷

گِر کر اندر جا پڑا ہے - تو نہایت ہراساں ہوئی + (۵) تم پاس پڑوس کے گاؤں میں امداد کے لئے کیوں نہ دوڑ گئے ؟ شاید تم نے یہ سوچا - کہ مدد ایسی جلدی نہیں مل سکیگی - کہ کار آمد ہو + (۶) جب انہوں نے اُسے کوئیں میں اُتارا - تو اندھیرا ہوگیا تھا - اُس کی کھُردری دیواروں سے لگ لگ کر اُس کے بازو ایسے چھل گئے - کہ ہڈیوں سے گوشت کا الگ ہو جانا ہی باقی رہ گیا تھا + (۷) پھر بھی وہ کوئیں میں اُتر گیا - مگر اس کی کھُردری دیواروں سے لگ کر اس کے ہاتھ پاؤں خوب چھل گئے + (۸) گو اس کے جسم کے پرخچے اُڑ گئے تھے - پھر بھی وہ پانی میں اُس جگہ جہاں وہ سمجھتا تھا - کہ خزانہ پڑا ہے - غوطہ لگانے سے ڈرا نہیں + (۹) میں تو نتیجے کا انتظار کر رہا ہوں - اگر جلدی نکل آیا - اور حسب مراد ہؤا - تو میں سمجھونگا - کہ اپنی تمام کوشش کا پھل پا لیا + (۱۰) بچّے کا موت کے پنجے سے اس طرح بچ نکلنا تقدیری معاملہ تھا - کیونکہ جب آیا - کوئیں میں کود پڑی - تو اُسے کوئی حوصلہ دینے والا ہی نہیں تھا + (۱۱) جب تک لوگوں نے اس کے دوست کے سلامت ہونے کا اطمینان اُسے نہ کرایا - اُس نے کوئیں سے نکلنے کے لئے نہ مانا + (۱۲) بچّے کی اچھی طرح خبرگیری کر لینے سے پہلے جس کو بڑی ہی نہیں - بلکہ خطرناک چوٹ آئی تھی - اُس نے آپ کھانا کھانے کے لئے ایک کی نہ مانی + (۱۳) ریل سے

کرتے رہنا چاہیئے + (۸) تم نے اس کتاب کے کیا دام دئے۔ معلوم ہوتا ہے۔کہ تم ٹھگائے گئے + (۹) اگر میں چاہتا۔ تو کیا آپ مجھے اپنے ساتھ بگھی میں بٹھا کر سیر کو لے گئے ہوتے ؟ (۱۰) حضور ویسرلے ابھی تک شملے سے روانہ نہیں ہوئے + (۱۱) اگر تم سرکاری نوکری کیا چاہتے ہو۔ تو میں صاحب ضلع سے تمہاری سفارش کر سکتا ہوں + (۱۲) ملزم نے جرم کا اقرار کیا + (۱۳) وہ گھر سے نکلا ہی تھا۔ کہ پکڑا گیا + (۱۴) چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ؟

EXERCISE XLIV.

A (۱) ابھی میں نے ایک اور کام کرنے کے لئے بچّے کو گلی میں بٹھایا تھا۔ لیکن افسوس اب اُس کا کہیں پتا نہیں ملتا۔ (کہیں دیکھا نہیں جاتا) + (۲) جب اُس کو معلوم ہؤا۔کہ بچّہ گم ہوگیا ہے۔ اُس کا ماتھا ٹھنکا (خوفناک اندیشہ پیدا ہؤا)۔ اسی تردّد میں (اس اندیشے کے مطیع ہوکر) جھٹ کوئیں کی طرف بڑھی + (۳) اس کا ڈر ٹھیک ہی تو نکلا۔ کیونکہ اس نے کوئیں میں دیکھا۔ کیا ہی خوفناک معاملہ تھا! تو معلوم ہؤا۔کہ جسے وہ تلاش کر رہی ہے۔ وہ کوئیں کی تہ پر پڑا ہے + (۴) گم گشتہ بچّے کی تلاش کبھی وہ باغ میں اور کبھی کوئیں میں کرتی تھی۔ اور جب اس نے دیکھا۔کہ بچّہ کوئیں کے تختوں سے (ڈھکنے

مجھے یاد آیا - کہ کسی زمانے میں انگریزی جھنڈا ان پر لہراتا تھا + (۹) میں نے اپنی تمام یادداشتوں کو جمع کرکے سلطنت انگلستیہ کی طبعی اور ملکی عظمت کا تصور باندھا + (۱۰) اس کی صبح کے ڈھول کی آواز انگلستان کے فوجی سُروں کے ایک متواتر الاپ کے ساتھ کرۂ زمین سے محیط ہے + (۱۱) وہ زمانہ ایک یا دو صدیوں سے زیادہ دور نہیں - جبکہ تمام انگریزی بولنے والی قوموں کا اتحاد ہو جائیگا + (۱۲) نصف برّاعظموں اور تمام سمندروں پر عالمگیر امن قائم کر دینے کی طاقت اُن میں ہوگی + (۱۳) امریکہ اور برطانیہ والے کسی قسم کے انسانی قانون یا تدبیر مملکت سے جدا نہیں ہوسکتے + (۱۴) وہ ایک ہی بڑی سیکسن قوم کے اجزا ہیں - اس لئے اُن کو قدرت اور باہمی میل جول نے پہلے ہی سے ملا رکھا ہے +

B (۱) وہ بہت بیمار ہے - اور اُس کا حال روز بروز ابتر ہوتا جاتا ہے + (۲) اس کتاب کے دام بہت ہی ہیں - یہ بکیگی نہیں + (۳) گاؤں کے لوگ تماشا دیکھنے چلے آئے ہیں + (۴) جہاں کوئیں نہریں نہیں - وہاں لوگوں کو مینہ کا ہی آسرا ہے + (۵) پیشتر کی نسبت اس سال موسم برسات جلد شروع ہوگیا ہے + (۶) اسے بہت تکلیف ہے - آؤ ممکن ہو - تو آرام پہنچائیں + (۷) ہمیں ہمیشہ کچھ نہ کچھ

ہے۔ وہ بیمار ہے + (۱۳) تمہیں ساہوکار کا کیا دینا ہے؟ (۱۴) ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے +

EXERCISE XLIII.

A (۱) برطانیہ کلاں اور آئرلینڈ کے بڑے بڑے شہر دیکھنے کے بعد میں جہاز میں بیٹھ کر انگلستان (البین) کے سفید پہاڑوں سے روانہ ہوا + (۲) میں بمبئی پہنچا - وہاں کے جہازوں کے عالیشان بیڑے - عظیم الشان گھاٹ - پبلک عمارتیں اور وہاں کی یونیورسٹی دیکھی + (۳) میں نے ایشیا کا سب سے زیادہ مہذب شہر کلکتہ دیکھا - اور مدراس اور اُس کے جلے ہوئے ریگستان کو دیکھنے گیا + (۴) میں خط استوا سے ۸۰ میل کے اندر ہی اندر سنگاپور آیا - اور وہاں ایک بندرگاہ انگریزی بیڑوں سے آباد ملی + (۵) مجمع الجزائر مشرقی میں سے ہوکر میں جنوب کی طرف چلا - مگر انگریزی جھنڈا میری نظر سے کبھی نہ چھپا + (۶) اب دن رفتہ رفتہ ٹھنڈے ہو گئے - اور دسمبر کی شمالی ہوا کے جھونکے جنوبی قطب کی برفانی چٹانوں پر سے آنے لگے + (۷) آخر کار سمندر کے نیچے سے ایک عظیم الشان جزیرہ نکلا - اور میں نے اُس کے خوشحال اور مہذب شہروں کی سیر کی + (۸) بہت دنوں بعد سینڈوچ کے جزیرے دکھائی دئے - اور

کے بے لطف شروعات سے ڈرنا نہیں چاہیئے + (۱۱) بہت سی تکلیفیں اس کے چاروں طرف منڈلاتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مکان تنگ اور تاریک ہے۔ کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا نہیں ہے + (۱۲) کسی کو اُس تاریکی کا خوف نہ کرنا چاہیئے۔ جس میں سے علم نکلتا ہے + (۱۳) وہ آخر کار وسیع استعداد کے ساتھ دن کی روشنی میں نکلیگا + (۱۴) اُس کی قوّتِ تخیلہ پُر زور۔ اُس کی قوّتِ استدلال زور آور اور اُس کی طبیعت مضمون خیز (پُر تدبیر) ہوگی +

B (۱) اگر قصور تمہارا تھا۔ تو تم نے اُس سے معافی مانگی ہوتی + (۲) اُس نے کہا۔ کہ میں جلسے میں نہیں آنے کا + (۳) درزی اپنے سینے کی کل کا استعمال کرتے ہیں + (۴) میں تمہیں خوب جانتا ہوں۔ تم ناحق دوں کی لیتے ہو + (۵) اگر میں گھر سے باہر نہ گیا ہوتا۔ تو آپ سے ضرور ملتا + (۶) دریا ایسا چڑھا ہؤا تھا۔ کہ کشتی بغیر عبور نہیں ہوسکتا تھا + (۷) جہاز نے پہاڑ سے ٹکر کھائی اور فوراً ڈوب گیا + (۸) ہاتھی اپنے مہاوت کا کہنا مانتا ہے + (۹) آج کیسی ٹھنڈی ہوا ہے۔ آؤ ہوا خوری کو باہر چلیں + (۱۰) کبوتری دو چھوٹے چھوٹے انڈے دیتی ہے + (۱۱) ہر سال ہندوستان سے ہزاروں من روئی ولایت کو جاتی ہے + (۱۲) جب سے اتنی گرمی پڑی

EXERCISE XLII.

A (۱) ہمیں ستّر سال کی زندگی ملی ہے - لیکن ہم
کو یہ کس طرح گزارنی ہے ؟ (۲) میں خیال کرتا ہوں
کہ اگر علم کی محبّت نہ ہو - تو ذلیل سے ذلیل مزدور کی
زندگی بڑے سے بڑے آدمی کی زندگی پر ترجیح دینے
کے قابل ہے + (۳) ہمارے نفس کی قوّت اس آگ
جیسی ہے - جو پارسی جلاتے ہیں - اس کا شعلہ رات
دن نکلتا ہے - اور بجھنے والا نہیں + (۴) اگر اس
قوّت سے تزکیۂ نفس کا کام نہ لوگے - تو گندے
جذبات کی تقویت میں اس کا ظہور ضرور ہوگا + (۵)
جب میں کہتا ہوں - کہ علم سے نہایت محبّت کے ساتھ
پیار کرو - تو میرا یہ مطلب ہوتا ہے - کہ نیکی سے محبّت
کرو - صفائیٔ قلب سے اُنس رکھو + (۶) اُس چیز کو
پیار کرو - جو متکبّر سے متکبّر کے دل میں یہ بات
پیدا کر دے - کہ تمہاری قسمت کی کم نصیبی (فرومایگی)
پر ہنسنا ناانصافی ہے + (۷) وہ اس درد سے بچنے کے
لئے جو اس دنیا میں تمہیں نصیب ہو - پناہ کے طور
پر تصوّر کے بے انتہا طبقے کھول دیگی + (۸) اُس چیز
سے محبّت کرو - جو رذالت اور دھوکے کے خیال ہی
سے شریفانہ نفرت کی آگ کو روشن کردیگی + (۹)
ہر ایک جوان آدمی کو اپنی عمر علم کے شغل میں
بغیر خوف کے صرف کرنی چاہئے + (۱۰) اس کو علم

ہیں + (۱۳) مضر مادے کے خارج کرنے میں وہ جسم کو مدد نہیں دیتی - بلکہ بھوک کم کر دیتی ہے - اور معدے کی قوت کو ضعیف کر دیتی ہے + (۱۴) زندگی - تندرستی خوشی کے قائم رکھنے کے لئے اجتناب کلی سب سے بڑی شرط ہے +

B (۱) بہت محنت کے ساتھ کام کرنے سے وہ اس مشکل پر بھی غالب آگیا + (۲) اگر وہ اس تجویز کے خلاف نہ تھا - تو جلسے میں شریک ہوا ہوتا + (۳) وہ یہاں سات میں بیس منٹ رہے آیا تھا + (۴) وہ سات پر بیس منٹ گذرے دہلی سے روانہ ہوا + (۵) یہ بادشاہ ظالم - بے پروا اور آرام طلب تھا + (۶) جاترا سے لوٹ کر تمہارا کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ (۷) جب سورج سر پر آتا ہے - تو گھر والی روٹی لاتی ہے + (۸) نیبو کے درخت کی طرح یہ درخت بھی سدا بہار ہے + (۹) اگر تمہارے بھائی کو کوئی اسامی مل جائے - تو جہاں چاہو - چلے جانا + (۱۰) تم نے اپنی گھڑی کوک دی ؟ (۱۱) نہیں میری گھڑی بگڑ گئی ہے - کوک لگتی نہیں + (۱۲) شیر کے منہ کو آدمی کا خون نہ لگا ہو - تو مویشی کے شکار کا عاشق ہوتا ہے - (۱۳) خیمے کے پاس گھنا بن تھا - اور اُس میں ہاتھی رہتے تھے + (۱۴) نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی +

(۲) اتنی سردی جتنی فارن ہائٹ کے ۱۶۶ درجے کی ہے۔ پہنچائی گئی۔ اور وہ نہ جمی +(۳) اس میں حیوانی اور نباتی اجسام کو گلنے سڑنے سے بچانے کا خاصہ ہے + (۴) جب وہ بہت زیادہ معدے میں پہنچ جاتی ہے۔ تو بازو۔ ٹانگوں وغیرہ کے ٹھیک استعمال کرنے کی طاقت جاتی رہتی ہے +(۵) وہ آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر تندرستی کی جڑ کاٹتی ہے۔ اور اندرونی اعضا کو اپنا خاص کام کرنے میں سُست کر دیتی ہے +(۶) جسم کو زیادہ محنت اٹھانے کے واسطے تر و تازہ کرنے اور قابل بنانے کی غرض سے روح شراب کی ضرورت نہیں +(۷) بیئر میں شکر کی ایک مقدار ہے۔ جو جسم کو موٹا کرتی ہے۔ بعض تلخ خواص بھی ہیں۔ جو ہاضمے کو بڑھاتے ہیں +(۸) پھیپھڑوں میں خون ہوا سے ملتا ہے۔ جو کاربن کو لے جاتی ہے۔ اور اُس کے بدلے میں آکسیجن دے جاتی ہے +(۹) پھیپھڑے اور جگر خون کو صاف کرتے ہیں۔ اور پچھلا (جگر) پت بھی خارج کرتا ہے +(۱۰) روح شراب کا اثر دل پر یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ زیادہ تیز حرکت کرتا ہے۔ اور مقررہ وقت میں زیادہ کام کرتا ہے +(۱۱) اس لئے جو شخص اعتدال سے زیادہ پینے کا عادی ہوتا ہے۔ اُس کو تکان اور بدن گرا ہوُا معلوم ہوتا ہے +(۱۲) عام طریقہ یہ ہے۔ کہ اس کو روح شراب اور دیتے ہیں۔ یعنی زیادہ کام کرنے کے لئے اُسے چابک اور ایڑ لگاتے

شمع کی لو میں تاگا +

B (۱) تم نے کہا - کہ میں کل تک نہیں جاؤنگا + (۲) جن آدمیوں کا تم ذکر کرتے ہو - وہ وہاں نہیں ملتے + (۳) مجھے ایکبار بھی اس بات کا خیال نہ آیا - کہ راجا سے باتیں کر رہا ہوں + (۴) اگر استاد صاحب یہاں نہ ہوتے - تو ہم نے جی کھول کر باتیں کی ہوتیں + (۵) اس نے یہ تو فرض ہی کر لیا تھا - کہ میں پاس ہو جاؤنگا (۶) اس عورت کو اپنے بچے کے مرنے کا سخت قلق ہے + (۷) چونکہ مجھے کچھ کام کرنا ہے - لہٰذا آپ سے رخصت ہوتا ہوں + (۸) جوں ہی وہ باہر گیا - میں کمرے کے اندر داخل ہؤا + (۹) مقدمے کا فیصلہ مدعی کے حق میں ہؤا + (۱۰) ایک جگہ سے اُڑا دو - تو دوسری جگہ جا بیٹھتا ہے + (۱۱) اس گاڑی میں تو تل دھرنے کو بھی جگہ نہیں + (۱۲) یہ لڑکا کنکوا اُڑاتے اُڑاتے چھت پر سے گر پڑا + (۱۳) ٹکٹ لفافے پر لگا دو + (۱۴) پہلے بات کو تولو - پھر بولو +

EXERCISE XLI.

A (۱) روح شراب بہت سی سیال چیزوں سے کشید ہوکر نکلتی ہے - وزن میں پانی سے ہلکی ہوتی ہے - اور بہت زیادہ آسانی سے جوش کھا جاتی ہے +

لگا دیتے ہیں + (۳) خاص حالتوں میں برف کے ٹکڑوں کو ایک دوسرے پر رگڑنے سے حرارت پیدا ہوسکتی ہے + (۴) ٹھنڈے اجسام رگڑنے اور دبانے سے بھی گرم ہوسکتے ہیں + (۵) اگر کسی شیشے کی نلی کی ہوا دبائی جائے - تو حرارت پیدا ہوگی - اور گندھک کے ٹکڑے کو جو نلی کے پیندے پر رکھا ہے - آگ لگ جائیگی + (۶) جب ٹھنڈے لوہے کا ٹکڑا ٹھنڈی نہائی پر رکھا ہؤا سرد ہتوڑے سے کوٹا جائے - تو گرم ہو جاتا ہے + (۷) ہوشیار لہار آسانی کے ساتھ اپنی بھٹی کی آگ تھوڑی سی گندھک کی مدد سے سلگا لیگا + (۸) جب سیسے کی گولیاں نشانے (چاند) پر لگتی ہیں - تو تم نے شعلے کی چادر دیکھی ہوگی + (۹) اگر تم نائیگرا کے پانی میں تھرما میٹر (مقیاس الحرارت) لگاؤ - تو آبشار کے نیچے کا پانی اوپر کے پانی کی نسبت گرم نکلیگا + (۱۰) طوفان سے سمندر زیادہ گرم ہو جاتا ہے - اور اس کی تشریح کے لئے دور نہیں جانا پڑتا + (۱۱) تھوڑے ہی عرصے میں صرف رگڑ کے فعل سے پانی اُبالا جا سکتا ہے + (۱۲) اس طرح حرارت کی پیدائش کو ظاہر کرنے کے لئے ایک آلہ نکلا ہے + (۱۳) جو حرارت توپ کو سوراخ کرنے سے نکلی - اُس کی مقدار دیکھنے سے وہ حیران ہوگیا + (۱۴) رسّی کو پانی کے ڈول ڈال کر ٹھنڈا کرنا ضروری ہے - ورنہ وہ کٹ جائیگی - جس طرح

دولت نہیں *

B (۱) تم نے اس سے میرے سخت بیمار ہونے کا حال کیوں نہیں کہا ؟ (۲) بہت تیز دوڑ کر ہم وہاں وقت پر پہنچ گئے * (۳) اگر وہ دہلی گیا ہوتا۔ تو مجھ سے کہلا بھجواتا * (۴) اس سے کہدو۔ کہ میں جب تک لکھ نہ چکونگا۔ نہیں آؤنگا * (۵) مجھے خوف تھا۔ کہ مبادا آپ مجھ پر خفا ہوں * (۶) تمہارے مقدّمے میں ڈگری ہوئی یا خارج ہوگیا؟ (۷) پہلے اس جگہ شرفا بہت آیا جایا کرتے تھے * (۸) میں نے دہلی بنک سے حساب کھول لیا ہے * (۹) مجھے بہت پیاس لگی ہے۔ مہربانی فرما کر تھوڑا سا پانی دیجے * (۱۰) اگر تم حق پر ہو۔ تو تمہیں کچھ خوف نہیں * (۱۱) اُس نے بلا تکلّف اپنے قصور کا اعتراف کر لیا * (۱۲) شاید میں نے ہی یہ کہا ہو۔ مگر مجھے یاد نہیں * (۱۳) سوار بھی پورا سوار ہے۔ کیا جما بیٹھا ہے * (۱۴) کوئلوں کی دلّالی میں ہاتھ کالے *

EXERCISE XL.

A (۱) جو آرہ لکڑی کے کسی گٹھے میں سے گزرتا ہے۔ خود گرم ہو جاتا ہے۔ اور لکڑی کو بھی گرم کر دیتا ہے * (۲) ریل کے پہیّوں کے دُھرے اکثر سُرخ انگارا ہو جاتے ہیں۔ اور گاڑی کو آگ

لئے میں ہمیشہ مثل بادشاہ کے خوشیاں مناتا ہوں + (۵) جو اونچے بیٹھے ہیں۔ اُن میں سے بہتیروں پر بدنصیبی آنے والی ہے۔ لیکن میں اس مصیبت سے بچا ہوں + (۶) یہ لوگ محنت سے دولت جمع کرتے ہیں۔ اور خوف سے اس کو رکھتے ہیں۔ لیکن ایسے تفکرات میرا نفس برداشت نہیں کر سکتا + (۷) جو بہت ہی کھا لیتے ہیں۔ وہ قے کرتے ہیں۔ اور جو جلدی جلدی چڑھتے ہیں۔ وہ جلدی گرتے ہیں + (۸) نہ میں دوسرے کے نقصان پر ہنستا ہوں۔ اور نہ کبھی دوسرے کے فائدے سے جلتا ہوں + (۹) کوئی دنیاوی موج میرے نفس کو اچھال نہیں سکتی۔ کیونکہ میں نہ کسی دشمن کا خوف کرتا ہوں۔ نہ کسی دوست سے نفرت کرتا ہوں + (۱۰) میں اکڑفوں والی حکومت کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ چپ چاپ زندگی بسر کرنا چاہتا ہوں + (۱۱) جو کچھ میرا اپنا ہے۔ اس سے زیادہ کی تلاش میں نہ میں پہاڑ پر چڑھتا ہوں۔ نہ اِدھر اُدھر پھرتا ہوں + (۱۲) وہ اس چیز کے حاصل کرنے کے لئے بے فائدہ محنت کرتے ہیں۔ جو ضرور پھر جاتی رہیگی۔ اور میں اُن پر ہنستا ہوں + (۱۳) جو اپنی موجودہ حالت سے ناراض ہے۔ وہ ہمیشہ ناخوش رہتا ہے۔ اور اپنی زندگی نہایت ہی مصیبت سے گذارتا ہے + (۱۴) تمام سمجھ دار آدمیوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ نفس کے اطمینان جیسی کوئی

تو بھی وہ نہیں آئیگا * (۳) تم کیوں جاتے ہو ؟ شاید وہ خود ہی یہاں آجائے * (۴) میرے پاس تمہاری کتاب تو کوئی نہیں - مگر کچھ قلمیں ہیں * (۵) ایک کے ہاتھ میں کتاب ہے - ایک کی بغل میں جزدان ہے * (۶) طاقت اتفاق میں ہے * (۷) عرب کا گھوڑا خوبصورتی میں مشہور ہے * (۸) اُس کی فوج میں سوار - پیادے اور توپخانہ تھا * (۹) اس باغ میں آم کے درخت بہت ہی ہیں * (۱۰) اس کی خوشی یہ ہے - کہ سہانا جنگل ہو - ہری ہری گھاس ہو * (۱۱) کمرے میں اتنے آدمی تھے - کہ دم گھٹا جاتا تھا * (۱۲) اگر وہ چاہتا - تو میں نے ضرور اُس کی مدد کر دی ہوتی * (۱۳) میں نے دس گھنٹے سے روٹی نہیں کھائی ہے * (۱۴) طمع را سہ حرف است و ہر سہ تہی *

EXERCISE XXXIX.

A (۱) میرا نفس ایک سلطنت ہے - جس میں مجھے کامل خوشی ملتی ہے - جو تمام دنیاوی نعمتوں سے کہیں زیادہ ہے * (۲) اگرچہ جو اکثر لوگوں کے پاس ہے - اُس کی مجھ کو بہت ضرورت ہے - مگر میرا نفس مانگنے سے مجھ کو روکتا ہے * (۳) چونکہ صبر میری پشت و پناہ ہے - اس لئے میں صابر رہتا ہوں - اور ضرورت سے زیادہ کی تلاش نہیں کرتا * (۴) جو مجھ میں کمی ہوتی ہے - اُس کو میرا نفس پورا کر دیتا ہے - اس

(۶) لندن کی گلیوں میں بہت بھیڑ ہوتی ہے۔ اور بہت سے حصّوں میں اُن میں سے گذرنا اگر خطرناک نہیں۔ تو مشکل ہے ٭ (۷) ہر صبح تقریباً دو لاکھ آدمی ریل اور دخانی جہاز کے ذریعے شہر میں آ داخل ہوتے ہیں۔ اور ہر شام کو چلے جاتے ہیں ٭ (۸) گویا ایک شہر لاہور سے دگنا تمام رات خالی اور سنسان رہتا ہے ٭ (۹) لندن کی آبادی میں دنیا کی تمام قوموں اور فرقوں کے تھوڑے تھوڑے آدمی شامل ہیں ٭ (۱۰) شہر کے ایک حصّے میں بعض گلیاں مہیب ہیں۔ اور ان کی عمارتیں حقیر اور بد نما ہیں ٭ (۱۱) شہر کے بیچ میں سینٹ پال کا گرجا کھڑا ہے۔ جو رِنؔ کی کمال اُستادی کا کام ہے ٭ (۱۲) مغرب کو وسٹ منسٹر ایبی کے بُرج انگلستان کے سب سے بڑے آدمیوں کی لاشوں پر محافظ بنے کھڑے ہیں ٭ (۱۳) بڑے آدمی وہ تھے۔ جنھوں نے انگلستان کا نام بحر و بر پر اور علوم و فنون میں مشہور کیا ٭ (۱۴) وسٹ منسٹر کے پل پر علے الصّباح جو نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ اپنی عظمت کے لحاظ سے بہت مؤثر ہے ٭

B (۱) میں آپ کے لئے اپنی جان دینے کو تیار ہوں ٭ (۲) اگر میں خود بھی اس کو بلانے جاؤں۔

ؔ نام معمار ٭

چٹھی رجسٹری کرانی چاہتا ہوں + (۷) گھوڑا گاے
سے زیادہ سمجھ دار جانور ہے + (۸) دہلی پکڑے
کی بڑی منڈی ہے - (۹) تم مجھ سے جھگڑنا چاہتے
ہو - مگر تمہیں موقع ہی نہ دونگا + (۱۰) جوں ہی کہ
آگ بجھ گئی - ہم اُس جگہ سے چلے آئے + (۱۱)
یہ ہنڈوی چھ مہینے بعد واجب الادا ہے + (۱۲) جو
گفتگو وہ کر رہے تھے - وہ بہت ہی روکھی پھیکی تھی +
(۱۳) وہ اپنی صحت کی خاطر ورزش کرتا ہے + (۱۴)
جائے لاکھ رہے ساکھ +

EXERCISE XXXVIII.

A (۱) روے زمین پر ہر ایک ملک اور بڑے
شہر کے ساتھ لندن کے تجارتی تعلقات ہیں + (۲)
وہ (لندن) دخانی جہاز دنیا کے تمام حصوں میں روانہ
کرتا ہے - اور اُس کے مرکز سے ریل کی سڑکیں
اور تار ہر طرف کو نکلتے ہیں + (۳) وہ ایک شہر
نہیں ہے - بلکہ حقیقت میں شہروں - قصبوں اور
گاؤں کا ایک بڑا مجموعہ ہے + (۴) ۵۵ قبل مسیح
سے لے کر موجودہ زمانے تک وہ برابر بڑھتا رہا -
اور اُس کی خوشحالی میں کوئی روک نہیں ہوئی + (۵)
اب ریل اور لوگوں کے آنے جانے کے لئے چالیس
پل دریاے ٹیمز پر بنے ہوئے ہیں - اور یہی دریا
ہے - جس نے لندن کی خوش نصیبی کی بنیاد رکھی +

اپنی صفوں کو چھوڑ جاتے ہیں ÷ (۸) ابتری پھیل گئی - کیونکہ کنارے پر جو بہت قریب معلوم ہوتا تھا - شارک مچھلیاں ڈھیروں پھرتی تھیں ÷ (۹) ایک چلایا - ان کشتیوں کو لے کر دفع ہو - اور پیشتر اس کے کہ سمندر جہاز کو لقمہ کر جائے - ہم کو جھٹ پٹ جانے دو ÷ (۱۰) لیکن چونکہ ہم نے ایسے یاوہ گو لوگوں کی کبھی پروا نہ کی تھی - اس لئے اُس کو کوئی جواب نہ دیا ÷ (۱۱) سپاہیوں کی صفوں میں سے کوئی شکایت نہ نکلی - کیونکہ ان کو اپنی جگہ چھوڑنا یا کمزوروں کو روندنا نہیں سکھایا گیا تھا ÷ (۱۲) وہ مستقل اور صابر کھڑے رہے - درآنحالیکہ جہاز ایک ایک انچ کرکے بیٹھا جا رہا تھا ÷ (۱۳) وہ بہادر سپاہی اُس ارغوانی سمندر کے نیچے ایسے ہی سوئے ہوئے ہیں - جیسے اور (لوگ) زمین کے نیچے ÷ (۱۴) ان کے متواتر ضبط اور بہادرانہ استقلال کی یاد میں ملکۂ وکٹوریا کے حکم سے ایک یادگار کھڑی کر دی گئی ہے ÷

B (۱) اگر میں جانا چاہتا - تو کبھی کا چلا گیا ہوتا ÷ (۲) اگر تم نے جھوٹی گواہی دی - تو سزا پاؤگے ÷ (۳) مجرم کو جج صاحب کے حکم سے پھانسی دی گئی ÷ (۴) وہ کہتا ہے - مجھے کچھ پروا نہیں ÷ (۵) بعض جگہ موروں کے مارنے کی سخت ممانعت ہے ÷ (۶) میں اپنی

تو مرجھا جائیں * (۹) چونکہ میری بیوی بیمار ہے ۔ میں نے ڈاکٹر کو بلایا ہے * (۱۰) وائسرائے نے گھنٹہ گھر کی بنیاد ۱۸۷۷ء میں رکھی تھی * (۱۱) وہ تمہاری خاطر تو اس کام کے کرنے سے بہت ہی خوش ہوگا * (۱۲) میں بڑے ہی افسوس کے ساتھ اُس سے رخصت ہوا * (۱۳) اس پر اصطبل میں سے گھوڑا چُرا کر لے جانے کا جرم لگایا گیا * (۱۴) سو علاج ایک پرہیز *

EXERCISE XXXVII.

A (۱) سمندر ساکن تھا ۔ اور جہاز کا کپتان حتے الوسع کنارے کے قریب رہا * (۲) دفعۃً جہاز ایک پانی میں چھپے ہوئے پہاڑ پر ایسے زور سے ٹکرایا ۔ کہ چند منٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا * (۳) سپاہی ڈھول بجا کر ڈِک (صحن) پر بُلائے گئے ۔ اور ہر ایک آدمی نے جانا ۔ کہ وہ آواز میری موت کا بلاوا ہے * (۴) کشتیاں تیار کی گئیں ۔ اور نیچے اُتار دی گئیں ۔ لیکن مایوسی کی واویلا بالکل نہ تھی * (۵) عورتیں اور بچے کشتی میں سوار کرائے گئے ۔ اور چند آدمی آگے بڑھے ۔ اور کنارے کی طرف چلے * (۶) اس تمام عرصے میں سپاہی ڈِک پر شانہ سے شانہ ملائے کھڑے تھے ۔ اور انجام کے منتظر تھے * (۷) تختے تتر بتر ہوکر بہ گئے ۔ جس طرح بزدل خطرے کے وقت

اوروں میں ایک لمبی ڈاڑھی کی شکل کے ہوتے ہیں ÷
(۱۰) بعض بیج پانی سے بہ جاتے ہیں - خزاں میں
پانی کی تہ میں بیٹھ جاتے ہیں - بہار میں پھر سطح
پر ابھر آتے ہیں ÷ (۱۱) حیوان بھی بیجوں کو پھیلاتے
ہیں - کیونکہ جن میووں کے رنگ چمکدار ہوتے ہیں -
ان کی طرف وہ کھچ آتے ہیں ÷ (۱۲) یہ رنگ کچے
پھل میں نہیں ہوتا - لیکن پختہ ہونے پر بہت جلد
نمودار ہوتا ہے ÷ (۱۳) بعض میوے چھوٹے چھوٹے
کانٹے والے بڑے اور مضبوط حیوانوں کے لئے
بھی مہلک ثابت ہوئے ہیں ÷ (۱۴) اگر وہ کسی شیر
کی کھال سے چمٹ جائیں - تو وہ حیوان ان کے
چھڑانے کی کوشش کرتا ہے - اور بعض اوقات
بری موت مرتا ہے ÷

B (۱) اگر میں گھر سے باہر گیا ہوتا - تو میرا
نوکر آپ سے کہ دیتا ÷ (۲) دشمن قلعے کی طرف بڑھا -
مگر نقصان اٹھا کر پس پا ہوا ÷ (۳) مکان کی دوسری
منزل گر پڑی ہے ÷ (۴) چاین اور جاپان میں
لڑائی چھڑ گئی ہے ÷ (۵) شاید ہم دہلی سے تھوڑے
ہی دنوں میں واپس آ جائیں ÷ (۶) اے کاش !
میں تمہارے ساتھ ہوتا ÷ (۷) وقت پر پہنچ جاؤ -
ایسا نہ ہو - کہ دیر ہو جائے ÷ (۸) جانوروں کو غذا
نہ ملے - تو مر جائیں - اور درختوں کو خوراک نہ پہنچے -

تو نہیں - جتنا تمہارا چچا ہے ÷ (۱۴) انت متا سو متا ÷

EXERCISE XXXVI.

A (۱) مختلف قسم کے پودوں میں بیج اور میوے کا بہت اختلاف ہوتا ہے اور ان اختلافوں کی معقول وجوہات ہیں ÷ (۲) بیجوں کی جب تک وہ بڑھ رہے ہوں - حفاظت کرنی چاہیئے - اور یہ مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے ÷ (۳) جب چھوئی موئی کے پتے چھوئے جائیں - تو وہ مرجھا جاتے ہیں - اور ایک اور پودے میں پتوں کا ایک خاص پھندا بن جاتا ہے ÷ (۴) ڈنڈیلیں بارہ روز تک جھک جاتا ہے - اور زمین کے قریب آلگتا ہے - پھر اُٹھتا ہے ÷ (۵) یہ تعجب کی بات ہے - کہ جو میوے پک کر خوش ذائقہ ہوتے ہیں - جب تک پک نہ جائیں - ریشہ دار ہوتے ہیں - اور کھانے کے قابل نہیں ہوتے ÷ (۶) بعض پودے جب خشک ہوتے ہیں - تو لپٹ کر گیند بن جاتے ہیں - اور ہوا سے اِدھر اُدھر لڑھکتے پھرتے ہیں ÷ (۷) جب وہ کسی نمدار جگہ پہنچتے ہیں - تو کھل جاتے ہیں - اور بیج گر پڑتے ہیں ÷ (۸) بیجوں پر عموماً پر یا لمبے لمبے بال ہوتے ہیں - اور ہوا اُن کو اُڑائے لئے پھرتی ہے ÷ (۹) بعض پودوں میں یہ بال گچھے یا چوٹی کی شکل کے - اور

ایک پاؤں دہلیز کے باہر رکھا ہی تھا - کہ ماسٹر نے اسے پھر بُلایا + (۱۳) وہ لڑکوں میں ہر دل عزیز ہوگیا - اور اُن ہی کے کہنے سے اُس کو جماعت میں شامل ہونے کی اجازت مل گئی + (۱۴) وہ عالی ہمتی سے ہاتھ پاؤں مار کر کالج تک پہنچا - اور اب وہ اُن واعظوں میں سے ہے - جن کی شعلہ انگیز فصاحت کو (ایک دنیا) سنجیدگی کے ساتھ عالم سکوت میں سنتی ہے +

B (۱) کشتی میں چڑھئے سب سے پہلے اور اُترئے سب سے پیچھے + (۲) ذرا قدم بڑھا کر چلو - شاید ابھی ریل کو جا لو + (۳) ڈاک خانہ کب کھلتا ہے - مجھے ایک منی آرڈر کا روپیہ لینا ہے + (۴) انار - امرود اور ناشپاتی کا موسم ہے + (۵) راجپوتوں کی بہادری کے بہت سے قصّے مشہور ہیں + (۶) مصارف شادی میں تخفیف کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں + (۷) میں آپ سے ملنے گیا تھا - مگر آپ باہر تشریف لے گئے تھے + (۸) اگر میں مکان پر ہوتا - تو آپ سے ضرور ملتا + (۹) ہمیں خبر ملی ہے - کہ بریلی میں بخار کا زور ہے + (۱۰) وہ کہتا ہے - کہ میں نے یہ کام نہیں کیا + (۱۱) تم کیسے میلے کپڑے پہن رہے ہو - ابھی بدل ڈالو + (۱۲) جب تم کل یہاں آؤ - تو وہ کتاب ساتھ لیتے آنا + (۱۳) میں اتنا لمبا

سے ہکّا بکّا ہوگیا۔ جس کی صورت بے ڈول اور بھدّی تھی +(۲) اس کے پاؤں میں موٹا اور بے قطع جوتہ اور سر پر پرانی پھٹی ٹوپی تھی+(۳) اس کا رنگ سانولا تھا۔ لیکن اس کے خط و خال میں تیز اور چمکتی ہوئی آنکھیں نمایاں تھیں+(۴) اس نے ماسٹر کو کہا۔کہ میں اپنے آپ کو کچھ بنانا چاہتا ہوں (میں اپنی حالت سدھارنا چاہتا ہوں) +(۵) وہ ہر کام کرنے کو راضی تھا۔ اور اس کی آنکھیں اشتیاق سے روشن تھیں + (۶) وہ اپنے خیال ظاہر کرنے کے لئے الفاظ نہ ملنے کے سبب سے رُک گیا۔ لیکن جو کچھ وہ بولا۔ وہ ماسٹر کے دل میں چُبھ گیا + (۷) ماسٹر نے اُس کو کہا۔کہ تم کسی طرح پر بھی میرے کام نہیں آسکتے ہو + (۸) لیکن اس نے اس نوجوان کی صداقت آزمانے کی ٹھان لی۔ اور کہا۔ کہ میں تمہاری مدد کرونگا +(۹) لڑکا لمحہ بھر خاموش کھڑا رہا۔ اس کی آنکھیں نیچے تھیں۔ اور اس کے نیچے کا ہونٹ کانپتا تھا + (۱۰) معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا وہ سخت مایوسی کے پُر زور طوفان کو دبا رہا ہے +(۱۱) لیکن آنسوؤں کی ایک بوند اُس کے دھوپ کے مارے ہوئے رخسار پر لڑھک کر آئی۔اُس نے اپنا ہاتھ اٹھایا۔ اور اُس کو پوچھ ڈالا +(۱۲) اُس نے جھک کر سلام کیا۔ اور دروازہ کھول کر

نام سے نامزد کرتے ہیں +

B (۱) کیا آپ مجھ سے یہ کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ میں نے آپ سے کہا ہے۔ وہ سچ نہیں ؟ (۲) تم کہتے ہو۔ کہ مجھے کتاب نہیں چاہیئے + (۳) اگر تمہیں آگرے میں اس سے ملنے کا اتفاق ہو۔ تو مجھے فوراً لکھ دینا + (۴) وہ ایسا تھک گیا ہے۔ کہ اس سے ہلا بھی مشکل ہی سے جاتا ہے + (۵) افواہ ہے۔ کہ امیر کابل سخت بیمار ہے + (۶) اگرچہ گواہ کو حلف دیا گیا تھا۔ مگر پھر بھی اُس نے بہت جھوٹ بولا + (۷) بھیڑوں کا ریوڑ کھیت کے پاس چر رہا تھا + (۸) بہتر ہے۔ کہ تم اپنے کام سے کام رکھو + (۹) نوکروں کے ساتھ سختی سے بولنا بھلے آدمی کا کام نہیں + (۱۰) یہ اگلے وقتوں کی سواریاں ہیں۔ سہج سہج چلتی ہیں + (۱۱) ان میں ہچکولے بھی لگتے ہیں + (۱۲) اگر وہ چل پھر نہیں سکتا۔ تو بہتر ہے۔ کہ گاڑی بھیج دو + (۱۳) اصلی تیراک وہی ہے۔ جس کو کسی شے کی مدد کی ضرورت نہیں + (۱۴) خاک ڈالے سے چاند نہیں چھپا کرتا +

EXERCISE XXXV.

A (۱) کسی پبلک سکول کا ہڈ ماسٹر اپنے مطالعہ کے کمرے میں بیٹھا ہؤا ایک لڑکے کے اندر آنے

کو دریا پر لاتے تھے - تا کہ چڑھاؤ انہیں بہاکر بہشت میں لے جائے + (۴) یہ رسم ابھی تک موجود ہے - اور بالکل بند نہیں ہوئی + (۵) بہت دور دور سے مردوں کے پھول اس دریا میں ڈالنے کے لئے لانے کی بھی رسم ہے + (۶) جس طرح مسلمانوں کے لئے قرآن اور عیسائیوں کے لئے انجیل - اسی طرح ہندوؤں کے لئے گنگا جل قسم دینے کے لئے کام آتا ہے + (۷) جب مال و اسباب کے لے جانے کے لئے سڑکیں بہت ہی کم تھیں - تو ملک میں تجارت کا وہ بڑا راستہ تھا + (۸) کانپور اور الہ آباد کے درمیان گنگا پر جہاز رانی بڑی شد و مد سے ہوتی ہے + (۹) اس دریا کی بہت سی شاخیں ہوگئی ہیں - جن سے پانی کا ایک پورا جال بن گیا ہے + (۱۰) اس دریا میں **بور** ہوتا ہے - جو چڑھاؤ کے تیز ریلے کے باعث پیدا ہوتا ہے + (۱۱) چونکہ اس کے آنے کا وقت اچھی طرح معلوم ہوتا ہے - اس لئے کشتیاں منجدھار کی طرف جاتی دکھائی دینگی + (۱۲) وجہ یہ ہے - کہ **بور** کا زور سب سے زیادہ اطراف میں ہوتا ہے - نہ کہ بیچ میں + (۱۳) بور دفعتہً غضب کی تیز رفتاری اور گرج کی سی آواز کے ساتھ جھاگ اڑاتا آ جاتا ہے + (۱۴) اس دریا کو راستے میں پانچ معاون ملتے ہیں - جو اُن میدانوں کو جنہیں وہ سرسبز بناتے ہیں - پنجاب کے

B (۱) بندگی جناب - مزاج مبارک ؟ بڑے دنوں میں ملاقات ہوئی + (۲) اس سے کہ دو - کہ چٹھی لکھ چکے - تو میرے پاس ہوتا جائے + (۳) اگر میں نہ جا سکا - تو تمہیں اکیلا جانا پڑیگا + (۴) نمو جسم کے لئے حیوانات اور نباتات دونو کو غذا درکار ہے + (۵) امتحان میں پاس ہونے کے بعد تمہارا کیا کرنے کا ارادہ ہے + (۶) باتات فلالین اور مخمل جاڑے کے کپڑے ہیں + (۷) لٹھا اور ململ گرمی کے کپڑے ہیں + (۸) رام کہتا ہے - کہ میں دلّی جاتا ہوں + (۹) تم اتنے مغرور ہو - کہ اوروں کی بات سنتے ہی نہیں + (۱۰) وہ کیسا گھبرا گیا - کہ اس سے بولا بھی مشکل ہی سے جاتا تھا + (۱۱) حلف دروغی قانوناً قابلِ سزا جرم ہے + (۱۲) جب وہ بالغ ہوگا - تو اس کو پانچ ہزار روپے ترکے کے ملینگے + (۱۳) جو کچھ وہ کہتا ہے - بالکل جھوٹ تو نہیں معلوم ہوتا + (۱۴) گُڑ کھائیں - گلگلوں کا پرہیز +

EXERCISE XXXIV.

A (۱) ہندو دریاے گنگا کو متبرک دریا سمجھتے ہیں + (۲) سارے ہندوستان سے ہندو جوگی اس کے پوتّر (متبرک) پانی میں شُدھ ہونے آتے ہیں + (۳) ہندو اپنے قریب المرگ اور مردہ رشتہ داروں

اس رات اپنے مہمان کی خاطر تواضع کی - اور علے الصّباح جگا دیا + (۵) وہ اس کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آیا - اور اپنا سب سے تیز رفتار گھوڑا اس کے لئے کسوایا + (۶) اس نے اس کو کچھ روپیہ دیا اور کہا - کہ پو پھٹنے سے پہلے روانہ ہو جاؤ + (۷) مہمان نے دو زانو ہوکر نہایت ہی عجز سے اپنا سر یوسف کے ہاتھ پر جھکایا + (۸) میں آپ کو ضرور بدلا دونگا - کیونکہ آپ نے اُس پر مہربانی کی ہے - جس نے آپ کے لڑکے کو قتل کیا ہے + (۹) یوسف نے اُس کو کہا - کہ صحرا میں دور نکل جا - پھر نہ آنا + (۱۰) پھر اُس نے اُس کو تسلّی دی - کہ میرا ایک فاسد خیال (مجھ میں سے) میرے دل سے جلدی چلا جائیگا + (۱۱) تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ بولا - اے میرے پہلوٹھے لڑکے! آرام کی نیند کر - تیرا بدلا مل گیا ہے + (۱۲) یہ سچ ہے - کہ قادر مطلق کے کل احکام ٹھیک اور تلے ہوتے ہیں + (۱۳) جس طرح ایک چراغ دوسرے کو روشن کرتا ہے - اور خود کم نہیں ہوتا - اسی طرح شرافت شرافت کو چمکاتی ہے + (۱۴) نفس امّارہ کے مارنے سے ایک باطنی نور چمکنے لگتا ہے - اور انسان کے چہرے کو عظمت دیتا ہے +

B (۱) اگر تمہارا کھیل میں شریک ہونے کا ارادہ نہیں - تو مجھ سے کہتے کیوں نہیں ؟ (۲) تم کچھ ہی کیوں نہ کہو - میں اپنے فیصلے پر قائم رہونگا ؛ (۳) بیلوں کا ریوڑ اس کے پاس سے ہوتا ہؤا گزرا ؛ (۴) میں اس کی کبھی کبھی مدد کرتا تو ہوں ؛ (۵) میں نے التجا تو بہت کی - مگر اُس نے میری درخواست منظور نہیں کی ؛ (۶) چنبیلی کی خوشبو کیا ہی بیٹھی ہے ؛ (۷) وہ آئے یا نہ آئے - تم کو چل دینا چاہئے ؛ (۸) اسے کہ دو - کہ میں بہت جلدی آکر اس سے ملونگا ؛ (۹) بھینسے لادنے کے کام آتے ہیں ؛ (۱۰) میں نہیں چاہتا - کہ وہ مجھے دیکھے ؛ (۱۱) میں نہیں چاہتا - کہ تم لاہور کالج میں داخل ہو ؛ (۱۲) دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے ؛

EXERCISE XXXIII.

A (۱) میں نکالا ہؤا ہوں - اور آپ کے پاس پناہ اور روٹی کے لئے آیا ہوں - کیونکہ میں نہیں جانتا - کہ کہاں ٹھیروں ؟ (۲) یوسف نے اس کو اپنے خیمے میں آنے کی اجازت دی - اور کہا - کہ خاطر جمع رکھو ؛ (۳) تم میرے مال و اسباب میں بے روک ٹوک شریک ہو سکتے ہو - اور میں ہر طرح پر تمہاری مدد کرنے کو تیار ہوں ؛ (۴) یوسف نے

بھروسہ کر + (۵) اس نے پھر اُسے کہا - کہ میں
کسی زیادہ محفوظ جگہ میں تیرے نکل جانے کا
بندوبست کر دونگا + (۶) جب وہ اپنے گھر گیا - تو
دیکھا - کہ بہت سے آدمی اُس کے لڑکے کی لاش
کو لئے بیٹھے تھے + (۷) اس نے فوراً معلوم کر لیا -
کہ اس کے لڑکے کو اسی شخص نے قتل کیا تھا -
جو اُس وقت اُس کے بس میں تھا + (۸) مقررہ
وقت پر وہ باغ کو واپس گیا - اور حکم دیا - کہ کوئی
اُس کے پیچھے نہ آئے + (۹) غمگین باپ نے قاتل
(اس ہلاکت کے کام کے کرنے والے) کو کہا - کہ
مقتول میرا بیٹا تھا + (۱۰) اس نے کہا - ہم کو تجھ
سے بدلا لینا چاہئے - لیکن میں نے تجھ کو قول دیا
ہے - اور وہ ہرگز نہیں ٹوٹیگا + (۱۱) پھر وہ اس
کو اپنے اصطبل میں لے گیا - اور اپنے ایک
نہایت ہی تیز رفتار گھوڑے پر اس کو سوار کرایا +
(۱۲) تو فی الحقیقت میرے لڑکے کے خون کا گنہگار
ہے - لیکن میں خیال کرتا ہوں - کہ میں تیرے
خون سے بے گناہ ہوں + (۱۳) پھر اُس نے اس
کو ایک دوستانہ صلاح دی - کہ راتوں رات دور نکل
جا + (۱۴) بعد ازاں اس نے خدا کا شکر کیا - کہ
جو قول میں نے اس کو دیا تھا - وہ برقرار
رہا +

جھوٹ میں تمیز نہیں کر سکتا +

B (۱) اس وقت تک تو وہ جا چکا ہوگا + (۲) جب تک میں چلا نہ گیا - وہ واپس نہ آیا + (۳) میرے پاس اسباب بہت ہے - کیا ریل پر اس کا کرایہ دینا پڑیگا ؟ (۴) اس سے ملکی کار و بار کا انتظام نہ ہوسکتا تھا + (۵) اگر تم علے الصّباح ہی آجاؤ - تو میں گھر پر ہونگا + (۶) تم نے اس سے پوچھا - کہ کہاں رہتا ہے + (۷) تم نے میری کتابیں کہاں رکھ دیں ؟ مجھے چاہئیں + (۸) میں دو تین برس سے ان کی تلاش میں ہوں + (۹) وحشی کچّا گوشت کھاتے ہیں - اور مہذب ابال کر + (۱۰) نیوٹن نے کشش زمین کا مسئلہ دریافت کیا + (۱۱) سٹیفن سن نے ریل کا انجن ایجاد کیا + (۱۲) نو نقد نہ تیرہ ادھار +

EXERCISE XXXII.

A (۱) دو آدمیوں میں جھگڑا ہؤا - اور ایک قتل ہوگیا + (۲) قاتل جلدی نظر سے غائب ہوگیا - کیونکہ وہ کسی باغ کی دیوار پر چڑھ گیا تھا + (۳) اس نے مالکِ باغ کو اپنے حالات سے مطلع کیا - اور التجا کی - کہ مجھے کہیں چھپا دو + (۴) مالک نے اسے آدھا شفتالو دیا اور کہا - کہ میری پناہ پر

اس پر ہر حالت میں عمل کرنا چاہیئے + (۳) کسی ایسی
بات کو سچ نہ کہو۔ جسے تم جھوٹ مانتے ہو + (۴)
جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے - اور ہر ایک شخص امیر
یا غریب کو اس سے ضرور پرہیز کرنا چاہیئے +
(۵) تم کو گول بات نہیں کہنی چاہیئے۔ نہ کوئی
ایسی بات دعوے سے کہنی چاہیئے۔ جس کی تمہارے
پاس کوئی سند نہ ہو + (۶) کم بولو - خصوصاً جب
تمہارے بزرگ یا غیر لوگ موجود ہوں + (۷) گفتگو
میں گرم نہ ہو - اور اپنے مخالف کو دلیل سے
قائل کرو نہ کہ غل مچا کر + (۸) جب کوئی بول
رہا ہو - تو اُس کو بیچ میں نہ روکو - پہلے اس کو
آخر تک سن لو - پھر اُسے جواب دو + (۹) بولنے
سے پہلے سوچ لو - خصوصاً جب کوئی نازک معاملہ
ہو + (۱۰) اُس سے بھی آگاہ رہو - جو تمہاری
خوشامد کرے اور تمہاری تعریف تمہارے منہ پر کرے +
(۱۱) جو اپنی تعریف آپ کرتا ہے (جو اپنے منہ میاں
مٹھو بنتا ہے) - وہ اوروں کی نظروں میں گر جاتا
ہے + (۱۲) کسی شخص کی حالت یا قدرتی عیبوں پر
ہنسنے یا تمسخر کرنے سے باز رہو + (۱۳) اگر کوئی
شخص خوشی میں ہو - اور تم کو سخت و سست
کہے - تو تم اُس پر ترس کھاؤ - نہ کہ غصے میں
بھر جاؤ + (۱۴) جو جھوٹ بولتا ہے - اُس کی
کچھ عرصے میں یہ حالت ہو جاتی ہے - کہ وہ سچ اور

گھٹ کر مر گئے ÷ (۱۳) میں نے اپنے آپ کو یہ تسلّی دیکر سنبھالے رکھّا - کہ تمام بنی نوع اسی مصیبت میں گرفتار ہیں ÷ (۱۴) بعض اپنی قسمت کو - بعض اپنے رشتہ داروں کی قسمت کو رو رہے تھے - بعض موت چاہتے تھے - بعض دست بدعا تھے ÷

B (۱) یہ لڑکا ہونہار نظر آتا ہے ÷ (۲) صحّت کے لئے ایک نہ ایک وقت کھیلنا بھی ضرور چاہئے ÷ (۳) یہاں کیا ہو رہا ہے - اتنی خلقت کیوں جمع ہے ؟ (۴) جہاں جاؤ - کوّا موجود ہے ÷ (۵) وہی اس کی کالی وردی ہے - اور وہی اس کی کائیں کائیں ÷ (۶) جب لادتے ہیں - تو بیچارا منہ پھاڑ پھاڑ کر چلّاتا ہے ÷ (۷) ان دنوں بازار میں کیا کیا میوجات بکتے ہیں ÷ (۸) اگر تم جاؤگے تو وہ بھی جائیگا ÷ (۹) وہ کل صبح دہلی کو روانہ ہوگیا ÷ (۱۰) بادشاہ کے وزیر لائق اور تجربہ کار آدمی تھے ÷ (۱۱) اگر تم اس سے ملو - تو کہ دینا - کہ میرے پاس ہوتا جائے ÷ (۱۲) انسان کی قدر مرنے پر ہوتی ہے ÷

EXERCISE XXXI.

A (۱) میں اپنی فرصت کا وقت اپنے اطمینان اور تمہارے فائدے کے لئے صرف کرتا ہوں ÷ (۲) میں تم کو ایک عمدہ صلاح دیتا ہوں - اور تم کو

ہیں + (۱۲) عاقل کو اشارہ کافی ہے +

EXERCISE XXX.

A (۱) زمین لرزتی ہے اور اوپر نیچے ہوتی ہے۔جس طرح سمندر ہوا سے متحرک ہوتا ہے + (۲) سخت زلزلے سے پہلے زمین کے نیچے زور زور کی آوازیں نکلنی شروع ہوتی ہیں۔ جس طرح بھاری بھاری توپیں چلتی ہیں + (۳) پھر زمین سمندر کی لہروں کی طرح اوپر اُٹھتی اور نیچے جاتی ہے + (۴) زمین کے پھٹ کر بڑے بڑے غار بن جاتے ہیں۔ مکان اور درخت گر پڑتے ہیں۔ اور ہر جگہ تباہی اور بربادی ہوتی ہے + (۵) وہ غل نا ہموار فرش پر بھاری بھاری چھکڑوں کے چلنے کی آواز سے ملتا تھا + (۶) پہلے جھونکے نے بادشاہ کے محل اور اَور بڑی عمارتوں کو زمین کے برابر کر دیا + (۷) خوف زدہ لوگوں کی چیخیں اور قریب المرگ اور زخمیوں کی آہ و زاری چاروں طرف سنائی دیتی تھی + (۸) اُس اُجاڑ شہر کے پس ماندے اس ناگہانی مصیبت سے ششدر رہ گئے + (۹) شہر کے کھنڈروں میں آگ لگ گئی۔ اور چھ روز تک لگی رہی + (۱۰) وہ غیر معمولی بادل بالکل سرخ ہوگیا۔ اور آگ کا ستون سا دکھائی دیتا تھا + (۱۱) راکھ کی خوفناک بوچھاڑ میں بہت سے گاؤں اور قصبے بالکل دب گئے + (۱۲) بہت سے باشندے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور بہت سے دم

ایک نمک حرام اُن کو جنوبی پہاڑوں کے ادھر کا راستہ نہ بتلا دیتا۔جس سے وہ سپارٹا والوں کے عقب پر جا پڑتے ÷ (۱۰) بھلا ایسی درخواست وہ کیونکر منظور نہ کرتا۔ اس سے اُس کو وہی ملک اندھیری رات میں ایک ہی کوچ کرنے سے مل گیا ÷ (۱۱) ابھی صبح نہیں ہوئی تھی ۔کہ شمال کی طرف سوار اور پیادوں کی پہاڑی سے اُترنے کی آہٹ سنائی دی ÷ (۱۲) اب سوائے اس کے ان کو اور کس بات کا یقین ہو سکتا تھا ہے کہ کام تمام ہؤا۔ مگر اطاعت قبول کرنے کی بے حرمتی پر انہوں نے موت کو ترجیح دی ۔ اور ایک ایک آدمی میدان جنگ میں کٹ کر مر گیا ÷

B (۱) ہر چیز کیا ہی قرینے سے رکھی ہے ÷ (۲) ان دنوں میں پہاڑوں پر برف پڑتی ہے ÷ (۳) مجھے دیر ہو گئی۔ اس لئے ریل نہیں ملی ÷ (۴) اگر تم اس کو چٹھی بھیجنی نہیں چاہتے ۔تو بہتر ہے ۔کہ تار بھیجدو ÷ (۵) میرا پلندہ آگیا ہے۔ مگر مجھے کل ملیگا ÷ (۶) مجھے بازار سے بہت سی چیزیں خریدنی ہیں ÷ (۷) دولھا دلھن کی عمر میں بہت فرق تھا ÷ (۸) آخر کار دشمن نے صلح کا پیغام بھیجا ÷ (۹) جیسا حکم ملا ہے یا تو ویسا کرو۔ وگرنہ میرے پاس سے چلے جاؤ ÷ (۱۰) وہ نقل کرنے کے باعث امتحان کے کمرے سے نکال دیا گیا ÷ (۱۱) ایک طرف مٹی کے برتن چنے رکھے

سمجھی جاتی تھی۔ یہاں کی تصنیفات بہت عاقلانہ خیال کی
جاتی تھیں۔ اور کسی ملک میں اُن کا نظیر نہ تھا + (۲)
اگر یونان کی ریاستیں اُن افواج کو روکنے کے لئے نہ
مل جاتیں ۔ جو ایران کا ایک بادشاہ اُن پر چڑھا لایا
تھا۔ تو اُس کا نام صفحۂ تاریخ سے عرصے سے مٹ گیا
ہوتا + (۳) اس میں شک نہیں ۔ کہ راستہ روکنے کے
لئے جو دستہ مقرر کیا گیا تھا۔ بہت تھوڑا تھا۔ مگر اس
میں ایسے مستقل مزاج آدمی تھے۔ کہ اگر ایک بھی
زندہ رہتا۔ تو بھی مطیع نہ ہوتا (اگر آخری آدمی بھی قتل
ہو جاتا) + (۴) جو ایرانی یونان پر دھاوا کئے چلے آتے
تھے۔ اُن کی تعداد اتنی زیادہ سمجھی جاتی تھی ۔ کہ لوگ
کہتے تھے ۔ کہ ان کے بھالوں سے آسمان چھپ جائیگا +
(۵) چونکہ اپنی بے شمار فوج پر اُسے بہت بھروسہ تھا۔
جب اُسے معلوم ہؤا ۔ کہ فوج کے ایک چھوٹے سے دستے
نے راستہ بند کر لیا ہے ۔ تو اُس کو نہایت تعجب ہؤا +
(۶) قاصدوں کو یہ جواب ملا ۔ " ہم اپنے ہتھیار نہیں
دینگے ۔ اگر بادشاہ میں اتنا زور ہے ۔ تو خود آکر لے لے "+
(۷) یہ خیال ہرگز نہ کرنا ۔ کہ تمہارے توقّف سے ہمارے
جی چھوٹ جائینگے ۔ ہمارا ایک ایک آدمی اپنی جگہ پر
(اخیر دم تک) جما رہیگا + (۸) ایرانیوں کی تمام کوششیں
یونانیوں کے اس استقلال کے سامنے بالکل اکارت گئیں۔
دھاوے پر دھاوے کا جواب انھوں نے بڑے استقلال
سے دیا + (۹) سپارٹا والوں کو وہ کبھی فتح نہ کر سکتے۔ اگر

اپنی کمین گاہ سے نکلے اور ایک بھاری صف بنا کر رات کے پردے میں فوجِ قلعہ پر حملہ کیا + (۱۱) پے در پے شکستوں سے دشمن کھچ گیا ہے۔ بار بار ہمت باندھتا ہے۔ حملے پر حملہ کرتا ہے۔ ہر ہر موقع پر شکست کھاتا ہے + (۱۲) جب گورنمنٹ نے دیکھا۔ کہ تمام کوششوں پر بھی وہ جگہ فتح نہیں ہوسکتی۔ تو مناسب سمجھا گیا۔ کہ فوجیں واپس بلا لی جائیں +

B (۱) میرے بھائی کی شادی دس ماہ حال کو قرار پائی ہے + (۲) امتحان پندرہ تاریخ کو ہوگا + (۳) ایک روز میدان جنگ میں آکر اُس نے قلعے پر دھاوے کا حکم دیا + (۴) یہ بادشاہ بیس سال کی عمر میں تخت پر بیٹھا + (۵) تم ایسی باتیں یوں کرتے ہو۔ کہ ابھی بچے ہو + (۶) بچے کو مسکراتے دیکھتی ہے۔ تو ماں کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے + (۷) اگر تم یہاں پھر آئے۔ تو میں تم کو نکلوا دونگا + (۸) وہ پیار سے کہتی ہے۔ میری جان! وہ دن کب آئیگا + (۹) میں نے تمہاری بہت سی شکایتیں سنی ہیں + (۱۰) آخر کار جلسہ برخاست ہُوا + (۱۱) الغرض اُس کو تھانے میں لے گئے + (۱۲) جیسا دیس ویسا بھیس +

EXERCISE XXIX.

A (۱) قدیم زمانے میں یونان کی زبان نہایت فصیح

کا محاصرہ کر لیا - یہی ایک جگہ تھی - جس میں نو آباد لوگ خطرے کے وقت پناہ گزیں ہوتے تھے +۰(۲) بندوق کے چلنے سے پہلے بیلدار مسلح ہو گئے - اور اب (دشمن کے) حملے کے لئے بالکل تیار تھے +۰(۳) اب ان کو معلوم ہوا - کہ ابھی اس مہم کے لئے وقت مبارک نہ تھا - اس لئے انہوں نے اور کوشش تو چھوڑ دی - اور امداد کے پہنچنے کے منتظر رہے +(۴) گورے لوگ ایسے دانا تھے - کہ امداد پہنچ جانے سے پہلے اُنہوں نے لڑائی کرنے کا قصد نہ کیا - اس لئے اُنہوں نے عزم کر لیا - کہ محاصرے کی برداشت کرینگے +۰(۵) عورتوں نے تو اپنی عقل سے اس سے بڑھ کر کبھی کوئی تجویز نہیں نکالی - اور اس سے زیادہ خوفناک تجویز کبھی اتنی دلیری سے پوری ہی نہیں کی +۰(۶) وہ جانتے تھے - کہ ذرا سے شور سے بھی پردہ فاش ہو جائیگا - اور اگر حبشیوں کو معلوم ہو گیا - کہ ہم ایسے تذبذب میں ہیں - تو بس سب کچھ ختم ہو لیا +(۷) یہ کام کر کے وہ واپس ہوئے - مگر اُن کی پہلی سی وہمی اور یکساں چال اب زیادہ اضطراب کی ہو گئی +(۸) اس تیز آگ کے شعلے نکلنے کے بعد جھٹ حبشیوں کی چیخوں کی آواز سنائی دی - اس سے محصورین کو یقین ہو گیا - کہ عورتیں صحیح و سالم واپس آ گئی ہیں +۰(۹) لیکن ایسی کمزور فوج سے دھوکا کھا جانے پر جو غصہ حبشیوں کو آیا - اُس کی انتہا نہ تھی +۰(۱۰) طیش سے مجنون ہو کر وہ

ساتھ صنعت کاری میں کیونکر مقابلہ کر سکتے ہیں؟ ایشیا میں جو چیزیں برسوں میں ہاتھوں سے بناتے ہیں۔ یورپ میں کل کے ذریعے وہ دنوں میں بن جاتی ہیں + (۱۲) فرانس میں باوجودیکہ ان کلوں ۔ نمونوں اور رنگوں میں بہت ترقی ہوگئی ہے۔ پھر بھی ایسی شال ابھی تک نہیں بنی ۔ جو کشمیری شال کی طرح خوبصورتی سے تہ ہو جائے +

B (۱) ماں محبت بھری نگاہوں سے اُس کے منہ کو تک رہی ہے + (۲) ایسی دانائی اور کسی پرندے میں نہیں + (۳) مسافر منزل مقصود کو پہنچ گئے + (۴) دہلی سے لاہور تک ریل کا کیا کرایہ ہے؟ (۵) تم کبھی گنگا جی کے میلے میں گئے ہو + (۶) اُس کے پاس تار آیا ہے ۔ کہ کلکتے چلے آؤ + (۷) مجھے کتابوں کے ایک قیمت طلب پارسل کا انتظار ہے + (۸) پیٹ بھر کر کھاؤ ۔ تاکہ کام کر سکو + (۹) میں بہت جلد اپنے مکان پر سفیدی کراؤنگا + (۱۰) اگر تم اپنے دوست کے ہاں اترو گے ۔ تو آرام میں رہو گے + (۱۱) شام کو جب سب آگئے ۔ تو کھانا پروسا گیا + (۱۲) احمد کی پگڑی محمود کے سر +

EXERCISE XXVIII.

A (۱) حبشیوں نے دو فراریوں کے ماتحت ہوکر قلعے

زمین بھی جس پر گھنے جنگل اور سبز سبز گھاس والے نشیب ہیں۔ سبز مخمل کی ایک فراخ چادر بنی ہوئی ہے + (۳) کشمیر کی شال عمدہ بنائی۔ خولصورت گلکاری اور خوش نما رنگ کے سبب مشہور ہے۔ حقیقت میں دنیا بھر میں اس کا ثانی نہیں + (۴) یورپ کی لیڈیاں اسے اس لئے پسند کرتی ہیں۔ کہ اس کا تار نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ اور ہندوستان کے امرا اس لئے کہ وہ بہت مدت تک چلتا ہے + (۵) تم جانتے ہو۔ یہ کام کہاں ہوتا ہے؟ ہاں کشمیر کی عرصے سے مشہور اور زرخیز وادی ہیں جو ہر شاعر کا مدعائے سخن اور مغلیہ بادشاہوں کی دلپسند نزہت گاہ تھی + (۶) تبت کی بکریوں کی اون کیسی نرم اور ریشم جیسی ہے ۔ کیا یہی تو شال بنانے میں استعمال نہیں ہوتی ؟ (۷) شال تیار کرنے میں کاتنا مشکل اور بڑے خرچ کا کام ہے۔ مگر رنگنا اور بننا بھی کم نہیں + (۸) کشمیر میں ایک جھیل ہے۔ جس کا پانی اس لئے مشہور ہے۔ کہ اُس سے رنگ پائدار ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں۔ یہ خاصیت اُن بودوں کی ہے۔ جو اُس میں اُگے ہوئے ہیں + (۹) یہ کام ایسا باریک اور پیچیدہ ہے۔ کہ اُن لوگوں کے سوا جو لڑکپن سے سیکھتے چلے آئے ہیں۔ اور کوئی اچھی طرح نہیں کرسکتا + (۱۰) بھلا اُن کی ضرورتیں کیا ہیں۔ اور کمائی کیا ہے؟ چاول کی ایک مٹھی اور دن بھر کے لئے کچھ آنے + (۱۱) بھلا ایشیا والے یورپ کے

نے بھی جو گونگے بہرے تھے۔ اور اور بہت سے ضعف اُن میں تھے + (۱۲) ایک نہایت مشہور حکیم کی نسبت یہ روایت ہے۔ کہ ۱۷ سال کی عمر میں اُس کی آنکھیں جاتی رہیں۔ مگر اس مصیبت پر بھی اُس کا مطالعہ بند نہ ہُوا +

B (۱) گھوڑا بگھی کے لئے سدھایا جاتا ہے + (۲) ڈاکئے سے کہدو۔ کہ میری چٹھیاں مدرسے لے جایا کرے + (۳) خدا نے دن روشن بنایا اور رات اندھیری + (۴) چونکہ تم میرے شاگرد ہو۔ اس مرتبہ تو تم کو معاف کرتا ہوں + (۵) بچپن کی شادی کا رواج بہت بُرا ہے + (۶) مگر بچپن کی شادیاں اب موقوف ہوتی جاتی ہیں + (۷) وہ پانچ سال کی عمر میں مدرسے میں داخل ہُوا + (۸) یہ گھوڑا جب چل نکلیگا۔ تو بگھی میں جوتا جائیگا + (۹) اگر چندے یہی حال اَور رہا۔ تو بہتر ہے۔ کہ میں چلا جاؤں + (۱۰) میں پندرھواڑے سے تمہارے انتظار میں ہوں + (۱۱) اس طرح تو میرا اس سے نباہ نہیں ہوسکتا + (۱۲) خدمت سے عظمت ہے +

EXERCISE XXVII.

A (۱) شمالی ہندوستان کے پہاڑ نہایت عالیشان ہیں۔ سال کے بہت سے حصے میں اِن پہاڑوں میں نصف سے زیادہ نیچے کی طرف برف جمی رہتی ہے + (۲)

پوپ بھی اس کا حوصلہ بڑھانا مناسب خیال کریگا + (۳) جب اس نے کتابیں بیچنے کا کام شروع کیا۔ تو اپنی عاقبت اندیشی ۔ ایمانداری اور استقلال سے بہت روپیہ کمایا + (۴) اس کو اپنی ماں کے مرنے کے بعد جس کی بہت ہی کم حیثیت تھی ۔ معلوم ہؤا۔ کہ محتاجی کی مصیبت اُٹھانا کیسے کہتے ہیں + (۵) سات برس تک وہ ریشم کے ایک کارخانے میں نوکر رہا ۔ اور اس عرصے میں وہ ہمیشہ صبح کے پانچ بجے اٹھا کرتا تھا + (۶) اُس کو کندہ ناتراش اور بے رحم آدمیوں کے ساتھ کام کرنا پڑا ۔ جنہوں نے ایک دفعہ اُسے ایسا مارا ۔ کہ زخموں کے سڑ جانے کا اندیشہ ہوگیا تھا + (۷) جو کچھ تھوڑا بہت اُس کے پاس تھا ۔ وہ بھی چوری گیا ۔ اب اس کی حالت ایسی ردّی ہوگئی ۔ کہ ہر ایک اُس پر ترس کھاتا تھا + (۸) میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ کہ اگر روپے کو اچھی طرح نہ لگایا جاوے ۔ تو اُس سے کبھی زیادہ دولت نہیں ملتی + (۹) مشرق کے صاحب تصانیف میں سے امیر خسرو سب سے زیادہ ممتاز تھے ۔ نظم و نثر کی بہت سی کتابیں اُن کی تصنیف ہیں + (۱۰) بہت چھوٹی چھوٹی حیثیت کے لڑکے بڑے ہوکر صاحب رتبہ بن گئے ہیں ۔ مگر کیونکر ؟ صرف ایسی دشواریوں پر قادر ہوکر جو پہلے کٹھن معلوم ہوتی تھیں + (۱۱) علوم میں صرف مضبوط اور تندرست لوگوں نے ہی ترقیاں نہیں کیں ۔ بلکہ ایسوں

کی تلاش میں رہتے ہیں - اور یہ چیزیں ایک جگہ ختم ہو جاتی ہیں - تو ڈیرے اٹھا کر دوسری جگہ چل دیتے ہیں +

B (۱) ہاں اس معاملے میں مجھے خود بڑا فکر ہے + (۲) مجھے اس آدمی سے ایسی نفرت ہوئی - کہ میں نے اُس کو نکال دیا + (۳) کل تم نے جو مجھ سے کہا تھا - مجھے اب اُس کی یاد آئی + (۴) مجھے اس خبر کے سچ ہونے کا یقین کامل ہے + (۵) میرے دوست نے مجھے ضیافت میں بلایا ہے + (۶) اُس کے پہلو میں زخم کاری آیا + (۷) انسداد علاج سے بہتر چیز ہے + (۸) ماں بچّے کو گود میں لئے بیٹھی ہے + (۹) تم نے کبھی ریل میں سفر کیا ہے ؟ (۱۰) اگر آپ فرمائیں - تو میں یہاں نہ آیا کروں + (۱۱) اُسے تار دے دو - کہ ۵ بجے سٹیشن پر آ جائے + (۱۲) جب تک سانس ہے - تب تک آس ہے +

EXERCISE XXVI.

A (۱) دونو غریب تھے - غریب والدین کی اولاد تھے - اور دونو نے استقلال کو کام میں لاکر بہت روپیہ کمایا - اور بہت عزّت پائی + (۲) کسی شخص کے جی میں یہ کبھی نہیں آیا تھا - کہ یہ لڑکا جو ایک جراب باف کا شاگرد تھا - ایسا شاعر ہو جائیگا - کہ

میں ناچ رہے ہیں + (۶) ان مقامات میں ہوا کبھی کبھی اس زور سے چلتی ہے - کہ ریت کے ذرّے اُٹھا اُٹھا کر ایسے مارتی ہے - کہ مسافروں کے کپڑے پھاڑ کر اُن کے بدن میں سوئیوں کی طرح چبھتے ہیں + (۷) اگر تم استادہ پانی کے کسی گڑھے (کو پاؤ) پر پہنچ جاؤ - جو نشیب میں کھود کر نکالا گیا ہو - اور اس میں سے کچھ نمکین سے پانی کا ترشح ہو - تو تمہیں سمجھنا چاہیئے - کہ آج کے سفر کا خاتمہ ہُوا + (۸) اگر روانگی سے پہلے تم پانی کے ذخیرے کا پورا پورا بندوبست نہ کر لوگے - تو دوسری منزل پر تمہیں بدمزہ اور گندے پانی پر صبر کرنا پڑیگا + (۹) قسمت سے ایسی واردات کم ہوتی ہے - ورنہ کاروانوں کے اس ریت کے جنگل میں راستہ گم کرنے اور سراسیمہ ہوکر مر جانے کی کہانیاں اس قدر ہیں - کہ اُن کے دفتر بن جائیں + (۱۰) اگر مسافروں کو ایسے چشموں پر پہنچ جانے کا اتفاق نہ ہُوا کرے - جن سے پانی زور زور سے نکل کر لہریں مارتا ہُوا بہ جاتا ہے - تو یہاں کی تڑاخے کی گرمی اور خشک ہوا کبھی برداشت نہ ہوسکے + (۱۱) ایسی خوبصورت جگہوں کا آس پاس کے ویران میدانوں کے مقابلے میں ہونا نہایت حیرت انگیز ہے - یہ متعدد سبز قطعے جنگل میں اِدھر اُدھر ایسے پڑے ہیں - جیسے مالا میں منکے + (۱۲) باشندے (چلتے پھرتے رہنے والے) خانہ بدوش ہیں - ہمیشہ پانی اور مویشی کے لئے چراگاہ

(۹) تم کو ہر روز ٹھنڈے پانی سے نہانا چاہیئے + (۱۰) اگر تم اپنے اعمال سے توبہ کرو۔ تو شاید معاف ہو جاؤ + (۱۱) مجھے امید ہے۔ کہ دسویں تاریخ تک وہ یہاں آ جائیں + (۱۲) نیکی وسط میں ہے +

EXERCISE XXV.

A (۱) اس بڑے قطعے کی فراخی جو سارے برّ اعظم کے وار پار چلا گیا ہے۔ بحساب اوسط چھ سو میل ہے + (۲) راستہ دیکھنے کے لئے یہاں پاؤں کے خفیف نشان کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ ان پر بھی ریت پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اور تجربہ کار (آنکھ) شخص کے سوا اور کسی کو ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں ملتا (کسی کے لئے ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں ہے) + (۳) صحرا کی سفید سفید سطح سے جو تیز اور چبکا چوند کی روشنی اچک کر آتی ہے۔ اس کے باعث پہلے کچھ دن تو مسافر آنکھ بھی نہیں کھول سکتے + (۴) اس شدت کی گرمی سے دماغ میں ایک قسم کی حرارت سی آ جاتی ہے۔ جس سے مسافر کا سر چکرا جاتا ہے اور جو چیز وہ دیکھتا ہے۔ وہ اُس کو عجیب۔ ہولناک اور خیالی رنگوں میں رنگی ہوئی معلوم ہوتی ہے + (۵) ایسے تماشوں میں سے ایک سراب بھی ہے۔ اس میں مسافر کو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا درخت۔ سایہ دار پہاڑ۔ جھلکتے ہوئے چشمے۔ دھواں دھار غبار

نقشہ اُس کتبے سے بڑھ کر اور کوئی نہیں کھینچ سکتا
جو اُس کی قبر پر ہے۔ "یعنی یہاں وہ شخص دفن ہے۔
جو اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کرتا تھا" + (۹) جب
اس کاری زخم سے وہ مر رہا تھا۔ اُس نے (دشمنوں
کی) روک تھام کرنے کے متعلق ہدایتیں دیں۔ اور
اپنے معتبر افسروں سے کہا۔ کہ ہتھیار نہ دینا + (۱۰)
جب تک اُسے ہوش رہا۔ اُس کو زیادہ خیال ملک کا
رہا۔ جس کی خدمت اُس نے تیس برس نمک حلالی
سے کی تھی + (۱۱) لغش قبرستان کو لے جانے والے
تھے۔ کہ سپاہیوں نے اٹھانے سے پہلے اُس پر سے
پردہ اٹھایا۔ اور اپنے مردہ سپہ سالار کی پیشانی پر بوسہ
دیا + (۱۲) قلعے کی دیواروں پر بڑی بڑی توپیں رکھی
ہیں۔ جو ملک کے دشمنوں کا خوب گرج گرج کر مقابلہ
کرتی ہیں +

B (۱) میں پرسوں سے اس سے نہیں ملا + (۲)
میرا پرسوں کلکتے جانے کا ارادہ ہے + (۳) اکثر حیوانات
رنج راحت محسوس کرسکتے ہیں + (۴) صوبہ دار اودھ
بادشاہ سے باغی ہوکر خود مختار بن بیٹھا + (۵) بہت
دنوں سے آپ کی کوئی چٹھی میرے پاس نہیں آئی +
(۶) اگر میں دہلی گیا۔ تو نئی وضع کی کچھ ٹوپیاں
تمہارے لئے لیتا آؤنگا + (۷) خدا پر بھروسہ رکھو۔
شاید تم اچھے ہو جاؤ + (۸) تمہیں کشتی کھیلنی آتی ہے؟

EXERCISE XXIV

A (۱) جب لارنس کے سٹاف نے اُس سے درخواست
کی۔ کہ جس مکان میں پہلے رہتے ہیں۔ اُس سے کم
خطرناک مکان میں چلے جائیں۔ تو وہ اُن کے ڈر جانے
پر ہنسا ٭ (۲) اس وقت تو میں ایسا تھکا ہؤا ہوں۔
کہ ہل نہیں سکتا۔ میں ابھی معاینے کے دورے سے
واپس آیا ہوں۔ ہاں کل مکان تبدیل کرتے میں
مجھے کوئی عذر نہیں ہوگا ٭ (۳) ابھی وہ اپنی ہدایتیں
ختم نہیں کر چکا تھا۔ کہ بندوق کی دندناتی ہوئی آواز
کے بعد مکان کے دھڑام دھڑام گرنے کی آواز
آئی ٭ (۴) جب وہ اُسے ساتھ کے کمرے میں لے گئے
تو اُنہوں نے دیکھا۔ کہ اُس کی رضائی خون سے سُرخ
ہوگئی ہے اور سپہ سالار کو چوٹ ہی نہیں آئی۔ بلکہ
مرچکا ہے ٭ (۵) ڈاکٹر نے کہا۔ کہ اگر مسکّن دوائیں
دی جاتیں۔ تو ضرور تکلیف کے کم کرنے میں بہت
کار آمد ہوتیں ٭ (۶) کوئی شخص ایسا نہ تھا۔ کہ اُس
مرنے والے کی وہ عاجزانہ باتیں سن کر نہ رویا ہو۔
جو پاس کھڑے ہونے والوں کا دل تڑپاتی تھیں (کے
جی کو چھوتی تھیں) ٭ (۷) اُس نے مرتے وقت اُن تمام
لوگوں سے معافی مانگی۔ جن کو اُس نے اپنے خیال
میں نقصان پہنچایا تھا۔ یا جن سے کبھی اُس کو
سخت کلامی کا موقع ہؤا تھا ٭ (۸) اس مرد کا پورا

خوفناک وبا کی دست برد شدّت سے تھی - اس طرح کرنے سے اُس نے اپنے آپ کو خود قید کی مشقّت میں ڈال دیا + (۱۲) اس کی موت ایک موذی بخار سے ہوئی - یہ بخار اُس کو ایک نوجوان لیڈی سے لگا - جس کا (وہ حکیم بن کر علاج کر رہا تھا) وہ معالج تھا +

B (۱) اپنی بیماری کے بعد بھی تم اپنے دوستوں سے ملے ؟ (۲) موالید ثلٰثہ میں حیوانات - نباتات اور معدنیات شامل ہیں + (۳) دشمنوں نے قلعے پر حملہ کیا - مگر پس پا ہوئے + (۴) تندرستی بڑی نعمت ہے - اس کی احتیاط رکھّو + (۵) اگر ڈاک آئی - تو مجھے آج اُس کے پاس سے چٹھی آنے کی بھی امید ہے + (۶) آپ خفا نہ ہوں - میں ابھی چلا جاتا ہوں + (۷) میں بہت دور تک نہ بھاگا تھا - کہ اُس نے مجھ کو پکڑ لیا + (۸) احاطے کا جنگلا پرانا ہوگیا ہے + (۹) مجھے بہت خوشی ہوئی - کہ آپ سے مل لیا + (۱۰) اس کے ہموطنوں نے اس کی بہت عزّت کی + (۱۱) اگر میں بازار گیا - تو اُس سے کہ دونگا - کہ تمہارے پاس ہوتا جائے + (۱۲) دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں +

دل پر بہت بڑا اور مدت تک رہنے والا اثر ہوا۔
اس لئے جب وہ رہا ہوگیا۔ تو اُن کو حکام کے
سامنے پیش کرنے میں وہ بالکل نہ چوکا + (۵) جو
چھان بین اس نے کام لے کر شروع کی۔ اس کے
نتیجے سے یہ بات کافی طور پر ثابت ہوگئی۔ کہ قیدیوں
کے ساتھ نہایت بیرحمی سے سلوک ہوتا ہے + (۶) جو
بدعملیاں اُس نے کونسل میں پیش کیں۔ اُن سے
یہ نتیجہ نکلا۔ کہ بہت قانون ایسے بنائے گئے۔ جن
سے قیدی اور قید خانوں کی حالت بہت درست ہوگئی +
(۷) یہ کام بہت مفید نکلا۔ کونسل ہمہ تن اس میں
مصروف رہی۔ اور اس کا بیماروں کی تکلیفیں کم
کرنے پر بڑا اثر ہوا + (۸) اس کے بعد اس نے
اپنا وقت بیماروں کی تیمارداری اور محتاجوں کی حاجت
روائی میں صرف کیا۔ جس میں اُس نے اپنے پاس
سے تین ہزار پونڈ سے زیادہ خرچ کر دئے + (۹)
اس نے اپنا کام لینے کے ساتھ ہی قید خانوں کے
حالات کی بہت چھان بین کی۔ اور معلوم کیا۔ کہ
قیدی ظلم اور غفلت کا شکار ہو رہے ہیں + (۱۰)
جب اکثر لوگ اُن جگہوں سے کنارہ کرتے تھے۔ جہاں
یہ خوفناک وبا غارتگری کا کام کر رہی تھی۔ وہ دانستہ
اُن میں جاتا تھا۔ کہ اُس کی ترقی کے روکنے کی
تدبیریں دریافت کرے + (۱۱) اس کام کے پورا کرنے
کے لئے وہ ایسے جہاز میں سوار ہوا۔ جہاں اس

سبق نہیں پڑھا + (۲) چیتا بہت دور تک تیز نہیں دوڑ سکتا + (۳) مجھے امید ہے۔کہ وہ تم سے اچھی طرح تیرتا ہے + (۴) کتّا دیوانہ ہوگیا۔اور اس نے کئی آدمیوں کو کاٹ کھایا + (۵) مغرور آدمی کبھی ہر دل عزیز نہیں ہوتا + (۶) یہ خوبصورت پھول دھوپ سے مرجھا گئے + (۷) وہ شرابی ہے۔اس لئے اُس سے بچنا چاہئے + (۸) اگر تمہیں کچھ اعتراض ہیں۔ تو بہتر ہے۔کہ انہیں بیان کر دو + (۹) شراب اُس کے دماغ کو چڑھ گئی + (۱۰) کفایت شعار آدمی تھوڑے پر قناعت کرتا ہے + (۱۱) اُس کے چہرے سے مجھے اُس کے والد مرحوم کی یاد آتی ہے + (۱۲) الانسان مرکب من الخطاء و النسیان +

EXERCISE XXIII.

A (۱) جب وہ لزبن روانہ ہوا۔تو پرتگال کی زبان بخوبی سیکھ چکا تھا۔اس سے جب تک وہ وہاں رہا۔ اُسے بہت مدد ملتی رہی + (۲) لوگوں کی ان مصیبتوں کے کم کرنے کا موقع اُس کو بہت کچھ ملا۔جو اس زلزلے سے برپا ہوگئی تھیں۔جس سے شہر بالکل کھنڈر ہوگیا تھا + (۳) اس سفر میں سمندری بیماری نے غضب ڈھایا تھا۔اس کے بہت سے رفیق کوئی تیس کے قریب تلف ہوگئے + (۴) جو تکلیفیں ان قیدیوں کو قید کی اثنا میں ہوئیں۔ان سے اُس کے

قبضہ کر لیا ہے - تو وہ دریا کے کنارے بڑے غضب سے گھوڑا ڈپٹائے آیا (غضبناک تیزی) + (٦) جبکہ وہ سپاہیوں کی طرح گھوڑا دوڑائے آ رہا تھا - اُسے معلوم ہُوا - کہ گھوڑے کے پہلو پر تلوار کا فولادی میان بار بار لگنے سے زخم آگیا ہے + (٧) ملٹانگو کا رنگ خون جیسا سُرخ ہوتا ہے - امریکہ کے حبشی انہیں بڑا شکار سمجھتے ہیں + (٨) سڑک کی دونو جانب املی کے درخت اُگے ہوئے تھے - اور آگے جنگلیوں کی جھونپڑیاں تھیں - اور اُن سے پرے سمندر دکھائی دے رہا تھا + (٩) رات کے وقت جنگل شیر کی گرج اور لگڑبگے کی چنگھاڑ سے گونج رہا تھا - یہ جانور ایسے ہیں - کہ ملک کے اس حصے میں سفر کرنے والوں کو ہر گھڑی اُن کے کہیں نہ کہیں سے نکل آنے کا ڈر رہتا ہے + (١٠) وہاں بیٹھے ہوئے مجھے ڈھول کے جلد جلد بجنے کی آواز سنائی دی - اُس سے نواب کی آمد کا اعلان کرنا منظور تھا + (١١) اُس کو اپنی آزادی کا یہاں تک یقین ہوگیا - کہ جنگلوں کے درختوں کی لاکھ لاکھ زبان سے بھی اُس کو آزادی کے نعرے نکلتے ہوئے معلوم ہوتے تھے + (١٢) اپنے راجہ کی واپسی پر لوگ نہایت ہی خوشی میں تھے - متواتر دو دن تک انہوں نے شہر میں روشنی کی +

B (١) پچھلے دو ہفتے سے ہم نے جغرافیے کا کوئی

(۶) مگر میں اس کے دام پانچ سے زیادہ نہیں دے سکتا + (۷) اگر تم اس خراب عادت کو نہ چھوڑو گے - تو تم پر جرمانہ ہوگا + (۸) جب تک طاقت نہ آ جائیگی - تمہارا بخار نہیں جائیگا + (۹) میں اُس کے انتظار میں رہا - مگر وہ شام کو نہیں آیا + (۱۰) عقاب اپنا گھونسلا اونچے پہاڑوں پر بنایا کرتا ہے + (۱۱) چھ مہینے کے محاصرے کے بعد قلعے کی فوج نے ہتھیار ڈال دئے + (۱۲) ایک پنتھ دو کاج +

EXERCISE XXII.

A (۱) ابھی اُس نے چاول اکٹھے کرکے اندر نہیں ڈالے تھے - اور اپنی درانتی ہاتھ میں لئے بیٹھا ہؤا تھا - کہ بارش زور سے شروع ہوگئی + (۲) خواب میں اُس نے دیکھا - کہ میں ایک وسیع زمین میں کھڑا ہوں - جہاں ایک فراخ دریا بہ رہا ہے - اور وہ خود اپنے شاہی احکام جاری کر رہا ہے + (۳) جب ہم اس پہاڑی سڑک سے اُتر آئے - تو ہم نے دیکھا - کہ ایک عورت اپنے دو بچے لئے کھڑی تھی - ایک تو اُس کے گلے میں چمٹ رہا تھا - اور دوسرا اُس کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا + (۴) یہ تماشا دیکھ کر اُس کا دل بھر آیا - اور جب اُسے معلوم ہؤا - کہ میرے کنبے کی یہ ردی حالت ہو رہی ہے - اُس کی آنکھ سے آنسو رگر پڑے + (۵) جب اُس نے سُنا - کہ شہر پر غنیم نے

دریاؤں کے ڈھالوں کے پاس پاس ہی انھوں نے اپنے
گھر بھی بنائے - اور کھیت بھی درست کئے + (۹)
آسٹریلیا کے اصلی باشندوں کے قبضے میں اب اپنے
ملک کا کوئی حصّہ بھی نہیں - ان کے پاس زمین بھی
اپنی نہیں - یہاں تک کہ ایک شخص بھی ایسا نہیں -
کہ جو ایک ایک چپّے سے بھی بیدخل نہ ہو گیا ہو +
(۱۰) ہندوستان کے مختلف حصّوں میں انگریزوں نے
گھر بناتے ہی لوگوں سے اور اُن سوداگروں سے
بنج بیوہار شروع کر دیا - جو چین یا اور جگہوں سے
یہاں آتے تھے + (۱۱) رفتہ رفتہ ان کی کوٹھیاں
بڑھ گئیں اور دولتمند بھی ہو گئیں - اب ان کی
حفاظت کے لئے قلعے بنانے اور وہاں سپاہی رکھنے
کی ضرورت ہو گئی + (۱۲) ایسٹ انڈیا کمپنی ان کو دیسی
راجاؤں کی لڑائیاں لڑنے کی اجازت دے دیا
کرتی تھی - جو ان کو انعام اور حقوق کی بجائے
جاگیریں بخشتے تھے +

B (۱) پالتو بلّی اتنی بڑی نہیں ہوتی ہے - جتنی
جنگلی بلّی ہوتی ہے + (۲) اُسے تار دے دو - کہ فوراً
یہاں چلا آئے + (۳) اس نے اس سال کشمیر
جانے کا مصمّم ارادہ کر لیا ہے + (۴) تمہاری
بھوک تو بہت ہی کم ہے + (۵) میں اُس
کو دس روپے سے کم کو نہیں بیچوں گا +

تو میرا سلام کہنا + (۱۲) اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت +

EXERCISE XXI.

A (۱) روس کی سلطنت کا رقبہ ہندوستان سے پانچ گنا ہے۔ مگر اس میں آبادی کچھ بہت بڑی نہیں + (۲) برطانیہ کے قبضے میں روے زمین کا ساتواں حصّہ ہے۔ مگر آبادی میں چہارم کے قریب اس کے زیر عمل ہے + (۳) بحیرۂ روم کے کنارے جو فوجی مقام اور قلعے ہیں۔ برطانیہ کے بڑے کام کے ہیں۔ ان سے ہندوستان اور برطانیہ کے راستے کی حفاظت ہوتی ہے + (۴) سلطنت برطانیہ کی عملداری میں ہندوستان کے دو کروڑ باون لاکھ آدمی ہیں۔ اور یہ برطانیہ اور آئرلینڈ کی آبادی کا دُگنا ہے + (۵) اس سلطنت کے بنتے کوئی تین سو برس لگے ۔ اور ملکوں سے آکر لوگوں کے یہاں بسنے۔ نئی جگہیں آباد کرنے اور ہتھیاروں کے زور فتح کرنے سے اس کو استحکام ہؤا + (۶) ملک کی بہبودی اور استحکام کے لئے سب سے زیادہ طاقتور ذریعہ وہاں کی رعایا کا اطمینان اور آسودگی ہے + (۷) گو برطانیہ کلاں کی آبادی ہندوستان سے کم ہے۔ مگر اس کی فوج کے آدمی روے زمین کے تمام مقامات پر ملتے ہیں + (۸) امریکہ میں جو لوگ پہلے پہل انگلستان سے آکر آباد ہوئے۔ وہ بحر ظلمات کے کنارے سے زیادہ آگے نہیں گئے۔

تو جم کر پانی ہو جاتی ہے + (۷) در حقیقت قدرت میں کوئی چیز بھی نیست و نابود نہیں ہوتی - اور اس کا غائب ہونا اس کی حالت کی تبدیلی کی وجہ سے ہے + (۸) تم لوہے کے ٹکڑے کو پگھلا کر سیّال بنا سکتے ہو- اور اگر اُسے اور زیادہ حرارت پہنچاؤ - تو وہ گاس بن کر اُڑ جائیگا + (۹) اگر لوہے کی ایک سلاخ جو کسی سوراخ میں ٹھیک بیٹھتی ہو- آگ میں گرم کی جائے- تو وہ پھر اُس سوراخ میں نہیں جائیگی + (۱۰) گاس ٹھوس یا سیّال کی نسبت بہت زیادہ جگہ گھیرتی ہے + (۱۱) ہم بہت سے سیّال (مادّوں) کو اُن کی حرارت نکال کر ٹھوس صورت میں لا سکتے ہیں + (۱۲) بعینہٖ اسی طرح ہم بھاپ کو ٹھنڈا کر کے پانی - اور پانی کو برف بنا سکتے ہیں +

B (۱) کل میرے پاس کلکتّے سے تار آیا تھا + (۲) تمہارا چھوٹا بھائی تم سے زیادہ محنتی ہے + (۳) دشمن کی فوج نے قلعے کا محاصرہ کر لیا + (۴) اُسے لکھدو- کہ فوراً یہاں چلا آئے + (۵) یہاں سے ڈاک خانہ کتنی دور ہے ؟ (۶) میں ٹھیک ٹھیک تو نہیں بتا سکتا- مگر کوئی میل بھر ہوگا + (۷) غلام آزاد کر دئے گئے + (۸) تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو + (۹) اُسے اپنی لیاقت پر کتنا ناز ہے + (۱۰) یہ کاغذ کا دستہ پورا نہیں + (۱۱) اگر تمہیں اس سے ملنے کا اتّفاق ہو-

ہو کر میں تمہارے پاس آؤں ؟ (۴) مجھے ہسپتال میں کچھ دوا لینے جانا ہے + (۵) معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم رات کو سوئے نہیں + (۶) استاد کو شاگردوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا چاہیئے + (۷) اس کا وقت آ پہنچا + (۸) مجھ سے اس کے مزاج کی برداشت نہیں ہوئی۔ اس لئے میں اُس کے پاس سے چلا آیا + (۹) آؤ دیکھیں۔کون سب سے تیز دوڑتا ہے ؟ (۱۰) اس قفل کی کنجی گم ہو گئی ہے + (۱۱) اگر میں ادھر سے گزرا - تو تمہارے ہاں آؤنگا + (۱۲) بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن +

EXERCISE XX.

A(۱) اگر تم کسی ٹھوس چیز کو ہاتھ میں پکڑ لو۔ تو وہ تمہاری گرفت سے نہیں نکل سکتی + (۲) ٹھوس چیز کے اجزا ایک دوسرے کے بہت قریب پیوستہ ہوتے ہیں + (۳) کوئی ٹھوس چیز جاندار ہو یا بے جان - اپنی شکل نہ بدلیگی بجز اُس صورت کے کہ ہم اُس کو توڑیں - کاٹیں یا گرم کریں + (۴) سیّال کی اپنی کوئی شکل نہیں - جس برتن میں اُس کو رکھو۔ اُسی کی شکل اختیار کر لیگا + (۵) جو گاس جلتے ہوئے کوئلے سے نکلتی ہے۔ وہ بے جلے کوئلے کے چھوٹے چھوٹے ذرّے اوپر لے جاتی ہے + (۶) جب بھاپ تھوڑی دور ہوا میں چڑھ جاتی ہے۔

نہایت کاریگری سے تصویر کھینچ سکتا اور رنگ بھر سکتا تھا + (۲) آئندہ نمائش عظیم میں کسی انعام کے لئے کیوں نہیں کوشش کرتے ہو؟ (۳) تم سمجھتے ہو۔ کہ مقابلے میں مجھے کامیابی کی کوئی امید ہو سکتی ہے؟ (۴) بے جوکھوں فائدہ نہیں + (۵) ایک تواریخی مضمون میرے خیال میں ہے۔ اُس میں سے میں ایک عمدہ تکچر بنا سکتا ہوں + (۶) وہ بادشاہ کے سامنے گستاخی سے پیش آیا۔ لیکن والورتھ نے اُسے دے مارا + (۷) اس بیباک مقسد کی موت کے متعلّق تمام تواریخی واقعات سے وہ واقف تھا + (۸) اُس نے تصوّر میں اُن تمام شخصوں کو یکجا کیا۔ جو اس موقع پر موجود تھے۔ بادشاہ۔ اس کے ہم رکاب اور دیگر اشخاص + (۹) ولیم نے بہت دفعہ اس نظارے کا خاکہ کاغذ پر کھینچا۔ اور مٹا مٹا دیا + (۱۰) کبھی کبھی وہ ایسی تصویر کھینچنے سے مایوس ہو جاتا تھا۔ جو اُس کے حُسن تصوّر کی داد دیتی + (۱۱) حاضرین سے بے اختیار واہ وا کی صدا بڑے جوش و خروش کے ساتھ نکلی + (۱۲) اُس نے صبر و استقلال سے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے سبب جاہ و حشمت حاصل کی +

B (۱) تم صبح کس وقت اُٹھا کرتے ہو؟ (۲) ڈاکیا یہاں کس وقت آیا کرتا ہے؟ (۳) تم کس وقت چاہتے

ساتھی اس کا تعاقب کرتے ہیں۔ تو وہ نہایت ہی تیزی سے بھاگتا ہے ÷ (۹) اس حیوان کی گھات میں بیٹھنا اور جب وہ گذرے۔ تو گولی مارنا ایک بے خطر تدبیر ہے ÷ (۱۰) گولی پھیپھڑوں کے عین بیچ میں گھس جائے اور فوراً ہلاک کر دے ÷ (۱۱) تیس یا چالیس قدم سے زیادہ فاصلے پر کوئی اپنی گولی کے ٹھیک نشانے پر لگنے کا دعوےٰ نہیں کر سکتا ÷ (۱۲) لمبے لمبے سینگوں کے بنے ہوئے سونٹے مٹھ بھیڑ کی لڑائی میں عموماً کام آتے ہیں ÷

B (۱) تم نے یہ وضع کب سے اختیار کی ؟ (۲) تمہارا بڑا بھائی تم سے زیادہ موٹا تازہ ہے ÷ (۳) مصیبت میں صبر کرو ÷ (۴) اس کے ہموطنوں نے اس کی تجویز پسند نہیں کی ÷ (۵) آؤ دیکھیں سب سے لمبی ذقند کون لگاتا ہے ÷ (۶) وہ دونو آنکھوں سے اندھا ہے ÷ (۷) مجھے جو کچھ کہنا تھا۔ وہ میں کہ چکا ÷ (۸) یہ بات مجھ سے پہلے ہی کہ دینی واجب تھی ÷ (۹) میں باہر چلا جاؤں ؟ چلے جاؤ ÷ (۱۰) جب تک خوب محنت نہ کرو گے۔ ضرور امتحان میں فیل ہوجاؤگے ÷ (۱۱) اگر میں دہلی گیا۔ تو تمہیں اپنے ساتھ لیتا جاؤنگا ÷ (۱۲) غرور کا سر نیچا ہے ÷

EXERCISE XIX.

A (۱) دبیم کو نقاشی کا بہت شوق تھا۔ اور

سے پیش آؤ ÷ (۶) شاہ ایران خود مختار بادشاہ ہے ÷
(۷) ریچھ سرد ملکوں کا رہنے والا ہے ÷ (۸) اگر تم
اس کام کو چار بجے تک ختم کرنا چاہتے ہو۔ تو بہتر
ہے۔ کہ ابھی شروع کر دو ÷ (۹) میرا بھائی مجھ سے
زیادہ لمبا ہے ÷ (۱۰) جب تک دم میں دم ہے۔ ہم
لڑینگے ÷ (۱۱) مسٹر جان مرحوم ہر دلعزیز آدمی تھے ÷
(۱۲) گنوار گنّا نہ دے۔ بھیلی دے ÷

EXERCISE XVIII.

A (۱) ہر ایک شخص اس بات سے واقف ہے۔ کہ
گینڈا بد صورتی کی ہو بہو تصویر ہے (بد صورتی مجسّم
ہے) ÷ (۲) وہ نہایت ہی تیز قدم ہے۔ اور بہت
دور دور تک تیر سکتا ہے ÷ (۳) جسم کے اندر کی
کھال مقابلتہً نرم ہے۔ اور آسانی سے چھد سکتی
ہے ÷ (۴) گھوڑا سوار سمیت گینڈے کو جو پوری
تیزی سے دوڑ رہا ہو۔ شاذ و نادر ہی جا پکڑیگا ÷
(۵) اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں بہت ہی گڑھے میں
ہیں (اندر کو ہیں) ۔ اور موٹے موٹے سینگ اس
کی نظر کو اور بھی روکتے ہیں (نظر میں ہارج ہوتے
ہیں) ÷ (۶) اپنے دشمن کی بُو کی ہوا کے ایک ہی
جھونکے سے چوکنّا ہو جاتا ہے ۔ اور فوراً بھاگ نکلتا
ہے ÷ (۷) سوار ہو کر حملہ کرنے سے ہر حالت میں
بڑا خطرہ ہے ÷ (۸) جب شکاری اور اس کے

بوہے کے صندوق میں رکھتا ہوں - اور اُس کو خود
کھولتا ہوں + (۴) اس کی توجّہ بوتل کے ٹکٹ کی طرف لگائی
گئی - جس پر اس کا نام لکھّا تھا + (۵) اُس نے
تھیلی نکالی - اور میز پر الٹ کر خالی کر دی + (۶) ہمیں
ایسے شخص کو کبھی دھوکا نہ دینا چاہئے - جو ہماری
ساکھ پر بھروسہ کرے + (۷) واپس آنے کے دوسرے
دن وہ اپنے ہمسائیوں اور دوستوں سے ملنے گیا +
(۸) جب اُس نے اس شخص کو روپیہ واپس کرنے
کے لئے کہا - تو اُس نے کہا - "بھولتے ہو" +
(۹) وہ بجز اس کے کچھ نہ کر سکا - کہ اس طرح کا
آیا ہوا روپیہ تمہیں سپھل نہ ہوگا + (۱۰) اُس نے
اپنے خاوند سے کہا - کہ اس کو واپس بلا لو اور
کہدو - کہ ہم مذاق کر رہے تھے + (۱۱) یہ معاملہ اُس
کے سامنے ہوا ہے - اس لئے وہ سچ بول اُٹھیگی +
(۱۲) جب جج نے اُسے کہا - کہ قاصد کے واپس آنے
کی انتظار کرو - تو وہ قلعی کھلنے کے خیال سے کانپنے
لگا اور کرسی پر پڑ گیا +

B (۱) اس وقت تک تو وہ ملتان پہنچ لیا ہوگا +
(۲) تم بہت تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہو - تم کو
آرام کرنا چاہیئے + (۳) میرے پاس چٹھی کا کاغذ
ہو چکا ہے - کہاں ملیگا ؟ (۴) ڈاک خانہ تار گھر کے
پاس ہی ہے + (۵) اپنے دوستوں کے ساتھ مہربانی

کی بنائی ہوئی تمام چیزیں کہیں نہ کہیں ضرور بک جائینگی +

B (۱) کنیا ایک جھول میں بہت سے بچّے دیتی ہے + (۲) اس سال امتحان مڈل میں فارسی کا پرچہ ذرا لمبا تھا + (۳) یہ ایسا جانور ہے - کہ سب جانتے ہیں + (۴) یہ اُن جانوروں میں سے ہے - جو جگالی کرتے ہیں + (۵) کیا تم یہ کہتے ہو - کہ میں نے تم سے جھوٹ بولا ؟ (۶) حساب کے سوال بڑے سخت ہیں + (۷) اُس کے گھر میں چوروں نے نقب لگائی + (۸) یہ ہمیشہ اس کے مذاق کے مطابق نہیں + (۹) سال آئندہ میں تمہاری عمر کیا ہوگی ؟ (۱۰) ان لڑکوں نے شرارت کرنے کی جی میں ٹھان ہی لی ہے + (۱۱) اگر تمہیں جانا ہی ہے - تو بہتر ہے - کہ ابھی چلے جاؤ + (۱۲) چو آب از سر گزشت چہ یک نیزہ چہ یک دست +

EXERCISE XVII.

A (۱) دیانت داری نہایت ہی عمدہ تدبیر ہے - اور ہر ایک آدمی کو دیانت دار ہونا ضرور ہے - خواہ اس کی جان ہی کیوں نہ جاتی ہو + (۲) میں اپنے چچا سے ملنے کے لئے سفر پر جانے والا ہوں - کیونکہ وہ بہت بیمار ہے + (۳) میں اپنا روپیہ اور نوٹ ایک مضبوط

چاہتے ہو - تو خوب محنت کرو + (۱۲) ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا +

EXERCISE XVI.

A (۱) بحر اوقیانوس کی سرد اندرونی روئیں رُکی رہتی ہیں + (۲) انگلستان کے کناروں پر صرف گرم روئیں اثر پہنچا سکتی ہیں + (۳) دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں میں انگلستان کا سب سے اعلٰے درجہ ہے + (۴) انگریز دنیا کے تمام حصّوں میں بے روک ٹوک جاتے ہیں + (۵) تجارت کے بڑے راستوں میں سے ایک بحیرۂ روم ہے + (۶) ہندوستان اور اور ملکوں کو جانے کے لئے تجارتی جہازوں کا راستہ نہر سویز میں سے ہو کر ہے + (۷) اس کے تعلّقات یورپ کے ممالک تک محدود نہیں - وہ عالمگیر ہیں (دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں) + (۸) یہاں کی حرارت سے انسان پورے قد پر پہنچ سکتا ہے - اور انسانی طاقت زائل نہیں ہوتی + (۹) اس ملک میں شکار قدرتی بہت ہوتا ہے - اور ہرنگ مچھلیوں کے ڈھیر کے ڈھیر ہیں + (۱۰) دریا اور گرد و نواح کے سمندر مچھلیوں سے پٹے پڑے ہیں - اور اُن کے کنارے آبی پرندوں سے آباد ہیں + (۱۱) کتابوں میں لکھا ہے - کہ ملکۂ انگلستان کی رعایا تمام یورپ کی آبادی سے زیادہ ہے + (۱۲) اہل برطانیہ کو یقین ہے - کہ اُن

گزرے۔ تو اُس کا دل قدرت کی خوبیوں سے
مؤثر ہوگا + (۸) پہاڑوں کی برف سے ڈھکی چوٹیاں
یورپ کے نظارے کو بہت ہی دلفریب بنا دیتی
ہیں + (۹) چپ چاپ اور شفّاف جھیلوں میں ان
چوٹیوں کا صاف صاف عکس پڑتا ہے + (۱۰) سڑکوں
کی کبھی مرمّت نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ بہتر ہو سکتی
ہیں + (۱۱) تمام درے خوفناک ہیں۔ اور ہوا کے
لطیف ہونے کے سبب جو تکلیف اور تکان ہوتی
ہے۔ وہ بیان نہیں ہو سکتی + (۱۲) کشمیر کی
چھوٹی سی ریاست "فردوس بر روے زمیں" کے نام
کی مستحق ہے +

B (۱) گھوڑا۔ کتّا اور بلّی پالتو جانور ہیں + (۲)
مَیں ان دنوں میں مڈل سکول کے امتحان کی تیّاری
کر رہا ہوں + (۳) اگر ہو سکا۔ تو مَیں فوراً ہی لوٹ
آؤنگا + (۴) آج تو بادل خوب گرج رہے ہیں +
(۵) چلے جاؤ۔ یہاں تمہارا ٹھیرنا بے سود ہے +
(۶) آج بہت گرمی ہے۔ ہوا خوری کو باہر نہ جاؤ +
(۷) اس سڑک کی سردرختی بڑی پُرانی معلوم ہوتی
ہے + (۸) بہت دنوں میں آئے ہو۔ ذرا تو اور
ٹھیرو + (۹) دھوپ میں نہ بیٹھو ۔ سر میں درد
ہونے لگیگا + (۱۰) جب مجھے فرصت ہوگی۔ آپ کا
کام کر دونگا + (۱۱) اگر تم امتحان میں پاس ہونا

میں کمزور ہوں + (۵) شہر میں موسمی بخار کا زور ہے + (۶) انسپکٹر صاحب ہمارے مدرسے کا معاینہ اگلے ہفتے میں کرینگے + (۷) درخت خود بخود حرکت نہیں کر سکتے + (۸) تمہارا خط تو اچّھا ہے - مگر لکھنے میں غلطیاں بہت کرتے ہو + (۹) اگر وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتا - تو کیا مضائقہ - میں تو کر سکتا ہوں + (۱۰) آج دریا چڑھاؤ پر ہے - کہیں مینہ برسا ہوگا + (۱۱) کل مطلع صاف تھا - آج ابر ہے + (۱۲) جتنی چادر دیکھو - اتنے پاؤں پھیلاؤ +

EXERCISE XV.

A (۱) اس کی چوٹیوں کا لمبا سلسلہ دوامی برف سے ڈھکا رہتا ہے (ہمیشہ برف سے ڈھکا رہتا ہے) + (۲) اس وسیع سلسلۂ کوہ کو "سقفِ عالم" کہا ہے + (۳) پانی اس کثرت سے پڑتا ہے - کہ دریا کی تہ میں سما نہیں سکتا + (۴) چنانچہ وہ بہ نکلتا ہے - اور زمین کو ایک وسیع جوہڑ کی صورت میں متغیّر کر دیتا ہے (ایک وسیع جوہڑ بنا دیتا ہے) + (۵) لمبی لمبی گھاس اور کانٹے دار جھاڑیاں ایسی گھنی نکل آتی ہیں - کہ ایک ناقابل گذر روک پیدا کر دیتی ہیں + (۶) زمین سے وبائی بخارات اُٹھتے ہیں - اور اُس کو طبقۂ موت بنا دیتے ہیں + (۷) اگر کوئی سیّاح ان سرسبز اور زرخیز گھاٹیوں میں سے

رحمت کے لینے کو پتّے اور پھول نکالے ÷ (۳) انہوں نے اکٹھّے ہو کر مدّھم اور بھاری سُروں میں ایک مسرّت بخش راگ گایا ÷ (۴) میرے ہلکے پھلکے اور چاندی سے پاؤں تال پر پڑتے ہیں ÷ (۵) درختوں نے اپنی شاخیں اس خوش آئندہ رو سے ملنے کے لئے پھیلائیں۔ جو سرپٹ بیچ کی طرف دوڑتی تھی ÷ (۶) ہر ایک سایہ دار کونے اور چھوٹے چشمے سے بھی ہلکی ہلکی آواز نکلتی تھی۔ اے بارانِ رحمت! (۷) تیتریوں اور مکھیوں نے اس راگ کو اونچی سُروں میں گایا ÷ (۸) پرندے اور حیوان ہر ایک اپنے اپنے ڈھنگ پر اس مسرّت بخش راگ میں شریک ہوا ÷ (۹) درخت۔ جھاڑیاں اور گھاس سب اُس خدا کی حمد و ثنا کرنے میں شریک ہوئے۔ جو بادلوں سے مینہ برساتا ہے ÷ (۱۰) انسان خدا کی حمد کرتا ہے۔ جو محبّت اور نیکی کا سرچشمہ ہے ÷ (۱۱) دھوپ۔ مینہ اور اور بیشمار رحمتوں کے عوض ہم اس کے نام کو سراہتے ہیں ÷ (۱۲) ہر ایک گرد آلود گلی میں خدا کا شکر میٹھی میٹھی سُروں میں گونج رہا تھا ÷

B (۱) دہلی بہت عرصے تک مسلمانوں کا پایۂ تخت رہی ÷ (۲) اونٹ۔ بیل۔ بھینس لدّو جانور ہیں ÷ (۳) تم میرے ساتھ چلو یا نہ چلو۔ میں تو آج دہلی کو روانہ ہوتا ہوں ÷ (۴) میں حساب میں تو اچھّا ہوں۔ مگر جغرافیے

دوسرے روز کھانے کے لئے بلایا تھا + (۱۱) اب وہ تامل میں پڑ گیا - کیونکہ اُس کو مقررہ وقت پر اُس بچّے سے بھی ملنا تھا + (۱۲) اُس نے کہا۔ کہ میں اس چھوٹے بچّے کو نا امید نہیں کر سکتا۔ اور دعوت سے انکار لکھ بھیجا +

B(۱) سورج بنسی خاندان کے راجا ایودھیا میں راج کرتے تھے + (۲) شیر ببر - شیر اور چیتا شکاری جانور ہیں + (۳) میرا اس سال امتحان مڈل میں شامل ہونے کا ارادہ ہے + (۴) تمہارے مدرسے میں گرمی کی چھٹّیاں کب شروع ہونگی ؟ (۵) تم امتحان میں کون کون سے مضمون لوگے ؟ (۶) مجھے پرسوں سے سخت زکام ہے + (۷) تم چلو یا نہ چلو - میں تو کل ضرور جاؤنگا + (۸) تمہارا بھائی جماعت چڑھا یا نہیں ؟ (۹) اگر تم اُس کی مدد نہ کروگے - وہ تمہاری مدد نہیں کریگا + (۱۰) جب وہ میرے پاس آئیگا - تو تمہیں کہلا بھجواؤنگا + (۱۱) تم اتنے بیمار تو نہیں معلوم ہوتے - کہ مدرسے نہ جاؤ + (۱۲) اوّل خویش بعدہٗ درویش +

EXERCISE XIV.

A(۱) اناج کے خشک پودوں نے اپنا سر گرم اور جھلسے ہوئے بستر سے اُٹھایا + (۲) درختوں نے بارانِ

نے شہر کو ہلّہ کر کے لے لیا + (۹) میں تم کو گاتے سنا چاہتا ہوں + (۱۰) مالِ حرام بود بجاے حرام رفت +

EXERCISE XIII.

A (۱) ہر ایک شخص امیر یا غریب کو اپنے وعدے پر ضرور قائم رہنا چاہیئے + (۲) کوئی شخص کسی حالت میں بھی وعدہ خلافی کا مجاز نہیں + (۳) لڑائی نہایت ہی شدو مد سے ہو رہی تھی - اور انجام مشتبہ تھا + (۴) ڈیوک کو یقین تھا - کہ جنرل بلوکر کی مدد سے فتح ہو جائیگی + (۵) بلوکر کی فوج سخت لڑائیوں اور لمبی لمبی منزلوں سے تھک گئی تھی + (۶) وہ صداقت کی اور باتوں سے بڑھ کر قدر اور عزّت کرتا تھا + (۷) وہ ایک روز دور تک سیر کرتا جا رہا تھا - کہ اُس نے ایک چھوٹی لڑکی کو روتے اور سُسکیاں بھرتے دیکھا + (۸) جب اُس نے کہا - کہ نیا پیالہ خریدنے کے لئے میں تیری امداد کرونگا - تو اُس نے اُس کے کہنے پر یقین کر لیا - اور اطمینان سے گھر گئی + (۹) سر ولیم نے دوسرے دن اُسی جگہ اور اُسی وقت پر بچّے سے ملنے کا وعدہ کیا + (۱۰) گھر پہنچنے پر اس کو ایک دوست کا رقعہ ملا - جس میں اُس نے

(۴) وہ ان کے تمام اعضا میں نئی جان اور حرکت پیدا کر دیتی ہے (جان ڈال دیتی ہے) اور اس طرح ان کی زندگی کو قائم رکھتی ہے + (۵) جاندار مخلوق سمندر کی بے تھاہ گہرائی میں بھی کثرت سے ہے + (۶) سمندر کے کیڑے روشن ستاروں کی طرح سے سمندر کی سطح پر چمکتے ہیں + (۷) ان کی روشنی سمندر کی سطح آگ کی ایک وسیع چادر کی طرح دکھائی دیتی ہے + (۸) یہ سبز قالین روئے زمین پر سب جگہ یکساں نہیں بُنا ہوا ہے + (۹) ہوا خشک پہاڑوں کو مخملی ریشوں سے ڈھانپ دیتی ہے + (۱۰) پالا کھلتی ہوئی کلیوں کو مار جاتا ہے۔ اور پکتے ہوئے میووں کا ستیاناس کر جاتا ہے + (۱۱) اب وہاں لمبے لمبے درخت اپنی اونچی اونچی چوٹیاں اُٹھائے کھڑے ہیں (۱۲) اگرچہ خالی آنکھ سے عجائبات دکھائی دیتے ہیں۔ مگر خردبین اور بھی بڑی عجیب و غریب چیزیں دکھاتی ہے +

B(۱) ان سڑکوں میں سے کونسی دہلی کو جاتی ہے ؟ (۲) تم کو اتنی دیر کیوں ہوئی ؟ (۳) محمود نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے + (۴) جو کچھ اُنہوں نے کہا۔ اُس کو کرنا پڑا + (۵) قرض دینا اور لینا دونو خراب عادتیں ہیں + (۶) میں یہ کتاب چند روز میں آپ کو واپس کر دونگا + (۷) قلعے کی فوج کے پاس رسد تھوڑ گئی تھی + (۸) دشمنوں

(۹) سینکڑوں تو مر چکے تھے۔ اور جھٹ پٹ مرے جاتے تھے۔ بیچارے سپاہیوں کے حلق میں اٹکی ہوئی آہ و بکا کی آواز چاروں طرف سے سنائی دے رہی تھی +
(۱۰) مرتے ہوئے سپاہیوں کے خشک ہونٹوں سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ انہیں کس حسرت سے سرد پانی پینے کی تمنّا ہے +

B(۱) شیر کے پنجے بڑے تیز ہوتے ہیں + (۲) اس کی آنکھوں کو دیکھو۔ کیسی چمکدار ہیں + (۳) رانا سانگا بہت دنوں تک مسلمانوں سے لڑتا بھڑتا رہا + (۴) آؤ آج تو دریا میں نہائیں + (۵) یہ تجویز اس کو پسند نہیں آئی + (۶) اُسے اپنے خاندان پر ناز ہے + (۷) اس معاملے میں اُس نے مجھ سے اتّفاق نہیں کیا + (۸) کیا تم اس کو بے وقوف سمجھتے ہو؟ (۹) ایک آدمی جہاز پر سے گر پڑا ہے + (۱۰) اشرفیاں لٹیں۔ کوئلوں پر مُہر +

EXERCISE XII.

A(۱) یخ بستہ قطبین کے قریب بھی ہوا پرندوں کے نغموں سے گونجتی ہے + (۲) ہوا کے اوپر نیچے کے تمام طبقے حیوانی زندگی سے بھرے ہوئے ہیں + (۳) شبنم کیڑوں کو پھر پرورش کرنے والی زمین پر لے آتی ہے +

EXERCISE XI.

A (۱) ز ٹفن کی لڑائی آزادی کی خاطر ہوئی - انگریزی فوج ایک ایسے افسر کے زیر کمان تھی - جس میں تحمّل اور حوصلہ بڑھ کر تھا + (۲) پیاس کے مارے اس کے ہونٹوں پر پپڑی جم گئی تھی - اس لئے اس نے پانی کا ایک گھونٹ مانگا + (۳) پانی آتے کے ساتھ ہی ایک زخمی سپاہی نے اس پر ایک حسرت بھری نگاہ ڈالی - جس سے معلوم ہوتا تھا - کہ اسے اس کی ضرورت ہے + (۴) ہندوستان میں مارچ کے بعد سورج زیادہ چمکنے لگتا ہے - اور اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ موسم بہار بدل کر گرمیاں آنے لگی ہیں + (۵) جس دن فاتح اور مفتوح کو ہم نے ایک دوسرے کے پاس پاس کھڑے دیکھا - صبح کا سہانا وقت تھا - اور سورج کی کرنیں زمین پر جھلمل جھلمل کرتی تھیں + (۶) اس کے چال چلن اور سلوک سے خاندانی شرافت اور جبلّی نیک خوئی عیاں تھی + (۷) اگرچہ اس کی نیک روح (شریف جان) جلد جلد پرواز کر رہی تھی - لیکن اس وقت بھی اس کے چہرے پر ایسا نور (چیز) برسنے کے نشان دکھائی دیتے تھے - جو اس فانی روشنی سے کہیں بڑھ کر تھا + (۸) جب لوگوں نے اسے اٹھایا - تو وہ جان کنی کی تکلیف میں تھا - لیکن وہ قدم اٹھائے محبّت بھرے دل سے اس کو اپنے کمپ میں لے آئے +

کے اس حصّے میں جہاز دن کے سوا نہیں چلتے۔ اور رات کو صرف اتنی دیر کہ پورا چاند ہو ÷ (۸) اس سے بھی پرے جنوب کی طرف کھاری پانی کی جھیلیں ہیں۔ اور بہت راستہ انہیں میں سے ہے (جو راستے کا بہت سا حصّہ بناتی ہیں) ÷ (۹) شمالی حصّے میں پہاڑوں کے سلسلے ہیں۔ جو اپنی قسم میں سب سے زیادہ ڈراؤنے ہیں۔ اور سورج سے جلی ہوئی زمینیں جو نباتات سے بالکل پاک ہیں ÷ (۱۰) چند سالوں سے یہ منڈی بہت بھاری ہو گئی ہے۔ یہاں جہاز بھی کوئلہ اور خوراک لینے کے لئے ٹھیرتے ہیں ÷

B (۱) یہ سڑک کہاں کو جاتی ہے؟ (۲) وہ ہندوستان میں تمام سال نہیں رہتی ÷ (۳) مہربانی فرما کر مجھے ایک قلمدان لا دیجئے ÷ (۴) پہلے ہندوستان میں بگّی سڑکوں کو کوئی نہ جانتا تھا ÷ (۵) یہ تو وہی کتاب ہے جو وہ ہے ÷ (۶) بھاگتے بھاگتے اس کا دم چڑھ گیا ہے ÷ (۷) اس کام کے کرنے سے پہلے اپنے بھائی سے صلاح کر لو ÷ (۸) اس معاملے میں مجھے آپ سے اختلاف ہے ÷ (۹) مہربانی فرما کر یہ نوٹ بھنوا دیجے ÷ (۱۰) بُری صحبت سے آدمی اکیلا بھلا ÷

قلم بنانے کو چاقو چاہیئے ÷ (۷) جو کچھ آپ کو چاہیئے۔ میں دینے کو حاضر ہوں ÷ (۸) وہ نوکری سے برخاست ہو گیا ÷ (۹) بھیڑیے گھنے جنگلوں میں بھٹوں کے اندر رہا کرتے ہیں ÷ (۱۰) جو گرجتے ہیں ۔ وہ برستے نہیں ÷

EXERCISE X.

A (۱) ان سمندروں میں آمد و رفت از سر نو کھولنے کی کوشش کرنے سے پہلے ایک ہزار برس تک اس نہر میں کیچڑ مٹی بھری رہی ÷ (۲) نہر میں آمد و رفت اب اس کثرت سے ہو گئی ہے (بڑھ گئی ہے) کہ کچھ کچھ فاصلے پر بڑی بڑی گہری کھاڑیاں اس مطلب کے لئے بنائی گئی ہیں ۔ کہ آتے جاتے جہازوں کو ٹھیرنے کی جگہ ملے ÷ (۳) اگر نہر کو چوڑا نہ کیا جاتا ۔ تو جہازوں کی آتی جاتی (مختلف سمتوں میں جاتی ہوئی) دو ٹرینیں حرج کے بغیر نہ چل سکتیں (گذر) ÷ (۴) نہر کی تہ کی چوڑائی اتنی بڑھائی گئی ۔ کہ (اب) سطح سے تین سو سے کوئی چھ سو فٹ چوڑی ہو گئی ÷ (۵) نہر سویز میں ملاح جہاز کو پانچ میل فی گھنٹہ سے کبھی زیادہ نہیں چلاتے (چلنے نہیں دیتے) ÷ (۶) اگر رفتار اس سے بڑھ جائے ۔ تو جہاز کے زور سے چلنے سے کناروں کو بہت سخت نقصان پہنچے ÷ (۷) یہ قاعدہ ہے ۔ کہ سمندر

ان کے سر پر دکھائی دیتی ہیں ۔ ان کا نام "ٹٹولنے کے سینگ" ہے ÷ (۵) ہر ایک چیونٹی کے سر پر دو شاخیں سی ہوتی ہیں ۔ یہ ہی وہ آلے ہیں ۔ جن سے وہ ایک دوسرے سے بات چیت کرتی ہیں ÷ (۶) جب چیونٹی کو غصہ آتا ہے ۔ تو یہ اپنے باہر کے جبڑے دشمن (تکلیف دینے والے) کو پکڑنے کے لئے کھول دیتی ہے ÷ (۷) انہیں جبڑوں سے چیونٹی زمین کھود کر اپنا گھر بناتی ہے ۔ اور مٹی اُٹھا کر اوپر لے آتی ہے ÷ (۸) غلے کے کھیتوں کی خبرگیری اچھی طرح کرنی چاہیئے ۔ اس کو گھاس پھوس سے پاک رکھنا اور نقصان پہنچانے والے جانوروں سے بچائے رکھنا چاہیئے ÷ (۹) اگر غلہ گیلا ہو ۔ تو اُسے دھوپ میں رکھ دینا چاہیئے ۔ خشک ہو جائے تو احتیاط سے مکان میں ڈال دینا چاہیئے ÷ (۱۰) اگر یہ تدبیر نہ ہوتی ۔ تو اُن کو ایک ایک ہو کر گزرنا پڑتا ۔ اور اُس میں پہلے سے تیس گنا وقت لگتا ÷

B (۱) کیا تم ایسے بیمار ہو ۔ کہ مدرسے نہ جاؤ؟ (۲) کل تو دھواں دھار مینہ برسا ÷ (۳) کیا تمہیں اپنا کام خود کرنا پڑتا ہے؟ (۴) ہاں میرے پاس کوئی نوکر مجھے کام میں مدد دینے کو نہیں ہے ÷ (۵) بادشاہ نے باغیوں کو شکست فاش دی ÷ (۶) مجھے

مضبوط کرنے کی تجویزیں کیں +

B (۱) ہمیں وہاں پہنچنے میں کتنی دیر لگیگی ؟ (۲) سندھ اُتر کر سکندر نے پور پر چھاپا مارا + (۳) ہمیشہ سچ بولو- کبھی جھوٹ نہ بولو + (۴) جتنا ہمیں ملتا ہے- ہمارے گزارے کو بہت ہے + (۵) اس جانور کو آسانی سے ہلا سکتے ہیں + (۶) اس نے میری نصیحت پر عمل کیا + (۷) وہ دو گھنٹے تک گھوڑوں کا ذکر اذکار کرتے رہے + (۸) اُس سے ایسا برتاؤ نہیں ہؤا- جیسا شایاں تھا + (۹) کیا تم نہیں جانتے- کہ اُنھوں نے کیا کیا ؟ (۱۰) جیسی کرنی ویسی بھرنی +

EXERCISE IX.

A (۱) چیونٹیاں اپنے ہتھیاروں کی بدولت بہت عجیب عجیب کام کر لیتی ہیں- کیونکہ جس طرح چاہیں- وہ ان ہتھیاروں کو استعمال کر سکتی ہیں + (۲) ہاتھی کے بدن پر چار ستون جیسی ٹانگیں ہوتی ہیں- اور اس سے بھی زیادہ عجیب اس کی سونڈ (ناک) ہے- جو سر میں لگی ہوئی ہوتی ہے + (۳) آج میں اپنے نوکر پر نہایت خفا ہؤا- کیونکہ بار بار تاکید کرنے پر بھی اس نے میرے کپڑوں سے گرد نہیں جھاڑی + (۴) چیونٹیاں ایک دوسرے سے دو شاخوں کے ذریعے بات چیت کرتی ہیں- جو

جو اُس کے وجود میں برابر موجود رہی (چھپی رہی)۔ اس کو محنت کے ساتھ کام کرنے سے نہ روک سکی + (۳) غیر ملک کے دشمنوں کی لوٹ مار کے حملوں نے جنہوں نے اب انگلستان میں ہی سکونت کر لینے کا عزم کر لیا تھا۔ اس ملک کو سخت ہنگاموں کا گھر بنا دیا تھا + (۴) آس پاس کے ملک میں ایک نا معلوم قوم لوٹ مار کے لئے دھاوے مارتی تھی۔ جس نے بادشاہ کی فوجوں کو زیر کر لیا تھا + (۵) ان لوگوں کے گروہ کے گروہ بے روک ٹوک ملک میں امنڈے چلے آتے تھے۔ مگر بادشاہ دغا اور نمک حرامی کے تلاطم سے مارا مارا پھرتا تھا + (۶) ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنا بے فائدہ ہے۔ دشمن تو کمک کا انتظار کر رہا ہے۔ کہ دُگنی طاقت سے آگے بڑھے + (۷) جب بادشاہ اس طرح جنگلوں میں چھپا پھرتا تھا۔ اُس کے ہمراہیوں کو غیر ملکوں میں جا کر ہی پناہ لینی بنی + (۸) ادھر اُدھر خراب ہو کر اخیر بادشاہ نے ایک گوالے کی جھونپڑی میں پناہ لی۔ اور اس کی بیوی نے اسے کچھ چپاتیوں کی خبر گیری کے لئے اپنی جگہ بٹھا دیا + (۹) بادشاہ اپنی تجویزیں خوب پختہ کر کے اپنی کمین گاہ سے چل نکلا۔ اور دشمن کی کمزوری دیکھ بھال کر چپ چاپ ہی اُن پر آ پڑا + (۱۰) دشمن کے اس طرح بے شرط زیر ہو جانے کے بعد بادشاہ نے سرحد پر جو مقام زیادہ خطرے میں تھے۔ اُن کو

پوچھا "کیا تم اپنے بالا دست افسروں کا حکم نہیں مانو گے"؟ (۸) حضور میرا منشا عدول حکمی کا نہیں۔ میں اس کا ایک قطرہ بھی پینے سے انکار کرتا ہوں۔ تو اپنا عہد پورا کرتا ہوں + (۹) اس بہادر لڑکے نے جواب دیا "میں اپنی قسم توڑ کر اپنے ماں باپ کو ذلیل نہیں کرونگا" + (۱۰) ہم اس بہادر لڑکے کے چال چلن کی تعریف کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ جو اس قدر پکا اور بے ریا تھا +

B (۱) انجام کار دونو بادشاہوں میں صلح ہو گئی + (۲) تین روز متواتر مینہ برسا + (۳) آدمی کو چاہئے کبھی ہمت نہ ہارے + (۴) آج اتنی گرمی ہے۔ کہ باہر نہیں جایا جاتا + (۵) یہاں سے دہلی کتنی دور ہے؟ (۶) اس روز گھر میں سفیدی ہو رہی تھی + (۷) میں اپنے کپڑے دھلوانا چاہتا ہوں + (۸) سکندر جہلم سے پرے کے اضلاع کو فتح کرنا چاہتا تھا + (۹) عدالت کا کام انصاف کرنا ہے + (۱۰) کٹھو تھا چنا باجے گھنا +

EXERCISE VIII

A (۱) اس وقت ملک انگلستان کئی ریاستوں میں منقسم تھا۔ جن کی نسبت ہمیں صرف بعض بعض باتیں معلوم ہیں + (۲) ایک پوشیدہ بیماری کی تکلیف بھی

B(۱) فاتحوں اور مفتوحوں میں بہت فرق ہوتا ہے ÷
(۲) کیا گھنٹہ بج گیا ہے ؟ (۳) اس کو ٹانگ میں
چوٹ لگ جانے کا اندیشہ ہے ÷ (۴) کامیاب ہونے
کا یہ طریق نہیں ÷ (۵) ہمایوں کے بعد اُس کا بیٹا
اکبر جانشین ہوا ÷ (۶) میں نے اس مضمون پر بہت
غور نہیں کیا ہے ÷ (۷) اس نے پنشن کی درخواست
کر دی ہے ÷ (۸) مجھے پہلے اس بات کا علم نہ تھا ÷
(۹) دریافت کرنے پر خبر غلط ثابت ہوئی ÷ (۱۰) دیکھیے
اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ؟

EXERCISE VII.

A(۱) اُس میں حوصلہ تو ہے - مگر اُس کے دکھانے
کا موقع اُس کو کبھی نہیں ملا ÷ (۲) آپ تو ہمیشہ حق
کی تائید کرتے رہے ہیں - بُرا نہ کرنے سے (آپ)
نقصان اُٹھا لیا ہے - مگر کیا نہیں ÷ (۳) نیک آدمی
ہیچ پر مٹے رہتے ہیں - وہ (بُرے) وسوسوں کا مقابلہ
اپنی تمام طاقت سے کرتے ہیں ÷ (۴) مہربانی کرکے آپ
اس کا تقاضا نہ کریں - مجھے اس سے پرہیز ہے (میں
پرہیزگار لڑکا ہوں) - میں اسے چکھو تک بھی نہیں ÷
(۵) تم تمام دن کام پر رہے ہو - اب تمہیں کچھ ناشتہ
ضرور کرنا چاہیئے ÷ (۶) اپنا قرض ادا کرنے سے وہ
کبھی نہیں ڈرا - مجھے امید ہے - کسی دن وہ اچھا افسر
بن جائیگا ÷ (۷) کپتان نے کڑی آواز میں لڑکے سے

(۷) ہمیں مدرسے سے بلا سبب کبھی غیر حاضر نہ ہونا چاہیئے + (۸) براہ مہربانی مجھے کتب خانے سے ایک کتاب لا دیجیئے + (۹) اس کا نام مدرسے سے خارج ہو گیا ہے + (۱۰) جتنے مُنہ اتنی باتیں +

EXERCISE VI.

A (۱) اگر تم ہندوستان کا نقشہ دیکھو - تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ مثلّث کی شکل کا ہے + (۲) ہمالہ کے عظیم الشّان سلسلے دوامی برف سے ڈھکے رہتے ہیں + (۳) یہی سلسلے تمام شمالی حملوں کے لئے قدرتی روک پیدا کرتے ہیں + (۴) بعض زرخیز میدان گنگا اور سندھ سے سیراب ہوتے ہیں + (۵) مجھے ہندوستان کی پیداوار کو تم سے طوالت کے ساتھ بیان کرنے کی ضرورت نہیں + (۶) مختلف قسم کے گلاب کا بیش قیمت عطر چاندی کے برابر تُل کر بکنے کے لائق ہے + (۷) ملک ہندوستان برطانیہ کے تاج میں نہایت ہی چمکدار جواہر ہے + (۸) ۱۷۵۰ء کے قریب فرانسیسوں اور انگریزوں کا ٹاکرا ہؤا + (۹) کلائو اس ظلم کا بدلا لینے بڑھا - اور ایک ہی وار میں بنگال اور بہار کے زرخیز صوبے فتح کر لئے + (۱۰) لنکا شکل میں ناشپاتی کی سی ہے۔ اور جواہرات اور موتیوں کے سبب شہرۂ آفاق ہے +

اپنی کامیابی کی بابت کوئی شک و شبہ نہ کرو +
(۲) پہلے محنت کرو - پھر امید رکھّو - کیونکہ صداقت
سے ہمیں کبھی دھوکا نہیں ملتا + (۳) کاشتکار زمین
میں بیج ڈالتا ہے - اور فصل کے پکنے تک انتظار
کرتا ہے + (۴) یہ بات کہ فائدے سے پہلے تکلیف
اور آرام سے پہلے دکھ ہوتا ہے - ہر حال میں
صادق ہے + (۵) تکلیف - محنت اور رنج کا خوف
نہ کھاؤ - صرف بیوفا سے ڈرو + (۶) گو بادل ہمارے
چکّر دار راستے کو ڈھانپ دیں - مگر بادلوں کے اوپر
دھوپ نکلی ہوئی ہے + (۷) جو اپنی انسانی آنکھوں
پر بھروسہ رکھتا ہے - وہ جلدی اندھا ہو گا +
(۸) اعتقاد نگاہ سے بہت زیادہ وسیع ہے - اور
محبّت تمام دنیا پر محیط ہو سکتی ہے + (۹) نیکی کرو
اور خدا کی مہربانی میں کبھی شبہ نہ کرو - کیونکہ نیکوں
کو جزا اور بدوں کو سزا ضرور ملیگی + (۱۰) اگر
تم قادر مطلق پر بھروسہ رکھّو گے - تو تمہاری بنیاد
مستحکم ہو گی +

B (۱) اب رات ہوئی اور اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا +
(۲) حیوانات اور نباتات میں بہت فرق ہے + (۳) تمہارے
پاس تمہارے بھائی کا کوئی خط آیا ؟ (۴) کل ہندوؤں
کا تہوار ہے + (۵) تمہیں ورزش کا کبھی شوق ہے ؟
(۶) ہاں متوازیوں پر کچھ بازیاں کر سکتا ہوں +

کہ اپنے فرض (کام) میں غفلت کرنا + (۵) وہ اپنے
کام پر گیا - لیکن ایک زور کی آواز سے لڑکے کو کہا -
لیٹ جا + (۶) بچّے نے جو فرمانبرداری کا عادی تھا - اپنے
باپ کے حکم کی تعمیل کی - یعنی لیٹ گیا + (۷) جب
ٹرین بچّے پر سے گزر گئی - تو اُس کا باپ جہاں وہ
پڑا تھا - دوڑا گیا + (۸) لیکن جب اُس نے اپنے لڑکے
کو صحیح و سالم پایا - تو بہت ہی خوش ہوا + (۹) اگر
ہماری فوجیں اپنے کمان افسروں کے احکام پر عمل
کرنے سے انکار کریں - تو کیسی ابتری اور غارت گری
ہو + (۱۰) نیکی اور انصاف کے قوانین کی متابعت کے
بغیر کوئی ملک بود و باش کے قابل نہیں ہو سکتا +

B (۱) امتحان سر پر آتا جاتا ہے + (۲) جاڑے
کے موسم میں مدرسہ دس بجے کھلتا ہے + (۳) میں
تمہارے پاس دوپہر کو یا آدھی رات کو آؤنگا +
(۴) کل مدرسے میں تعطیل تھی + (۵) کیا اُس کا
خط اچھّا ہے ؟ (۶) تمہارا خط تو نہایت ہی خراب
ہے + (۷) دنیا ایک بڑا عجائب خانہ ہے + (۸) تمہیں
ستار بجانا آتا ہے + (۹) گھنٹہ علے الصبّاح ہی بجا +
(۱۰) جھوٹ کے پاؤں کہاں +

EXERCISE V.

A (۱) ہمیشہ جہاں تک ہو سکے - کوشش کرو - اور

اس لیئے نا انصافی کا الزام مجھ پر نہیں لگ سکتا +
(۸) اگر اب جو مدد مجھ سے ہو سکتی ہے - نہ کروں -
تو بیشک قابل سزا ہونگا + (۹) باپ کی بہادری اور
ماں کی خدا پرستی بچّوں کے ترکہ میں آئی تھی +
(۱۰) کار خیر کے موقع کو شہنشاہ نے کبھی ہاتھ سے نہ دیا +

B (۱) شام ہوئی - چراغ روشن کرو + (۲) بتّی کا گل
کتر دو + (۳) اُس نے مجھے رات کے بارہ بجے آواز
دی + (۴) اُس کی آنکھیں دُکھتی ہیں + (۵) وہ آٹھ
بجے کی گاڑی میں کلکتّے جائیگا + (۶) تمہیں گیند بلّے
کے کھیل میں تو خوب دسترس ہے + (۷) کیا تم کبھی
دلّی گئے ہو ؟ (۸) میری درخواست منظور نہیں ہوئی +
(۹) اُس نے چِٹھّی کے پُرزے پُرزے کر ڈالے +
(۱۰) جس کی لاٹھی اُس کی بھینس +

EXERCISE IV.

A (۱) ایک ریل گاڑی سامنے سے آرہی تھی -
اور کانٹے والے کو اُسے دوسری سڑک پر موڑنا
تھا + (۲) اس کا اکلوتا لڑکا اسی سڑک پر کھیل رہا
تھا - اس لیئے اُس کے کچل جانے کا احتمال تھا +
(۳) اگر وہ اپنے بچّے کی طرف دوڑتا اور اُسے بچاتا -
تو وقت پر کانٹے کو نہ موڑ سکتا + (۴) اُس کو اپنے
بچّے کا بڑا فکر تھا - مگر وہ ایسا آدمی نہ تھا -

B (۱) تم تیرنا جانتے ہو؟ (۲) نہیں مجھے تیرنا تو نہیں آتا مگر گھوڑے پر چڑھنا آتا ہے + (۳) گلاب کی بُو سہانی ہوتی ہے۔ مگر تیز + (۴) میں آپ کے پاس صبح ۵ بجے نہیں آ سکتا + (۵) اُسے بارھویں تاریخ سے بخار ہے + (۶) میں دو بار کلکتے ہو آیا ہوں + (۷) یہ صندوق بڑی جگہ گھیرتے ہیں + (۸) کام وقت پر نہیں ہؤا + (۹) ان دنوں میں راتیں بڑی اندھیری اور ٹھنڈی ہوتی ہیں + (۱۰) گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں +

EXERCISE III.

A (۱) جوزف ثانی مختلف بھیس بدل کر اپنے علاقے میں پھرا کرتا تھا + (۲) محتاج کو مدد اور غمگین کو آرام دینے کے لئے وہ ہمیشہ تیّار تھا + (۳) تمہاری آواز اور سلیقے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم گلی کے لڑکوں میں سے نہیں ہو + (۴) تم کیوں آبدیدہ ہو ــ اور سوال کرتے کیوں شرماتے ہو؟ (۵) وہ آٹھ آٹھ آنسو رویا اور اُس سے کہا۔ کہ میری ماں نے اپنے بچّوں کے واسطے کھانے پینے کی چیزیں لانے کے لئے جو کچھ اُس کے پاس تھا۔ سب بیچ دیا + (۶) مصیبت نے اُس کے رخساروں کی سرخی اور آنکھوں کی چمک کھو دی ــ اور معلوم ہوتا تھا ــ کہ اُسے سل ہؤا چاہتی ہے + (۷) چونکہ مُجھ کو تمہارے افلاس اور بیماری کا علم نہ تھا۔

کی موت کا سب کو افسوس ہوا + (۸) شام کے سات بجے مجھ سے ملنے کو آنا + (۹) وہ آپ کی مہربانی کا ممنون احسان ہے + (۱۰) آدمی آدمی میں. انتر ہے +

EXERCISE II.

A (۱) اس حیوان کے گوشت پر بہت سے چھوٹے چھوٹے سخت بال (جرڑے) ہوتے ہیں + (۲) وہ ایسے چھوٹے ہوتے ہیں - کہ خردبین کی مدد بغیر نہ دکھائی دے نہیں سکتے + (۳) بعض تیزاب ریت کے ذرّے نکالنے کے لئے کام آسکتے ہیں - جو تھوڑے بہت ہمیشہ موجود ہوتے ہیں + (۴) غوطہ خور بچپنے ہی سے اس کام میں سدھائے جاتے ہیں - اور بعض تو ۶۰ فٹ تک غوطہ مارتے ہیں + (۵) جب وہ اوپر آنا چاہتے ہیں - تو کشتی میں بیٹھے ہوئے ساتھیوں کو اشارہ دیتے ہیں + (۶) ماہی گیر تیل میں بھیگی ہوئی ریت کی مٹھیاں پانی کی سطح پر بکھیرتے ہیں + (۷) یہ کام عاقبت اندیشی کے بغیر لاپرواہی سے کیا جاتا ہے + (۸) تجربوں سے یہ ثابت ہو گیا ہے - کہ اسپنج کی نسل ایک بہت سیدھے سادے طریقے سے بڑھ سکتی ہے + (۹) گھر کے استعمال کے لائق وہی اسپنج ہوتے ہیں - جن کا ڈھچر نرم اور لچکدار ہوتا ہے + (۱۰) ڈھچر کی بناوٹ نہایت ہی نازک اور خوبصورت ہوتی ہے +

EXERCISE I.

A (۱) اس کی حکومت خود مختار تھی - لیکن انصاف کرنے کے لئے وہ ہمیشہ تیّار تھا + (۲) دیانت داری اور عقلمندی میں اُس کی نہایت ہی شہرت تھی + (۳) اُس تمام ضلع میں جس پر وہ حکومت کرتا تھا - کوئی چیز اُس کی نظر سے نہیں بچ سکتی تھی + (۴) جب پہلے پہل اس نے عنانِ حکومت ہاتھ میں لی - تو ملک قزاقوں کے ہاتھ سے تنگ تھا + (۵) کبھی وہ فقیر کا بھیس بدلتا - کبھی سوداگر کا + (۶) ایک دفعہ اُس نے اشرفی زمین پر ڈال دی اور چل دیا + (۷) لیکن اس بات کا خیال رکھا - کہ وہ نظر سے اوجھل نہ ہو جائے + (۸) اس مال کو دیکھ کر تیلی کا دل للچایا (اس کے منہ میں پانی بھر آیا) اور اُس نے اُس کو اُٹھا لیا + (۹) اگرچہ قاضی تیز فہم اور منصف تھا - مگر بے عیب نہ تھا + (۱۰) جج نے دونو طرف کے بیانوں کو سنا - تھوڑی دیر سوچا اور پھر میرے حق میں فیصلہ کیا +

B (۱) تجربہ سب سے اچھا اُستاد ہے + (۲) چنبیلی گرمی کے موسم میں کھلتی ہے + (۳) دن کام کے لئے ہے اور رات آرام کے لئے + (۴) اب صبح ہوئی اور آفتاب برآمد ہوا + مجھے تین روز سے بخار آتا ہے + (۶) تم یہاں کتنے عرصے سے مقیم ہو ؟ (۷) اس
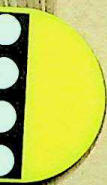
PREFACE.

The object of these *Exercises for Translation* is to secure that more systematic attention is given to this part of the scheme laid down for instruction in English in Government and Board Schools.

In the classes of the Middle Department, sufficient practice in translation *from* English is given in connection with the prescribed English Readers: and special exercises for such translation are not required. But suitable material in the vernacular for translation *into* English is not so readily at hand, with the result that the scholars have less practice in the construction of English sentences than is desirable. To meet this want, a set of two exercises is given for use in connection with each lesson of the class Readers. The *A* set consists of sentences translated from the Readers, and is meant chiefly for oral translation into English at the end of the periods set apart for Reading. The *B* set consists of easy miscellaneous sentences not taken from the Readers, and is intended as suitable material for translation during the periods available for that purpose. The sentences should first be translated orally in the class, the constructive power of the scholars being carefully and intelligently exercised. In both cases, the Teacher should not be satisfied till the scholars generally can translate, in the simplest form, all the sentences. The correct translation should ultimately be written out on the Black Boards, and carefully copied by the scholars into their Phrase Books.

I am indebted to Lala Suraj Narain, Head Master, Normal School, Delhi, and to Munshi Barkat Ali, B. A., and Pandit Iqbal Kishen, M. A., of the Central Training College, Lahore, for assistance in making the Selections for this class.

J. SIME.

راے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز
کے لئے
مفید عام پریس لاہور میں
باہتمام لالہ موتی رام منیجر چھپا

EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB.

EXERCISES FOR TRANSLATION,

FOR THE THIRD CLASS, MIDDLE DEPARTMENT

انگریزی ترجمہ

مڈل سکولوں کی تیسری جماعت کے واسطے
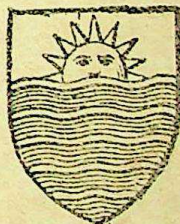
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
Mufid-i-'Am Press,
LAHORE.

4th Edition. 1909 Price 0-2-1.

سلسلۂ تعلیم پنجاب

قواعد فارسی

جو سررشتۂ تعلیم پنجاب کے صاحب ڈائرکٹر بہادر کے حکم سے
مڈل سکولوں کے واسطے مقرر ہے

سررشتۂ تعلیم پنجاب و ٹکسٹ بک کمیٹی پنجاب کے لئے
رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز نے اپنے مطبع مفید عام لاہور میں چھاپی

سنہ ۱۹۰[illegible]ء

جملہ [illegible] محفوظ ہیں

قیمت فی جلد ۴ر ۳ پائی

د۔ ر۔ س۔ ص۔
فوقانی وہ

قواعدِ فارسی

تم جانتے ہو۔ کہ لفظ کئی حرفوں سے مِل کر بنتا ہے۔ مگر ایک حرف دُوسرے حرف سے کسی حرکت کے بغیر نہیں مِل سکتا ؞

حرکت پیش۔ زبر اور زیر کو کہتے ہیں ؞

مُتحرّک وہ حرف ہے۔ جس پر زبر یا زیر یا پیش ہو۔ تم پڑھ چکے ہو۔ کہ زبر۔ زیر اور پیش کی علامتیں کیا کیا ہیں ؞

ضمّہ۔ ضم پیش واو کو کہتے ہیں ؞

واوِ مجہول وہ واوِ ساکن ہے۔ جس ۔
جیسے کور (اندھا) کی واو ؞

یائے معروف وہ ی ساکن ہے۔ جس ہو ؞
ہو۔ جیسے ی نبی کی ؞
ہو ؞
ہو ؞

نمبر صفحہ

سُکُون جزم کو کہتے ہیں +
ساکِن وُہ حرف ہے۔جس پر جزم ہو +
الِفِ ممدُودہ وُہ الِف ہے۔ جو دُوسرے الِف کے ساتھ مِل کر
پڑھا جائے۔ جیسے آمد میں +
الِفِ مقصُورہ وُہ الِف ہے۔جو دُوسرے الِف کے ساتھ نہ مِلے۔
جیسے اگر میں +
تشدِید ایک جنس کے دو حرفوں کو مِلا کر پڑھنا۔ جیسے حقّا میں
دو قاف پڑھے جاتے ہیں +
مُشدّد وُہ حرف ہے۔جس پر تشدید ہو۔ جیسے فرّخ کی ر اور
حقّا کا ق +
ماقبل وُہ حرف ہے۔جو کسی حرف سے پہلے ہو۔جیسے رب میں
ر ماقبل ب کے ہے +
مابعد وُہ حرف ہے۔جو کسی حرف سے پیچھے ہو۔ جیسے آب میں
ب مابعد الِف کے ہے +
وقف ایک ساکِن کے بعد دُوسرے غیر متحرک حرف کا واقع ہونا۔
جیسے کرد اور زرد کی دال +
موقُوف وُہ حرف ہے۔جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔اور اُس کا
ماقبل ساکن ہو۔ جیسے د زرد
مُعجمہ۔منقُوط نُقطے والے حر[illegible] کہتے ہیں
ش ۔ ج ۔ چ ۔ خ ۔ ذ ۔ ز[illegible] ہم معنی
ن ۔ ي +
مُہملہ۔غیر منقُوط بے نُق[illegible]خ کا +

١	٣	٣	[illegible]اص معنی کے لئے مقرر ہیں
١	٤	٠	. . . . . .

د - ر - س - ص - ط - ع - ک - ل - م - و - ہ ✣
فوقانی وہ حرف ہے - جس کے اوپر نقطہ ہو - لیکن اصطلاح میں خاص ت کو کہتے ہیں ✣
تحتانی وہ حرف ہے - جس کے نیچے نقطہ ہو - مگر اصطلاح میں خاص ی کو کہتے ہیں ✣
تازی وہ حرف ہیں جو زبانِ عربی میں آتے ہیں - جیسے ث - ح - ص - ض - ط - ظ - ع - ق ✣
عجمی وہ حرف ہیں جو زبانِ عربی میں نہیں آتے - اور زبانِ فارسی سے خصوصیت رکھتے ہیں - جیسے پ - چ - ژ - گ - اور ان حرفوں کو حروفِ فارسی بھی کہتے ہیں ✣
موحّدہ ایک نقطے والے حرف کو کہتے ہیں - لیکن اصطلاح میں ب سے خصوصیت رکھتا ہے ✣
مثنّاۃ دو نقطے والے حرف کو کہتے ہیں - اور اصطلاح میں ت اور ی کے ساتھ خاص ہے ✣
مثلّثہ تین نقطے والے حرف کو کہتے ہیں - اور اصطلاح میں ث سے مخصوص ہے ✣
واوِ معروف وہ واوِ ساکن ہے - جس کے ماقبل ضمّۂ خالص ہو - جیسے نُور کی واو ✣
واوِ مجہول وہ واوِ ساکن ہے - [illegible] کے ماقبل ضمّۂ غیر خالص ہو - جیسے کور (اندھا) کی واو ✣
یائے معروف وہ ی ساکن [illegible] ں کے ماقبل کسرۂ خالص ہو - جیسے [illegible]

یائے مجہُول وُہ ے ساکن ہے۔جس کے ماقبل کسرۂ غیر خالص ہو۔ جیسے ے یکے اَور بسے کی ÷

حذف عبارت میں سے کسی لفظ کے دُور کرنے کو کہتے ہیں ÷

محذُوف وُہ لفظ ہے۔جو عبارت سے دُور کیا گیا ہو۔جیسے کور بہتر میں اشت محذُوف ہے ÷

ملفُوظ وُہ حرف ہے۔جو پڑھنے میں آئے ÷

غیر ملفُوظ وُہ حرف ہے۔جو صرف لکھنے میں آئے۔پڑھنے میں نہ آئے۔جیسے عمرو کی واو ÷

واوِ معدُولہ وُہ واو ہے۔جو صرف لکھنے میں آئے۔پڑھنے میں نہ آئے۔جیسے خُود اَور خویش میں ÷

ہائے مختفی وُہ ہ ہے۔جو اظہارِ حرکت کے لئے کلمے کے آخر میں لکھی جاتی ہے۔جیسے پروانہ کے آخر میں ÷

مُخفّف وُہ لفظ ہے۔جس میں سے کوئی حرف کم کیا جائے۔جیسے بُد مُخفّف ہے بُود کا ÷

صیغہ ہیئت لفظ کو کہتے ہیں ÷

مُشتق وُہ کلمہ ہے۔جو اَور کلمے سے بنایا گیا ہو۔جیسے آمد مُشتق ہے آمدن سے ÷

غائب وُہ ہے۔جس کا ذکر کیا جائے ÷

مُخاطب وُہ شخص ہے۔جس سے بات کی جائے ÷

مُتکلّم بات کرنے والے کو کہتے ہیں ÷

مُترادِف وُہ لفظ ہیں۔جو ہم معنی ہوں۔جیسے رُخ مُترادِف رُو کا ہے۔اور رُو مُترادِف رُخ کا ÷

مُقدّر وُہ ہَے - جو عبارت میں نہ ہو - مگر اُس کے معنی لِئے جائیں - جَیسے اِبتِدا میکُنم مُقدّر ہَے بنامِ جہاندارِ جاں آفریں سے پہلے ✤

اِشباع حرکت کا اِس طرح دراز کرنا ہَے - کہ ضمّے کی درازی سے واو اَور فتح کی درازی سے الف اَور کسرے کی درازی سے یاے تحتانی پیدا ہو - جَیسے اُفتادہ - اوفتادہ - اچار - آچار - آتش - آتیش ✤

ترخیم کلمے کے آخر میں سے ایک حرف یا کئی حرفوں کے دُور کرنے کو کہتے ہیں - جَیسے مان مُرخّم ہَے مانند کا - اَور گوز مُرخّم ہَے گوزن کا ✤ مُرخّم کے معنی ترخیم کیا گیا ✤

صرف

جو کچھ ہم مُنہ سے بولتے ہیں۔ اُس کو لفظ کہتے ہیں۔ با معنی اور مُفرد لفظ کو کلِمہ اور بے معنی لفظ کو مُہمل کہتے ہیں۔ جیسے درخت۔ اسپ۔ رفت۔ جسق۔ درخ وغیرہ لفظ ہیں۔ اِن میں سے پہلے تین لفظ کلِمہ کہلاتے ہیں ❖

فارسی زبان کو سیکھنے اور سمجھنے کے لیئے اُس عِلم کا جاننا ضروری ہے۔ جس میں اُس کے کلِموں کی نِسبت بحث ہوتی ہے۔ اور اُن کو ترکیب دیکر فِقرے بنائے جاتے ہیں۔ اِس عِلم کو فارسی زبان کی صرف و نحو کہتے ہیں ❖

صرف وُہ عِلم ہے۔ جس میں کلموں کے اقسام اور اُن کے حُرُوف و حرکات کی تبدیلیوں کی نِسبت بحث ہوتی ہے ❖

نحو وُہ عِلم ہے۔ جس سے کلموں کو مِلا کر فِقرے بنانے کا حال معلُوم ہوتا ہے ❖

کلمے کی قِسمیں

تُم پڑھ چُکے ہو۔ کہ کلمے کی تین قِسمیں ہیں۔ اِسم۔ فِعل اور حرف ❖

۱- اِسم وُہ کلِمہ ہے - جو بغیر مِلانے دُوسرے کلِمے کے اپنے معنی دے - اَور اُس میں زمانے کا تعلّق نہ ہو - جیسے اشپ - سگ - سنگ وغیرہ ✣

۲- فِعل وُہ کلِمہ ہے - جو اپنے معنی بغیر مِلانے دُوسرے کلِمے کے ظاہر کرے - اَور اُس میں زمانے کا تعلّق بھی ہو - جیسے کرد - رفت - بُود وغیرہ - زمانے تین ہیں - ماضی گزرے ہُوئے زمانے کو کہتے ہیں - حال اُس زمانے کو جو اب گزرتا ہے - مُستقبل اُس زمانے کو جو آگے آنے والا ہے ✣

۳- حرف وُہ کلِمہ ہے - کہ جب تک اَور کلِمے مِثل اِسم اَور فِعل کے اُس کے ساتھ نہ مِلائے جائیں - اُس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے - اَور اُس میں زمانے کا تعلّق بھی نہیں ہوتا - جیسے از - تا وغیرہ ✣

واضح ہو - کہ روز - شب - صُبح - شام وغیرہ کلِمے وقتوں کے نام ہیں - اِس لِئے یہ اِسم ہیں ✣

اِسم کے اقسام

۱- بناوٹ کے لحاظ سے اِسم کی تین قسمیں ہیں - اِسمِ جامد - اِسمِ مصدر - اِسمِ مُشتق ✣

اِسمِ جامد - وُہ اِسم ہے - جو نہ خُود کسی سے نکلے اَور نہ کوئی اَور کلِمہ اُس سے نکلتا ہو - جیسے سنگ - اشپ وغیرہ ✣

اِسمِ مصدر وُہ اِسم ہے - جو خُود تو کسی سے نہ نکلے - مگر اُس سے بہت کلِمے مُقررہ قاعدوں سے نکلتے ہوں - جیسے رفتن

رِیدن وغیرہ ٭
اِسمِ مُشتق وُہ اِسم ہے۔ جو مصدر سے بنایا جائے۔ جیسے
رونِدہ۔ رفتار رفتن سے۔ گوئندہ۔ گُفتہ۔ گُفتار گُفتن سے ٭
فائدہ۔ فارسی میں کئی اِسم ایسے ہیں۔ جو بظاہر مُفرد معلوم
ہوتے ہیں۔ مگر اصل میں وُہ مُرکّب لفظ ہیں۔ جیسے آسمان۔ شمشیر
وغیرہ۔ آسمان مُرکّب ہے آس اور مان سے۔ جس کے معنی ہیں
چکّی کی مانند۔ اور شمشیر مُرکّب ہے شم اور شیر سے۔ شم کے
معنی ناخن ہیں۔ یعنی شیر کے ناخن کی طرح۔ گو یہ اِسم دو لفظوں
کے ملنے سے بنے ہیں۔ تاہم فارسی میں مُفرد مُستعمل ہوتے ہیں۔
اِن کو بھی اِسم جامد کہینگے ٭
۲۔ معنوں کے لحاظ سے اِسم کی دو قسمیں ہیں۔ اِسم معرفہ۔
اِسم نکرہ ٭
اِسم معرفہ وُہ اِسم ہے۔ جس سے خاص شئے مُراد ہو۔ جیسے
مسٹر جارج۔ نہال چند۔ دہلی۔ ایں مرد۔ آں کس کہ مرا بگفت
وغیرہ ٭
اِسم نکرہ وُہ اِسم ہے۔ جس سے خاص شئے مُراد نہ ہو۔
جیسے خشت۔ اسپ۔ سنگ وغیرہ ٭

اِسم کی جمع بنانے کے قاعدے

واحد ایک کو کہتے ہیں۔ جمع ایک سے زیادہ کو۔ جیسے اسپ
ایک گھوڑا۔ شتر ایک اونٹ۔ اسپاں ایک سے زیادہ گھوڑے۔
شتراں ایک سے زیادہ اونٹ ٭

جاندار اِسْم کی جمع واحد کے آخر میں ان لگانے سے بناتے ہیں۔ اور بے جان کی ہا لگانے سے۔ جیسے سگ۔ سگاں۔ مرد۔ مرداں۔ خروس۔ خروساں۔ روز۔ روزہا۔ شب۔ شبہا۔ سال۔ سالہا ✤

فائدہ۔ جب بے جان اِسْم کے آخر میں ہاے مختفی ہو۔ اُس کی جمع بنانے میں ہم اُس ہ کو گرا کر ہا علامت جمع کی زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے نامہ۔ نامہا۔ خامہ۔ خامہا۔ اگر وہ ہاے مختفی نہ ہو۔ تو اُس کو گراتے نہیں۔ بلکہ اُس کے بعد ہا زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً زِرِہ۔ زِرِہہا ✤

جب جاندار اِسْم کے آخر میں الف یا واو ہو۔ تو کبھی بجاے ان کے یاں جمع بنانے کے لئے لگاتے ہیں۔ جیسے دانا۔ دانایاں۔ گل رو۔ گل رویاں۔ جب اُس کے آخر میں ہاے مختفی ہو۔ تو اُس کو گ سے بدل کر ان زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے بندہ۔ بندگاں ✤

بعض اِسْموں کی جمع مذکورہ قاعدوں کے خلاف آتی ہے۔ جیسے درخت کی جمع درختاں۔ چشم کی جمع چشماں۔ مار کی جمع مارہا۔ سہ

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

بعض اِسْموں کے آخر میں ات یا جات لگانے سے جمع بناتے ہیں۔ جیسے دِہ دِہات۔ بیگم۔ بیگمات۔ دیہہ۔ دیہہ جات۔ نقشہ۔ نقشہ جات۔ قلعہ۔ قلعہ جات وغیرہ۔ بعض وقت ان کو بغیر ہا کے بھی لکھتے ہیں ✤

چونکہ عربی زبان کے لفظ فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور

بعض فارسی لفظوں کی جمع عربی کے لفظوں کی جمع کے وزن پر بناتے ہیں۔ اس واسطے چند مختصر قاعدے عربی جمع بنانے کے بھی رکھے جاتے ہیں +

عربی میں جمع دو قسم کی ہوتی ہے۔ جمع سالم اور جمع تکسیر۔

جمع سالم میں اگر وہ اسم مذکّر ہو۔ تو اُس کے آخر میں واو معروف اور ن یا یائے معروف اور ن زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے مسلمون۔ مسلمین +

اور اگر وہ اسم مؤنّث ہو۔ تو اُس کے آخر میں الف اور ت زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے مسلمات +

جمع تکسیر میں اسم اپنی اصلی بنا پر قائم نہیں رہتا۔ اُس کے کئی وزن ہیں۔ اُن میں سے بعض یہ ہیں۔(۱) افعال۔ جیسے شریف کی جمع اشراف۔ قول کی جمع اقوال۔ توپ کی جمع اتواپ بھی لکھا کرتے ہیں۔(۲) فعلاء۔ جیسے حکیم کی جمع حکماء۔(۳) افعلاء۔ جیسے حبیب کی احباء۔ صدیق کی اصدقاء۔(۴) فعول۔ جیسے فلس کی فلوس۔ عقل کی عقول وغیرہ +

اسم کی تذکیر و تانیث

فارسی میں مذکّر و مؤنّث کی تمیز دو صورتوں سے ہو سکتی ہے۔

۱۔ مذکّر اور مؤنّث کے لئے جدا جدا لفظ موجود ہیں۔

مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث	مذکّر	مؤنّث
خروس	ماکیان	بندہ	کنیز	برادر	خواہر	مرد	زن
پدر	مادر	پسر	دختر	شوہر	زن		

۲- جو اِسم مُذکّر اور مؤنّث دونو کے واسطے آتے ہیں۔ اُن پر لفظ نر اور مادہ لگانے سے تمیز ہو جاتی ہے +

مذکّر	مؤنّث		مذکّر	مؤنّث
شیر نر	شیر مادہ	یا	نرہ شیر	مادہ شیر
نر گاو	مادہ گاو	یا	گاوِ نر	گاوِ مادہ
شُتر نر	شُتر مادہ	یا	نر شُتر	مادہ شُتر

۳ عربی اِسموں میں جو فارسی میں مُستعمل ہوتے ہیں۔ تانیث کی علامت ہ ہوتی ہے۔ جو مُذکّر کے بعد لگائی جاتی ہے۔ جیسے والِد- والِدہ - مَلِک - مَلِکہ - خادِم - خادِمہ وغیرہ +

اِسم معرفہ کے اقسام

اِسم معرفہ کی چار مشہور قسمیں ہیں - (۱) اِسم ضمیر- (۲) اِسم اِشارہ - (۳) اِسم موصول - (۴) اِسم علم +

۱- اِسم ضمیر وُہ اِسم ہے۔ جو کسی دُوسرے اِسم کی جگہ جو اُس کا مرجع ہے۔ اِستعمال میں آتا ہے۔ اِس کی دو قسمیں ہیں - (۱) ضمیر مُنفصِل - (۲) ضمیر مُتّصِل +

ضمیر مُنفصِل وُہ ہے - کہ جُزوِ کلمہ نہ ہو۔ جیسے او- من - شُما وغیرہ ضمیر مُتّصِل جُزوِ کلمہ ہوتی ہے - جیسے غُلامم - گفتمش- نامت وغیرہ میں م - ش اور ت +

جس کے ساتھ کلام کیا جائے۔ اُس کو مُخاطب یا حاضر- جو کلام کرنے والا ہو۔ اُس کو مُتکلّم اور سوا اِن کے جس کی بابت کلام ہو۔ اُس کو غائب کہتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اِسم یا غائب ہوگا یا مُخاطب یا مُتکلّم +

اسپ گریخت - اسپ را گرفتم - اسپ پادشاہ - اِن فقروں میں
کلمۂ اسپ اِسم ہے - مگر پہلے فقرے میں اسپ نے بھاگنے کا کام
کیا - یعنی اسپ کام کرنے والا ہے - یا یُوں کہو - کہ اسپ فاعِل ہے -
دُوسرے فقرے میں پکڑنے کا کام اسپ پر واقع ہوا ہے - اِس
فقرے میں اسپ کی وُہ حالت نہیں - جو پہلے فقرے میں تھی -
یہاں بجائے فاعِل ہونے کے اُس پر فعل واقع ہُوا ہے -
یعنی وُہ فعل کا مفعُول ہو گیا ہے - تیسرے فقرے میں اسپ
کی حالت اُوپر کی دونو حالتوں سے جُدا ہے - نہ وُہ فعل کا
فاعِل ہے - اَور نہ مفعُول - بلکہ وُہ ایک اَور اِسم سے لگاؤ یا تعلّق
رکھتا ہے - جِس کو اِضافت کہتے ہیں - اسپ کی اِن تینوں حالتوں
کو حالتِ فاعلی - حالتِ مفعُولی اَور حالتِ اِضافی کہتے ہیں - اِسی طرح
سے ہر اِسم کی یہ تین حالتیں ہونگی - حالتِ فاعلی میں وُہ
کوئی کام کریگا - حالتِ مفعُولی میں اُس پر کوئی کام کیا جائیگا -
حالتِ اِضافی میں وُہ کسی اَور اِسم سے لگاؤ رکھیگا - چُونکہ
اِسم ضمیر اِسم کی جگہ بولے جاتے ہیں - اِس واسطے اُن کی بھی
تین حالتیں ہونگی - حالتِ فاعلی - حالتِ مفعُولی اَور حالتِ اِضافی
اَور اُن کی ضمیریں بھی الگ الگ ہونگی ÷

دونو قسموں کی ضمیروں کا حال ذیل کے نقشوں سے ظاہر
ہے ÷

۱- ضمائرِ منفصل کا نقشہ

اقسامِ ضمائر	غائب	مخاطب	متکلّم	مثالیں
فاعلی	او - وے	تو	من	او دید - تو دیدی - من دیدم ۔
مفعولی	او را یا وے را	ترا	مرا	او را گرفت - ترا گرفت - مرا گرفت ۔
اضافی	او - وے	تو	من	غلامِ او - غلامِ تو - غلامِ من ۔

غائب - مخاطب اور متکلّم یا واحد ہونگے یا جمع - اس لحاظ سے اُن کی ضمیریں جمع کی بھی ہونگی - جو ذیل میں مندرج ہیں ۔

اقسام ضمائر	جمع غائب	جمع حاضر یا مخاطب	جمع متکلّم	مثالیں
فاعلی	ایشاں آنہا ایناں	شما	ما	ایشاں کردند - شما میدیدید - ما کنیم - ایناں رفتند ۔
مفعولی	ایشاں را آنہا را ایناں را	شما را	ما را	ایشاں را گرفتم - شما را دیدم - ما را گرفت ۔
اضافی	ایشاں آنہا	شما	ما	غلامِ ایشاں - غلامِ شما - غلامِ ما ۔

۴-ضمائرِ مُتّصِل کا نقشہ

اقسامِ ضمیر	واحد			جمع			مثالیں					
	غائب	مخاطب	متکلّم	غائب	مخاطب	متکلّم						
فاعلی	۰	ی	م	ند	ید	یم	آمد	آمدی	آمدم	آمدند	آمدید	آمدیم
مفعولی	ش	ت	م	شاں	تاں	ماں	دادمش	دادمت	دادندم	دادند شاں	دادید تاں	دادند ماں
اضافی	ش	ت	م	شاں	تاں	ماں	غلامش	غلامت	غلامم	غلام شاں	غلام تاں	غلام ماں

نقشۂ نمبر ۲ سے معلوم ہوگا۔کہ ضمیرِ مُتّصِل واحد غائب کے لئے کوئی لفظ فارسی میں ظاہر نہیں ہے۔ جیسے کرد اور آمد وغیرہ جن میں ضمیر او پوشیدہ ہے۔اس ضمیر کو ضمیرِ مُستتر کہتے ہیں *

مُتذکرۂ بالا نقشوں سے ظاہر ہے۔کہ فارسی زبان میں مُنفصِل ضمیریں چھ ہیں۔اور مُتّصِل دس *

فائدہ۔جس کلمے کے آخر ہاۓ مُختفی ہو۔اور اُس کے ساتھ کوئی ضمیرِ مُتّصِل لگانی ہو۔تو اُس ضمیر کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں۔تاکہ دو ساکن جمع نہ ہوں۔جیسے رفتہ اند۔

رفتۂ - رفتہ ام وغیرہ ؛ لفظِ خود اور خویشتن بھی کبھی کبھی ضمیرِ واحد غائب - واحد حاضر اور واحد متکلم کی جگہ مستعمل ہوتے ہیں - اور تاکید کا فائدہ دیتے ہیں - جیسے خود ایں کار کردہ بودی - کبھی لفظِ بندہ بھی ضمیرِ واحد متکلم کی جگہ استعمال کرتے ہیں - جیسے بندہ مے روم ؛

مرجع عموماً ضمیر سے پہلے لایا کرتے ہیں - اور بعض اوقات مضمون میں شبہ دور کرنے کے لئے یا جس وقت مرجع ضمیر سے دور واقع ہوا ہو - تو اُس صورت میں مرجع کو مکرر لاتے ہیں - کبھی ضمیر مرجع سے پہلے آ جاتی ہے - اس وقت اس کو اضمار قبل الذکر کہا کرتے ہیں - جیسے دگر نماند متاعیش در دکاں نرگس - اس میں ضمیرِ شین کا مرجع نرگس ہے ؛

۲ - اسمِ اشارہ - وہ اسم ہے - جس سے کسی چیز - شخص یا مقام کی طرف اشارہ کیا جائے - مثلاً ایں مرد - آں اسپ - آں دہ وغیرہ - جس کی طرف اشارہ کریں - اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں - قریب کی طرف اشارہ کرنے کے واسطے لفظِ ایں اور بعید شے کے واسطے لفظِ آں بولتے ہیں - کبھی حاضر شے کے واسطے لفظِ ایں اور غائب کے واسطے لفظِ آں استعمال کرتے ہیں - جیسے ایں از ما شست - آں کہ در خانہ دیدۂ از زید است ؛

اسمِ اشارہ کی جمع بھی اسم کی جمع کی طرح بناتے ہیں - جیسے اینہا - یہ اُس وقت استعمال کرتے ہیں - جب مشارٌ الیہ بے جان ہو - اینان جب وہ جاندار ہو - اسی طرح آنہا اور آناں ؛

ہمیں اور ہماں (ہم ایں - ہم آں) اشارۂ تاکیدی کے واسطے

بولے جاتے ہیں +

فائدہ - رُوز - شب اور سال کے ساتھ لفظِ اِمس کو اِم کے ساتھ بدل کر لکھتے ہیں - جیسے اِمشب - اِمسال - جب اِیں اور آں کے پہلے ب لگاتے ہیں - تو الف کو دال سے بدلتے ہیں - جیسے بدیں - بداں +

۳ - اِسم موصُول وُہ نا تمام اِسم ہے - جس کے آگے ایک اور جُملہ اُس کا بیان واقع ہو - وہ جُملہ صِلہ کہلاتا ہے - صِلہ اور موصُول کے درمیان عموماً ایک کاف لایا کرتے ہیں - مثلاً شخصے کہ مرا انار دادہ بُود - امروز در خانہ آمدہ است - یہاں شخصے اِسم موصُول اور مرا انار دادہ بُود جُملہ صِلہ ہے - موصُول اور صِلے کے مِلنے سے ایک خاص شخص سے مُراد ہے - ہرکہ - ہر آنکِہ - آنکِہ - آنانکِہ - آنکس کہ ذوِی العُقُول کے واسطے اور ہرچہ - ہر آنچہ - آنچہ غیر ذوِی العُقُول کے واسطے مقرر ہیں +

۴ - اِسم علم وُہ اِسم ہے - جو کِسی خاص شَے کا نام ہو - جیسے احمد - روشن لعل - انار کلی - امرت سر وغیرہ +

واضح ہو - کہ اِسم معرِفہ میں اِسم ضمیر - اِسم اِشارہ اور اِسم موصُول بھی شامل ہیں - مگر اِسم علم کِسی خاص شَے کا نام ہوتا ہے +

اشخاص کے نام کئی طرح ظاہر ہوتے ہیں +

(۱) اصلی نام سے جو بزرگوں نے وِلادت کے بعد رکھ دیا ہے - جیسے محمُود - تُلسی رام +

(۲) اَیسے نام سے جو بادشاہ اور امیر کِسی خدمت پر خوش ہوکر

نوکروں کو عنایت کیا کرتے ہیں۔ ان کو خطاب کہتے ہیں۔ جیسے صفدر جنگ۔ آصف جاہ۔ ستارۂ ہند۔ سردار بہادر۔ خان بہادر اور شمس العلما وغیرہ۔ خطاب کو لقب بھی کہتے ہیں +

(۳) ایسے نام سے جو شاعر لوگ اپنے واسطے اپنی نظم میں رکھ لیا کرتے ہیں۔ اس کو تخلّص کہتے ہیں۔ جیسے سعدی تخلّص ہے شیخ مُصلحُ الدّین شیرازی کا +

(۴) ایسے نام سے جو اصلی نام کے سوا کسی وصف کے سبب مشہور ہو گئے ہوں۔ ان کو لقب کہتے ہیں۔ جیسے رویین تن لقب اسفندیار کا +

(۵) ایسے نام سے جو اصلی نام سے مختصر ہو کر ایک چھوٹا سا نام عام لوگوں میں مشہور ہو جائے۔ اس کو عُرف کہتے ہیں۔ جیسے کالے خاں سے کلّن +

(۶) بعض موقع پر عرب کے لوگ باپ یا ماں کا پتا بھی شامل کر لیتے ہیں۔ اس کو کُنیت کہتے ہیں۔ جیسے ابُو القاسم۔ اُمّ عُمر۔ کبھی وصف کے لحاظ سے ایسے نام رکھ لیتے ہیں۔ جیسے ابُو الفضل۔ ابُو الفیض +

اسمِ معرفہ کی مُتذکرۂ بالا قسموں کے سوا اور قسمیں بھی ہیں۔ جن سے خاص شخص یا شَے تعبیر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں +

(۱) معہودِ ذہنی وہ اسم ہے۔ جو صرف مُتکلِّم اور مُخاطب کے

---

[1] مگر ان میں اتنا فرق ہے۔ کہ خطاب سے صرف تعریف ظاہر ہوتی ہے۔ لقب سے خواہ تعریف ہو۔ خواہ مذمت۔ اور یہ خود ہی مشہور ہو جاتا ہے +

ذہن میں مُقرّر ہو۔ جیسے لفظِ دوست اور دُشمن وغیرہ سے کوئی خاص شخص مُراد رکھا جائے۔ جو مُتکلّم اور مُخاطب کے ذہن میں ہو +

(۲) معہودِ خارجی وُہ اِسم ہے۔ جس کو مُتکلّم اور مُخاطب کے سوا اور لوگ بھی جانتے ہوں۔ جیسے غلامِ مصر۔ خلیل اللہ۔ جن سے مُراد حضرت یُوسف اور حضرت ابراہیم علیہما السّلام ہیں +

(۳) جب کوئی اِسم نکرہ کسی اور اِسم سے لگاؤ رکھنے کے باعث خاص معنی ظاہر کرے۔ جیسے غلامِ زید۔ غلام اِسم نکرہ تھا۔ مگر جب اُس کو زید کے ساتھ تعلّق دیا۔ تو ایک خاص غلام سے مُراد ہو گئی +

اِسم نکرہ کی قسمیں

اِسم نکرہ وُہ اِسم ہے۔ جس سے خاص شے ظاہر نہیں ہوتی۔ جیسے درخت۔ میز۔ خشت وغیرہ +

اِسم نکرہ کی مشہور قسمیں یہ ہیں۔ اِسم ذات۔ اِسم صفت۔ اِسم مصدر۔ اِسم فاعل۔ اِسم مفعول۔ اِسم حالیہ۔ اِسم حاصل مصدر۔ پہلے تین اِسموں کے سوا باقی سب اِسم مشتق ہیں۔ جو مصدر سے بنتے ہیں۔ اور اُن کا حال فعل کی فصل کے بعد بیان کیا جائیگا +

۱۔ اِسم ذات۔ جو چیز اپنی ذات میں ایسی خصوصیت رکھے۔ کہ اور چیزوں میں الگ پہچانی جائے۔ مگر کوئی وصف اُس سے نہ سمجھا جائے۔ اُس کے نام کو اِسم ذات کہتے ہیں۔ جیسے کتاب۔ صندوق۔ باغ۔ سنگ۔ سگ۔ پرند وغیرہ +

کبھی اِسمِ ذات جگہ یا وقت کے معنی دیتا ہے۔جیسے آرام گاہ۔
خواب گاہ۔ صُبح ۔شام وغیرہ ۔اِن کو اِسمِ ظرف کہتے ہیں +
کبھی اِسمِ ذات سے کسی شَے کا چھوٹا ہونا سمجھا جاتا ہے۔
جیسے مردک۔دُخترک۔مشکیزہ۔اِن کو اِسمِ تصغیر کہتے ہیں +
کبھی اِسمِ ذات میں آواز کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جیسے کُوکُو
فاختہ کی آواز۔ قُلقُل صُراحی کی آواز۔اِن کو اِسمِ صَوت کہتے ہیں +
کبھی اِسمِ ذات سے اوزار کے معنی لیئے جاتے ہیں۔ جیسے
قلم تراش ۔کوبہ۔ اُسترہ۔ اِن کو اِسمِ آلہ کہتے ہیں +

اِسمِ ظرف وُہ اِسمِ ذات ہے۔جس کے معنی وقت یا جگہ
کے ہوں۔ جیسے صُبح۔ شام۔ گلزار۔ سحرگاہ وغیرہ۔اِس کی دو
قِسمیں ہیں +

(۱) ظرفِ مکاں جس کے معنی جگہ کے ہیں۔ جیسے آرام گاہ۔
آرام کرنے کی جگہ +

(۲) ظرفِ زماں جو وقت ظاہر کرے۔ جیسے سحرگاہ صُبح کا
وقت +

فارسی میں عمُوماً اِسمِ ظرفِ مکاں اِسم کے بعد مُندرجۂ ذیل
الفاظ لگانے سے بنتا ہے +

گاہ	جیسے رزم گاہ ۔ خواب گاہ	سرا	جیسے بُستاں سرا۔ ماتم سرا
خانہ	" فیل خانہ ۔ شُتر خانہ	زار	" گلزار لالہ زار
دان	" قلمدان ۔ پاندان	بار	" رودبار جویبار
کدہ	" آتش کدہ ۔ مے کدہ	ستاں	" گلستاں یعنی پھولوں کی جگہ

کبھی اِسم کے بعد لفظِ گاہ لگا کر ظرفِ زماں بھی بنا لیتے ہیں۔

جیسے سحرگاہ +
اِسم ظرف کبھی مُشتق بھی آتا ہے۔ جیسے دوشہ۔ دُودھ دُوہنے
کا برتن +
اِسم تصغیر وُہ اِسم ذات ہے۔ جِس میں معنی چھُٹائی کے
پائے جائیں۔ جیسے دُخترک۔ مشکیزہ۔ یعنی چھوٹی لڑکی اور چھوٹی
مشک۔ یہ اِسم اکثر محبّت و شفقت یا حقارت کے موقع پر
بولے جاتے ہیں +
(۱) جِس اِسم کے آخر میں ہائے مختفی نہ ہو۔ اُس کے آخر ک
زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے مرد سے مردک۔ طفل سے طفلک۔ درخت
سے درختک +
(۲) جِس اِسم کے آخر میں ہائے مختفی ہو۔ تو تصغیر بنانے کے
وقت وُہ ہا گ سے بدل جاتی ہے۔ جیسے نامہ سے نامگک +
(۳) اِسم کے آخر چہ لگانے سے تصغیر بناتے ہیں۔ اور عموماً یہ
لفظ بے جان اِسم کے بعد لگاتے ہیں۔ جیسے صندوقچہ۔ اور کبھی
چہ کے پہلے ی بھی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے باغیچہ اور دریچہ +
(۴) کبھی یزہ اور و اور کہ کے لگانے سے تصغیر بناتے ہیں۔
جیسے مشکیزہ۔ پسرو۔ مردکہ +
اِسم صَوت۔ جِس اِسم ذات سے جاندار یا بے جان چیزوں
کی آوازوں کی نقلیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اُس کو اِسم صَوت کہتے
ہیں۔ جیسے کُوکُو فاختہ یا قمری کی آواز۔ قُلقُل صُراحی کی آواز +
اِسم آلہ وُہ اِسم ذات ہے۔ جو اوزار کے معنی ظاہر کرے۔
جیسے بادکش۔ جاروب۔ کلید وغیرہ۔ یہ اِسم کبھی مُشتق کبھی

غیر مشتق آتا ہے۔اس کا حال اسمائے مشتق میں لکھا جائیگا +

۲۔ اِسمِ صفت وہ اِسمِ نکرہ ہے۔جس میں بھلائی یا بُرائی یا کوئی اَور وصف پایا جائے۔ جیسے نیک۔ بد۔ سبز۔ سُرخ وغیرہ۔ جس اِسم میں صِفتی معنی بطور ثبوت اور قیام کے پائے جائیں۔ اُس کو اہلِ عرب صفتِ مشبّہ کہتے ہیں۔ جیسے جمیل اور حسین +

صفت تین طرح پر آتی ہے۔(۱) تفضیلِ نفسی یا صفتِ محض۔جس کے معنی بغیر کمی یا زیادتی کے سمجھے جائیں۔جیسے کم۔ بد۔ خوش۔ گرم وغیرہ +

(۲) تفضیلِ بعض۔جس کے معنوں میں کمی یا زیادتی بعض کے لحاظ سے پائی جائے۔ مثلاً خوبتر۔ کمتر وغیرہ +

دو چیزوں یا شخصوں میں مقابلہ کرنے کے وقت یہ صفت استعمال کی جاتی ہے +

(۳) تفضیلِ کُل جس کے معنوں میں کمی یا بیشی کُل کے لحاظ سے پائی جائے۔ جیسے کمترین۔بہترین۔ جب دو سے زیادہ شخصوں یا چیزوں میں مقابلہ کرکے کسی ایک کو سب پر ترجیح دینا چاہتے ہیں۔ تو اُس وقت یہ درجہ صفت کا استعمال کرتے ہیں +

فارسی میں تفضیلِ بعض اور تفضیلِ کُل کے بنانے کے قاعدے یہ ہیں +

تفضیلِ نفسی یا صفتِ محض کے بعد لفظ تر لگانے سے تفضیلِ بعض بنتی ہے۔جیسے بہاری از گنگا بشن نیک تر است۔ برادرم از احمد کمتر روپیہ دارد۔ایں اسپ نسبت باد چابک تر است۔

اِن فقروں میں نیک تر ۔ کمتر اَور چابک تر تفضیلِ بعض ہیں ۔
جس شخص یا چیز سے مقابلہ ہوتا ہے ۔ اُس کے پہلے لفظِ از
اَور نشبت بہ لگاتے ہیں ۔ جیسا کہ اُوپر کی مثالوں سے ظاہر
ہے +

(۲) تفضیلِ نفسی کے بعد لفظِ ترین کے لگانے سے تفضیلِ کُل
بنتی ہے ۔ جیسے بہترین اعمال سخاوت اشت +

کبھی وصفی معنوں کی زیادتی ظاہر کرنے کے لئے صفت کے پہلے
لفظ بسیار ۔ خیلے ۔ خوب ۔ از حد ۔ بغایت وغیرہ لاتے ہیں ۔
جیسے اسپم خیلے چابک اشت +

جن اعداد سے افراد کی گنتی معلوم ہوتی ہے ۔ اُن کو اِسم عدد
کہتے ہیں ۔ اُن سے فقط یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ کتنی چیزیں ہیں ۔
جیسے شش خربوزہ ۔ بست و پنج سال ۔ شش اَور بست و پنج
اِسم عدد ہیں ۔ خربوزہ اَور سال اِسم معدود +

جن اعداد سے چیزوں کے شمار کے علاوہ اُن کا درجہ بھی
معلوم ہوتا ہے ۔ اُن کو صفتِ عددی یا اعدادِ صفتی کہتے ہیں ۔
جیسے جماعتِ دہم ۔ حکایتِ سیزدہم ۔ دہم ۔ سیزدہم صفتِ عددی
ہیں ۔ جماعت اَور حکایت اِسم معدود ہیں +

اِسم عدد اَور صفتِ عددی بھی اِسم صفت سمجھے جاتے ہیں +

۳ ۔ اِسم مصدر وُہ اِسم نکرہ ہے ۔ جو کسی کام یا حالت کا
نام ہو ۔ اَور اُس میں معنی اُس کام کے کرنے یا حالت کے
ہونے کے پائے جائیں ۔ یا جس اِسم نکرہ میں کسی کام کے
کرنے یا ہونے یا سہنے کا ذکر بغیر تعلق زمانے کے سمجھا جائے ۔

اُس کو اِسمِ مصدر کہتے ہیں۔ اور اُردو ترجمے میں اُس کے آخر لفظ نا ہو۔ مثلاً گریختن۔ بھاگنا۔ پروردن۔ پالنا۔ کردہ شدن۔ کیا جانا وغیرہ۔ فارسی میں اُس کے آخر دن یا تن ہوتا ہے۔ لیکن چند اِسم فارسی میں ایسے بھی ہیں۔ کہ اُن کے آخر دن یا تن ہے۔ مگر وہ اِسمِ مصدر نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن میں کسی کام کے کرنے یا حالت کے ہونے کے معنی نہیں سمجھے جاتے۔ اور نہ اُن کے اُردو ترجمے کے آخر لفظ نا آتا ہے۔ جیسے گردن۔ تہمتن وغیرہ +

مصدر سے دو طرح کے کلمے بنتے ہیں۔ (۱) وہ جن میں زمانہ پایا جاتا ہے۔ جیسے گریخت۔ کردہ است۔ خواہد دید۔ می رود وغیرہ۔ اِن کو فعل کہتے ہیں۔ (۲) وہ کلمے جن میں زمانہ نہیں پایا جاتا۔ مگر مصدر کے معنی اور مادہ اُن میں موجود ہوتے ہیں۔ اُن کو اِسمِ مشتق کہتے ہیں۔ جیسے رونده۔ کشتہ۔ رفتار +

فائدہ۔ کبھی عربی لفظ سے بھی فارسی کا مصدر بنا لیتے ہیں۔ جیسے طلبیدن مانگنا۔ بلانا۔ فہمیدن سمجھنا۔ اور رقصیدن ناچنا۔ طلب اور فہم اور رقص تینوں عربی لفظوں سے بنا لئے ہیں۔ اِسی طرح کبھی ہندی لفظ سے بھی فارسی مصدر بنا لیتے ہیں۔ جیسے چلنے سے چلیدن بنا لیا ہے +

فائدہ۔ کبھی مصدر دو کلموں سے مرکّب ہوتا ہے۔ جیسے گوش کردن۔ نقش کردن۔ سپر کردن۔ نگاہداشتن۔ اُمید داشتن وغیرہ +

فعل

فعل کے معنی کیا ہیں؟ کسی کام کا کرنا۔ اور جو کام ہے۔ اس کا کرنے والا بھی ضرور ہونا ہے۔ اس کام کے کرنے والے کو فاعل اس فعل کا کہتے ہیں۔ پس ہر فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے۔ جیسے زید رفت۔ زید گیا۔ رفت فعل۔ زید اس کا فاعل +

اگر فعل اور فاعل مل کر بات پوری ہو۔ اور فعل فاعل سے نکل کر اور کسی پر نہ پہنچے۔ تو اس فعل کو لازم کہتے ہیں۔ جیسے زید نشست۔ یعنی زید بیٹھا۔ نشست فعل۔ زید اس کا فاعل۔ بیٹھنے کا فعل زید پر تمام ہوا۔ پس نشستن فعل لازم ہے +

اگر فعل اور فاعل مل کر بات پوری نہ ہو اور فعل فاعل سے تجاوز کرکے اور کسی پر واقع ہو۔ تو اس فعل کو متعدی کہتے ہیں۔ جیسے زید بکر را زد۔ یعنی زید نے بکر کو مارا۔ زد فعل متعدی۔ زید اس کا فاعل اور بکر مفعول ہے۔ مارنے کا فعل زید سے نکل کر بکر پر واقع ہوا +

بعض وقت فعل متعدی اور لازم میں تمیز اس طرح کرتے ہیں۔ کہ جس مصدر کے ماضی مطلق کے اردو ترجمے میں لفظ نے آوے۔ اس مصدر کو اور اس کے افعال کو متعدی جانو۔ جیسے زید زد۔ زید نے مارا۔ عمرو پرورد۔ عمرو نے پالا۔ پس زدن اور پروردن اور ان کے افعال متعدی ہیں۔ کیونکہ ان کے ماضی مطلق

کے ترجمے میں لفظ نے آیا- اور جس مصدر کے ماضی مُطلق کے اُردو ترجمے میں لفظ نے نہ آئے- اُس مصدر کو اور اُس کے افعال کو لازم سمجھو- جیسے زید رفت- زید گیا- عمرو خفت- عمرو سویا- پس رفتن اور خفتن لازم ہیں- کیونکہ اُن کے ماضی مُطلق کے ترجمے میں لفظ نے نہیں آیا +

تمہ یاد رکھّو- کہ آوردن- بُردن اور ربُودن یہ تینوں مصدر اور اِن کے افعال مُتعدّی ہیں- اگرچہ اِن کے ماضی مُطلق کے اُردو ترجمے میں لفظ نے نہیں آتا- جیسے زید آورد- جس کے معنی ہیں زید لایا +

جس فِعل کا فاعل مذکور ہو- اُس فِعل کو معروف یا معلوم کہتے ہیں- جیسے زید کُشت عمرو را- یعنی زید نے عمرو کو مار ڈالا- کُشت کو فِعلِ معروف کہتے ہیں- کیونکہ زید فاعل اُس کا مذکور ہے +

جس فِعل کا فاعل مذکور نہ ہو- اُس کو مجہول کہتے ہیں- جیسے زید کُشتہ شُد- یعنی زید مار ڈالا گیا- کیونکہ زید کا مار ڈالنے والا مذکور نہیں- اور زید کو مفعُول مالم یُسمّ فاعلُہٗ اِس فِعل کا کہتے ہیں- یعنی ایسا مفعُول کہ جس کے فاعل کا نام اور نشان مذکور نہیں + اور یاد رہے- کہ فِعلِ لازم مجہول نہیں ہوتا +

فِعلِ مجہول کا مصدر- مجہول فِعلِ معروف کے مصدرِ معروف سے اِس طرح بناتے ہیں- کہ مصدر کے ماضی مُطلق کے صیغۂ واحد غائب کے بعد ہ زیادہ کرکے لفظِ شُدن لگاتے ہیں- جیسے

کُشتن سے کُشتہ شُدن اور پرورد‌ن سے پرورده شُدن وغیرہ +

اگر فعلِ معروف یا فعلِ مجہول کے اُوپر نُونِ مفتُوح جس کے معنی نہیں کے ہیں۔ لائیں۔ تو اُس فعل کو منفی یا نفی کہتے ہیں۔ جیسے زید عمرو را نہ کُشت۔ و زید کُشتہ نہ شد۔ یعنی زید نے عمرو کو مارا نہیں۔ اور زید مارا نہ گیا۔ اور جس فعل پر نُون جس کے معنی نہیں کے ہیں۔ نہ ہو۔ اُس فعل کو مُثبت یا اِثبات کہتے ہیں +

پس اِس تقریر سے ثابت ہُوا۔ کہ ہر ایک فعل چار طرح پر ہے + اِثبات معرُوف۔ جیسے پرورد۔ اُس نے پالا + نفی معرُوف نہ پرورد۔ اُس نے نہ پالا + اِثبات مجہُول۔ پرورده شد۔ وہ پالا گیا + نفی مجہُول۔ نہ پرورده شُد۔ وُہ نہ پالا گیا۔ اِسی طرح سے مصدر بھی چار طرح پر ہے۔ جیسے پروردن۔ پالنا۔ نہ پروردن نہ پالنا۔ پرورده شُدن پالا جانا۔ نہ پرورده شُدن۔ نہ پالا جانا۔ جیسا مصدر ہوگا۔ ویسا ہی فعل اُس سے بنیگا +

تُم پہلے پڑھ چکے ہو۔ کہ فعل چھ ہیں۔ (۱) ماضی۔ (۲) مضارع۔ (۳) حال۔ (۴) مُستقبل۔ (۵) امر۔ (۶) نہی + ماضی کئی قِسم پر ہے۔ (۱) ماضی مُطلق۔ (۲) ماضی قریب۔ (۳) ماضی بعید۔ (۴) ماضی اِستمراری۔ (۵) ماضی شکّیہ۔ (۶) ماضی تمنّی۔ (۷) ماضی معطُوفہ۔ اب ہر ایک معنی کا صیغۂ واحد غائب بنانا بیان کیا جاتا ہے +

ماضی مُطلق مصدر سے بنایا جاتا ہے۔ جب مصدر کے آخر سے نُون اور اُس کے ماقبل کی حرکت دُور کریں۔ تو ماضی مُطلق کا صیغۂ واحد غائب بن جائیگا۔ جیسے پروردن سے پرورد اور نہ پروردن

سے نہ پروَرد اور پروَردہ شُدن سے پروَردہ شُد اور نہ پروَردہ شُدن سے نہ پروَردہ شُد +

فائدہ- فارسی میں ماضی کے اُوپر ہائے مُوحّدہ بھی زیادہ کرتے ہیں- معنی میں اِس بے کو کچھ دخل نہیں- فصیح اہل زبان اِس بے کو ہمیشہ مکسور پڑھتے ہیں- جیسے گُفت سے بگفت- ریخت سے بریخت- رفت سے برفت- مگر جب ماضی کا پہلا حرف مضموم ہو- تو بعض اُسے مضموم پڑھتے ہیں- اور باقی صُورتوں میں مکسور- چنانچہ اُوپر کی مثالوں میں بگُفت کو بُگفت کہینگے- اِس ب زائدہ کو اور فعلوں کے پہلے پڑھنے کا بھی یہی قاعدہ ہے +

اسی طرح سے ماضی مجہُول کا صیغۂ واحد غائب مصدرِ مجہُول سے بنا لیا گیا ہے- جیسے پروَردہ شُدن سے پروَردہ شُد- اور نپروَردہ شُدن سے نپروَردہ شُد +

ماضی قریب اِس طرح بناتے ہیں- کہ ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دیکر ہائے مختفی اور لفظِ اشت زیادہ کرتے ہیں- جیسے پروَرد سے پروَردہ اشت + کبھی ماضی مُطلق واحد غائب کے آخر فتحہ دے کر لفظِ اشت یا فقط ہ لگاتے ہیں- جیسے پروَردہ اشت اور پروَردہ +

ماضی بعید اگر بنانا چاہو- تو ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دیکر ہائے مختفی اور لفظِ بُود زیادہ کرو- جیسے پروَردہ بُود- اس نے پالا تھا- پروَردہ شُدہ بُود- وہ پالا گیا تھا +

ماضی اِستمراری ماضی مُطلق کے اوّل لفظ مے یا ہمے لگانے

سے بنتا ہے۔ جیسے مے پژوژد یا ہمے پژوژد اور مے پژوژدہ شُد یا ہمے پژوژدہ شُد +

فائدہ۔ لفظ مے اور ہمے مجہول ہیں سبز کلمہ بھی لانا درست ہے۔ اور شُد کے اوپر بھی۔ جیسے مے پژوژدہ شُد کو پژوژدہ مے شُد بھی کہتے ہیں + کبھی ماضی اِستمراری کے آخر یائے مجہول بھی زیادہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ مے پژوژدے +

ماضی شکیّہ ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دیگر ہائے مختفی اور لفظِ باشد زیادہ کرنے سے بناتے ہیں۔ جیسے پژوژدہ باشد۔ پژوژدہ شُدہ باشد +

ماضی تمنّی ماضی مُطلق کے آخر یائے مجہول زیادہ کرنے سے بنایا جاتا ہے۔ جیسے پژوژدے۔ پژوژدہ شُدے +

فائدہ۔ تمنّی کے معنی آرزو کے ہیں۔ اگر یہ ماضی اگر کے لفظ کے بعد واقع ہو۔ تو معنی آرزو کے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے زید اگر پژوژدے۔ چہ شُدے۔ زید اگر پالتا۔ تو کیا ہوتا۔ جب اگر کے بعد واقع نہ ہو۔ تو ماضی اِستمراری کے معنی پائے جائینگے۔ یہ بات محاورے میں ظاہر ہے۔ اِس ماضی کے صرف تین صیغے ہوتے ہیں +

ماضی معطوف بنانے کے لیئے ماضی مُطلق کے آخر فتحہ دیگر اور ہائے مختفی لگا کر اُس کے بعد ایک اور ماضی مُطلق معروف کا صیغہ واحد غائب بیان کرتے ہیں۔ گویا یہ ہائے مختفی واوِ عطف کے معنی میں ہے۔ جیسے پژوژدہ رفت۔ ترجمہ اِس کا پال کر گیا۔ یعنی پالا اور گیا +

اِس ماضی کی گردان نہیں۔ سوا اِس کے اور ماضیوں کی چار چار گردانیں ہیں۔ پہلی گردان اِثبات معروف کی۔ دُوسری نفی معروف کی۔ تیسری اِثبات مجہول کی۔ چوتھی نفی مجہول کی ٭

ہر ایک گردان میں سوا ماضی تمنّی کے چھ چھ صیغے ہوتے ہیں ٭ پہلا صیغہ واحد غائب کا۔ علامت واحد غائب کی لفظ میں ظاہر نہیں۔ مگر اِس صیغے میں او پوشیدہ ہے۔ جس کے معنی وُہ یا اُس نے ہے۔ جیسے رفت۔ وُہ گیا۔ پرورد۔ اُس نے پالا ٭ دُوسرا صیغہ جمع غائب کا ہے۔ علامت اُس کی ند ہے۔ جیسے پروردند۔ اُنہوں نے پالا ٭ تیسرا صیغہ واحد حاضر کا۔ علامت اُس کی ی معروف ہے۔ جیسے پروردی۔ تُو نے پالا ٭ چوتھا صیغہ جمع حاضر کا۔ علامت اُس کی ید بیاےِ مجہول ہے۔ جیسے پروردید۔ تُم نے پالا ٭ پانچواں صیغہ واحد متکلّم کا۔ علامت اُس کی م ہے۔ جیسے پروردم۔ مَیں نے پالا ٭ چھٹا صیغہ جمع متکلّم کا۔ علامت اُس کی یم بیاےِ مجہول ہے۔ جیسے پروردیم۔ ہم نے پالا ٭ تُم نے ہر ایک قسم کی ماضی کا صیغۂ واحد غائب بنانا سمجھ لیا ہے۔ باقی صیغے بنانے کے لئے ہر صیغے کی علامتیں سواے ماضی شکّیہ اور تمنّی کے ہر واحد غائب کے آخر میں لگا دو ٭

جب یہ علامتوں کے کلمے کسی صیغے سے متّصل ہوتے ہیں۔ تو اگر اِس صیغے کے آخر ہاے مختفی ہو۔ تو الف زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے پروردہ۔ پروردہ اند۔ پروردۂ۔ پروردہ اید۔ پروردہ ام۔

پژمردہ ایم۔ ورنہ نہیں +

یاد رہے۔ کہ فارسی کا رسمِ خط یہ ہے۔ کہ اگر کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو۔ اور ی علامت واحد حاضر کی اُس کے ساتھ لگائیں۔ تو حرفِ ی نہیں لکھتے۔ ایک ہمزہ ہائے مختفی پر لکھ کر اسی پڑھتے ہیں۔ جیسے پژمردۂ۔ اگر ماضی کے پہلے الف ہو۔ تو ب زائد یا نونِ نفی اُس پر لانے کے وقت وہ الف ی سے بدل جاتا ہے۔ جیسے افگند۔ افگندہ اشت سے بیفگند۔ بیفگندہ اشت۔ اگر یہ الف ممدودہ ہو۔ تو ایک الف کو ی سے بدل لیتے ہیں۔ اور دوسرا قائم رہتا ہے۔ جیسے آموخت سے بیاموخت +

فعلِ مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے۔ جب لفظِ خواہد ماضی مطلق کے اوپر لاؤگے۔ فعلِ مستقبل بن جائیگا۔ جیسے پژمرد سے خواہد پژمرد +

فائدہ۔ مستقبل میں صیغہ ماضی مطلق کا مسلّم رہتا ہے۔ اور علامتوں کے کلمے خواہد کی دال دور کرکے آخر میں لگاتے ہیں۔ جیسے خواہد پژمرد۔ خواہند پژمرد۔ خواہی پژمرد۔ خواہید پژمرد۔ خواہم پژمرد۔ خواہیم پژمرد +

مبتدی کے یاد کرنے کے واسطے یہ قاعدے نظم میں رکھتے جاتے ہیں +

نظم

فارسی مصدر سے فارسی فعلوں کے بنانے کے قاعدے

فارسی مصدر کا جانو یہ نشاں
آخر اُس کے تن ہے یا دن میری جاں

فارسی مصدر سے پہلے تُو بنا
ماضیِ مُطلق ہیں دیتا ہُوں بتا
آخرِ مصدر سے نُوں کو تُو اُٹھا
نُون کے ماقبل کی حرکت مٹا
ماضیِ مُطلق کا پایا جب کہ ڈھب
پھر اسی سے تُو بنا افعال سب
آخر اُس کے س ت لا اے حبیب
یا فقط ہ تا کہ ہو ماضی قریب
بُود لا آخر کو پڑھ ماضی بعید
شکّیہ ہوتی ہے باشد سے پدید
ماضیِ اِستمراری اب لے تُو بنا
مے کو اُس پر یا ہے اُس پر تُو لا
بلیے مجہول اُس کے آخر تُو لگا
صیغۂ ماضی تمنّی کو بنا
خواہد اُس پر لا کے مستقبل بنا
اُس کو ثابت رکھ تُو خواہد کو پھرا

نامِ گردان	واحد غائب	جمع غائب
اِثباتِ فِعلِ ماضی مُطلق معرُوف	پرورد	پروردند
ترجمہ	اُس نے پالا	اُنھوں نے پالا
نفیِ فِعلِ ماضی مُطلق معرُوف	نہ پرورد	نہ پروردند
ترجمہ	اُس نے نہ پالا	اُنھوں نے نہ پالا
اِثباتِ فِعلِ ماضی مُطلق مجہُول	پرورده شُد	پرورده شدند
ترجمہ	وُہ پالا گیا	وُہ پالے گئے
نفیِ فِعلِ ماضی مُطلق مجہُول	نہ پرورده شُد	نہ پرورده شُدند
ترجمہ	وُہ نہ پالا گیا	وُہ نہ پالے گئے
اِثباتِ فِعلِ ماضی قریب معرُوف	پروردست	پروردستند
	پرورده	پرورده اند
ترجمہ	اُس نے پالا ہے	اُنھوں نے پالا ہے
نفیِ فِعلِ ماضی قریب معرُوف	نہ پروردست	نہ پروردستند
	نہ پرورده	نہ پرورده اند
ترجمہ	اُس نے نہیں پالا ہے	اُنھوں نے نہیں پالا ہے
اِثباتِ فِعلِ ماضی قریب مجہُول	پرورده شُدست	پرورده شُدستند
	پرورده شُده	پرورده شُده اند
ترجمہ	وُہ پالا گیا ہے	وُہ پالے گئے ہیں

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
پروردی	پروردید	پروردم	پروردیم
تو نے پالا	تم نے پالا	میں نے پالا	ہم نے پالا
نہ پروردی	نہ پروردید	نہ پروردم	نہ پروردیم
تو نے نہ پالا	تم نے نہ پالا	میں نے نہ پالا	ہم نے نہ پالا
پرورده شدی	پرورده شدید	پرورده شدم	پرورده شدیم
تو پالا گیا	تم پالے گئے	میں پالا گیا	ہم پالے گئے
نہ پرورده شدی	نہ پرورده شدید	نہ پرورده شدم	نہ پرورده شدیم
تو نہ پالا گیا	تم نہ پالے گئے	میں نہ پالا گیا	ہم نہ پالے گئے
پروردشتی	پروردشتید	پروردشتم	پروردشتیم
پروردهٔ	پرورده اید	پرورده ام	پرورده ایم
تو نے پالا ہے	تم نے پالا ہے	میں نے پالا ہے	ہم نے پالا ہے
نہ پروردشتی	نہ پروردشتید	نہ پروردشتم	نہ پروردشتیم
نہ پروردهٔ	نہ پرورده اید	نہ پرورده ام	نہ پرورده ایم
تو نے نہیں پالا ہے	تم نے نہیں پالا ہے	میں نے نہیں پالا ہے	ہم نے نہیں پالا ہے
پرورده شدشتی	پرورده شدشتید	پرورده شدشتم	پرورده شدشتیم
پرورده شدهٔ	پرورده شده اید	پرورده شده ام	پرورده شده ایم
تو پالا گیا ہے	تم پالے گئے ہو	میں پالا گیا ہوں	ہم پالے گئے ہیں

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب
نفی فِعلِ ماضی قریب مجہُول	نہ پروَردہ شُدست	نہ پروَردہ شُدستند
	نہ پروَردہ شُدہ	نہ پروَردہ شُدہ اند
ترجمہ	وُہ نہیں پالا گیا ہے	وُہ نہیں پالے گئے ہیں
اِثبات فِعلِ ماضی بعید معرُوف	پروَردہ بُود	پروَردہ بُودند
ترجمہ	اُس نے پالا تھا	اُنھوں نے پالا تھا
نفی فِعلِ ماضی بعید معرُوف	نہ پروَردہ بُود	نہ پروَردہ بُودند
ترجمہ	اُس نے نہیں پالا تھا	اُنھوں نے نہیں پالا تھا
اِثبات فِعلِ ماضی بعید مجہُول	پروَردہ شُدہ بُود	پروَردہ شُدہ بُودند
ترجمہ	وُہ پالا گیا تھا	وُہ پالے گئے تھے
نفی فِعلِ ماضی بعید مجہُول	نہ پروَردہ شُدہ بُود	نہ پروَردہ شُدہ بُودند
ترجمہ	وُہ نہیں پالا گیا تھا	وُہ نہیں پالے گئے تھے
اِثبات فِعلِ ماضی اِستمراری معرُوف	مے پروَرد	مے پروَردند
	ہمے پروَرد	ہمے پروَردند
ترجمہ	وُہ پالتا تھا	وُہ پالتے تھے
نفی فِعلِ ماضی اِستمراری معرُوف	نمے پروَرد	نمے پروَردند
ترجمہ	وُہ نہیں پالتا تھا	وُہ نہیں پالتے تھے

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	مُتکلّم مع الغیر
نہ پروردہ شُدشتی	نہ پروردہ شُدشتید	نہ پروردہ شُدشتم	نہ پروردہ شُدشتیم
نہ پروردہ شُدۂ	نہ پروردہ شُدہ اید	نہ پروردہ شُدہ ام	نہ پروردہ شُدہ ایم
تُو نہیں پالا گیا ہے	تُم نہیں پالے گئے ہو	مَیں نہیں پالا گیا ہُوں	ہم نہیں پالے گئے ہیں
پروردہ بُودی	پروردہ بُودید	پروردہ بُودم	پروردہ بُودیم
تُو نے پالا تھا	تُم نے پالا تھا	مَیں نے پالا تھا	ہم نے پالا تھا
نہ پروردہ بُودی	نہ پروردہ بُودید	نہ پروردہ بُودم	نہ پروردہ بُودیم
تُو نے نہیں پالا تھا	تُم نے نہیں پالا تھا	مَیں نے نہیں پالا تھا	ہم نے نہیں پالا تھا
پروردہ شُدہ بُودی	پروردہ شُدہ بُودید	پروردہ شُدہ بُودم	پروردہ شُدہ بُودیم
تُو پالا گیا تھا	تُم پالے گئے تھے	مَیں پالا گیا تھا	ہم پالے گئے تھے
نہ پروردہ شُدہ بُودی	نہ پروردہ شُدہ بُودید	نہ پروردہ شُدہ بُودم	نہ پروردہ شُدہ بُودیم
تُو نہیں پالا گیا تھا	تُم نہیں پالے گئے تھے	مَیں نہیں پالا گیا تھا	ہم نہیں پالے گئے تھے
مے پروردی	مے پروردید	مے پروردم	مے پروردیم
ہمے پروردی	ہمے پروردید	ہمے پروردم	ہمے پروردیم
تُو پالتا تھا	تُم پالتے تھے	مَیں پالتا تھا	ہم پالتے تھے
نے پروردی	نے پروردید	نے پروردم	نے پروردیم
تُو نہیں پالتا تھا	تُم نہیں پالتے تھے	مَیں نہیں پالتا تھا	ہم نہیں پالتے تھے

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب
اِثبات فعلِ ماضی اِستمراری مجہول	پروردہ مے شُد	پروردہ مے شُدند
	مے پروردہ شُد	مے پروردہ شُدند
ترجمہ	وہ پالا جاتا تھا	وہ پالے جاتے تھے
نفی فعلِ ماضی اِستمراری مجہول	نہ پروردہ مے شُد	نہ پروردہ مے شُدند
	نمے پروردہ شُد	نمے پروردہ شُدند
ترجمہ	وہ نہیں پالا جاتا تھا	وہ نہیں پالے جاتے تھے
اِثبات فعلِ ماضی شکیّہ معروف	پروردہ باشد	پروردہ باشند
ترجمہ	اُس نے پالا ہوگا	اُنھوں نے پالا ہوگا
نفی فعلِ ماضی شکیّہ معروف	نہ پروردہ باشد	نہ پروردہ باشند
ترجمہ	اُس نے نہ پالا ہوگا	اُنھوں نے نہ پالا ہوگا
اِثبات فعلِ ماضی شکیّہ مجہول	پروردہ شُدہ باشد	پروردہ شُدہ باشند
ترجمہ	وہ پالا گیا ہوگا	وہ پالے گئے ہونگے
نفی فعلِ ماضی شکیّہ مجہول	نہ پروردہ شُدہ باشد	نہ پروردہ شُدہ باشند
ترجمہ	وہ نہ پالا گیا ہوگا	وہ نہ پالے گئے ہونگے
اِثبات فعلِ ماضی تمنّی معروف	پروردے	پروردندے
ترجمہ	وہ پالتا	وہ پالتے

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
پروردہ مے شُدی	پروردہ مے شُدید	پروردہ مے شُدم	پروردہ مے شُدیم
مے پروردہ شُدی	مے پروردہ شُدید	مے پروردہ شُدم	مے پروردہ شُدیم
تُو پالا جاتا تھا	تُم پالے جاتے تھے	مَیں پالا جاتا تھا	ہم پالے جاتے تھے
نہ پروردہ مے شُدی	نہ پروردہ مے شُدید	نہ پروردہ مے شُدم	نہ پروردہ مے شُدیم
نمے پروردہ شُدی	نمے پروردہ شُدید	نمے پروردہ شُدم	نمے پروردہ شُدیم
تُو نہیں پالا جاتا تھا	تُم نہیں پالے جاتے تھے	مَیں نہیں پالا جاتا تھا	ہم نہیں پالے جاتے تھے
پروردہ باشی	پروردہ باشید	پروردہ باشم	پروردہ باشیم
تُو نے پالا ہوگا	تُم نے پالا ہوگا	مَیں نے پالا ہوگا	ہم نے پالا ہوگا
نہ پروردہ باشی	نہ پروردہ باشید	نہ پروردہ باشم	نہ پروردہ باشیم
تُو نے نہ پالا ہوگا	تُم نے نہ پالا ہوگا	مَیں نے نہ پالا ہوگا	ہم نے نہ پالا ہوگا
پروردہ شُدہ باشی	پروردہ شُدہ باشید	پروردہ شُدہ باشم	پروردہ شُدہ باشیم
تُو پالا گیا ہوگا	تُم پالے گئے ہوگے	مَیں پالا گیا ہُونگا	ہم پالے گئے ہونگے
نہ پروردہ شُدہ باشی	نہ پروردہ شُدہ باشید	نہ پروردہ شُدہ باشم	نہ پروردہ شُدہ باشیم
تُو نہ پالا گیا ہوگا	تُم نہ پالے گئے ہوگے	مَیں نہ پالا گیا ہُونگا	ہم نہ پالے گئے ہونگے
		پروردے	
		مَیں پالتا	

نامِ گردان	واحد غائب	جمع غائب
نفیِ فعلِ ماضی تمنّی معروف	نہ پروردے	نہ پروردندے
ترجمہ	وہ نہ پالتا	وہ نہ پالتے
اثباتِ فعلِ ماضی تمنّی مجہول	پروردہ شدے	پروردہ شدندے
ترجمہ	وہ پالا جاتا	وہ پالے جاتے
نفیِ فعلِ ماضی تمنّی مجہول	نہ پروردہ شدے	نہ پروردہ شدندے
	پروردہ نہ شدے	پروردہ نہ شدندے
ترجمہ	وہ نہ پالا جاتا	وہ نہ پالے جاتے
اثباتِ فعلِ مستقبل معروف	خواہد پرورد	خواہند پرورد
ترجمہ	وہ پالیگا	وہ پالینگے
نفیِ فعلِ مستقبل معروف	نخواہد پرورد	نخواہند پرورد
ترجمہ	وہ نہ پالیگا	وہ نہ پالینگے
اثباتِ فعلِ مستقبل مجہول	پروردہ خواہد شد	پروردہ خواہند شد
ترجمہ	وہ پالا جائیگا	وہ پالے جائینگے
نفیِ فعلِ مستقبل مجہول	نہ پروردہ خواہد شد	نہ پروردہ خواہند شد
ترجمہ	وہ نہیں پالا جائیگا	وہ نہیں پالے جائینگے

واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	مُتکلّم مع الغیر
		نہ پروردمے	
		مَیں نہ پالتا	
		پرورده شُدمے	
		مَیں پالا جاتا	
		نہ پرورده شُدمے	
		پرورده نہ شُدمے	
		مَیں نہ پالا جاتا	
خواہی پرورد	خواہید پرورد	خواہم پرورد	خواہیم پرورد
تُو پالیگا	تُم پالوگے	مَیں پالوُنگا	ہم پالینگے
نخواہی پرورد	نخواہید پرورد	نخواہم پرورد	نخواہیم پرورد
تُو نہ پالیگا	تُم نہ پالوگے	مَیں نہ پالوُنگا	ہم نہ پالینگے
پرورده خواہی شُد	پرورده خواہید شُد	پرورده خواہم شُد	پرورده خواہیم شُد
تُو پالا جائیگا	تُم پالے جاؤگے	مَیں پالا جاؤُنگا	ہم پالے جائینگے
نہ پرورده خواہی شُد	نہ پرورده خواہید شُد	نہ پرورده خواہم شُد	نہ پرورده خواہیم شُد
تُو نہیں پالا جائیگا	تُم نہیں پالے جاؤگے	مَیں نہیں پالا جاؤُنگا	ہم نہیں پالے جائینگے

فِعلِ مُضارِع وُہ فِعل ہَے۔جو زمانۂ حال اَور مُستقبِل دونو کو ظاہِر کرتا ہَے۔تُم نے مِفتاحُ الصّرف میں پڑھا ہَے۔ کہ یہ فِعل مصدر سے بنایا جاتا ہَے۔یعنی مصدر کی علامت دُور کرکے جو لفظ باقی رہتا ہَے۔اُس کے آخری حرف کو کبھی ایک حرف سے کبھی دو حرفوں سے بدل کر اَور کبھی اِس لفظ کے آخر میں دالِ ساکِن لگا کر اَور کبھی اُس کے آخری حرف کو حذف کرکے مُضارِع بناتے ہَیں۔بعض شخص اِس فِعل کو ماضی مُطلق سے بناتے ہَیں۔اصل میں بات ایک ہی ہَے۔کیونکہ مُضارِع بنانے کے وقت وُہ ماضی کے آخر کا حرف بھی دُور کر دیتے ہَیں۔مصدر سے مُضارِع بنانے کے کئی قاعدے ہَیں۔سب سے آسان قاعدہ یہ ہَے۔کہ مصدر کی علامت دُور کرکے جو لفظ باقی رہے۔اُس کے بعد مُضارِع کا جو صیغہ بنانا ہو۔اُس کی علامت لگا دو۔ جیسے کندن سے کند۔جس علامت کے سِرے پر یاے تحتانی ہو۔اُس کے ماقبل کو کسرہ دیتے ہَیں۔اَور جِس علامت کے سِرے پر یاے تحتانی نہ ہو۔اُس کا ماقبل مفتوح کہتے ہَیں۔علامت کے حرُوف اَور فتحہ اَور کسرے کا مقام اِس جدول سے دریافت کرو۔

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
حروفِ علامت	د دالِ مُہملہ ساکن	ند نُونِ ساکن و دالِ مُہملہ موقُوف	ی یائے تحتانی معروف	ید یائے مجہول و دالِ موقُوف	م میم ساکن	یم یائے مجہول و میم موقُوف
حرکتِ ما قبل حروفِ علامت	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ	کسرہ
مثال	پژورد	پژورند	پژوری	پژورید	پژورم	پژوریم

جب مصدر کی علامت دُور کرتے ہیں۔ تو جو لفظ باقی رہتا ہے۔ اُس کا آخری حرف اِن گیارہ حرفوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ جو اِس فِقرے شُرفم از سُخن وَدے میں جمع ہیں۔ اَور وُہ حرف مُضارِع واحِد غائب بناتے وقت کبھی ایک حرف سے بدلتا ہے۔ جیسے آمدن سے آید۔ دادن سے دِہد۔ اَور کبھی دو حرفوں سے۔ جیسے خُفتن سے خُسپد۔ نوِشتن سے نوِیسد۔ اَور کبھی اُس کے بعد ایک اَور حرف زِیادہ کرتے ہیں۔ جیسے چیدن سے چیند۔ اَور کبھی اُس کے آخری حرف کو حرکت دے کر مُسلّم رکھتے ہیں۔ جیسے

کشدن سے کند اور کبھی حذف کرتے ہیں۔ جیسے خموشیدن سے خموشد۔ حرفوں کے بدلنے کا اور ایک حرف زائد کرنے کا اور مسلّم رکھنے کا اور حذف کرنے کا کوئی قاعدہ کلّیہ نہیں۔ اِسی سبب سے مضارع بنانا مبتدی کو دشوار ہے۔ اور سوا اِس کے بعض مصدروں کا مضارع آتا ہی نہیں۔ جیسے آغشتن +

ان حرفوں کے بدل جانے اور اور تغیّرات کی مثالیں اِس جدول سے دریافت کرو۔ جدول یہ ہے۔

وہ حرف جو علامتِ مصدر کے اوّل ہوتا ہے۔	وہ حرف یا حروف جن کے ساتھ مصدر کی علامت دور کرنے کے بعد لفظ کا آخری حرف بدلتا ہے۔	مصدر	صیغۂ مضارع
ش معجمہ	ر مہملہ و د مہملہ	گشتن	گردد
	ی و س مہملہ	نوشتن	نویسد
	ل	ہشتن	ہلد
	مسلّم بعدِ تحریک	کشتن	کشد

ر مُہملہ	ن	کردن	کُند
	مُسلّم بقیدِ تحریک	بُردن - خُوردن	برد - خُورد
ف	ب مُوحّدہ	کوفتن	کوبد
	ی مع قلبِ مکانی	گرِفتن	گیرد
	و	رفتن	رَوَد
	و و ب مُوحّدہ	رُفتن	روبد
	و و ی	گُفتن	گوید
	س و پ	خُفتن	خُسپد
م	ی	آمدن	آید
ا	ہ	دادن	دِہد
	محذُوف	نِہادن - فتادن	نِہد - فتد
ز مُعجمہ	زیادتیِ نُون	زدن	زند
س	ہ	رُستن	رہد
	و و ی	شُستن	شوید

	یاے تحتانی	آراستن	آراید
	ن	شکستن	شکند
س	ن و د مہملہ	بستن - پیوستن	بندد - پیوندد
	ز معجمہ	برخاستن	برخیزد
	ل	گسستن	گسلد
	ز معجمہ	افروختن - سوختن	افروزد - سوزد
خ	س مہملہ	شناختن	شناسد
	ش معجمہ	فروختن	فروشد
ن	مسلّم بعدِ تحریک	راندن	راند
	ا و ی	فرمودن	فرماید
و	مسلّم بعدِ تحریک	بودن	بود
	ا و ش معجمہ	بودن	باشد
ی	مسلّم بعدِ تحریک	ریدن	رید
	محذوف	کشیدن	کشد

چونکہ مُضارِع کا بنانا طالبِ علم کے واسطے مُشکل ہے۔ اِس واسطے چند مصادرِ مُفرد و مُرکّب مع اُن کے مُضارِعوں کے لِکھے جاتے ہیں۔

مصدر	معنیٔ مصدر	مُضارِع
آسائیدن	آرام پانا	آساید
آشوبیدن آشُفتن	پریشان ہونا پریشان کرنا	آشوبد
آفرِیدن	پیدا کرنا	آفرِیند
آمُودن آمائیدن	بھرنا سنوارنا	آماید
انباشتن	پاٹنا	انبارد
آہیختن	کھینچنا	آہیزد
بوئیدن	سونگھنا	بوید
پالیدن	صاف کرنا	پالد
پارِیدن	اُکھڑنا پھاڑنا ٹکڑے ہونا	پارد

مصدر	معنیٔ مصدر	مُضارِع
پالُودن پالائیدن	صاف کرنا	پالاید
پائیدن	دیر تک رہنا	پاید
پوئیدن	دوڑنا	پوید
تفتیدن	تپنا	تفتد
تازیدن	دوڑنا دوڑانا	تازد
تراویدن	ٹپکنا	ترابد
چریدن	چرنا	چرد
چلیدن	چلنا	چلد
چمیدن	ٹہلنا	چمد
خوشیدن	سوکھنا	خوشد

مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع
خیسیدن	بھیگنا	خیسد
خیدن	ٹیڑھا ہونا	خید
درآئیدن	آواز کرنا	درآید
درفشیدن	چمکنا	درفشد
دلیدن	دلنا	دلد
رزیدن	رنگ کرنا	رزد
ریدن	ہگنا	رید یا ریند
ریشتن	ہگنا	ریسد
زیبیدن	زیب دینا	زیبد
سُرفیدن	کھانسنا	سُرفد
سُنبیدن	سوراخ کرنا	سُنبد
شاشیدن	پیشاب کرنا	شاشد
شکوخیدن	پھسلنا گھوڑے کا گر پڑنا	شکوخد

مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع
شکوہیدن	بزرگی جتانا	شکوہد
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
غرّیدن	شور کرنا	غرّد
فازیدن	جمائی لینا	فازد
فلخیدن فلخودن	کپاس اوٹنا	فلخد
کاریدن	بونا	کارد
گنجیدن	سمانا	گنجد
ہشتن ہلیدن	چھوڑنا	ہلد
ہازیدن	دیکھنا رونا	ہازد
یارستن	طاقت رکھنا	یارد
آستیں افشاندن	رو کرنا آفریں کرنا	آستیں افشاند

مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع
آتش پختن	تدبیر کرنا	آتش پزد
در افتادن	بحث کرنا	در افتد
در برآوردن	بند کرنا	در برآورد
بازی خوردن	فریب کھانا	بازی خورد
بار افگندن	فروکش ہونا	بار افگند
بجاں آمدن	عاجز ہونا	بجاں آید
برسر آمدن	غالب ہونا	برسر آید
بار بستن اور بنہ بستن	سفر کرنا	بار بندد اور بنہ بندد
پوشت کندن	عیب بیان کرنا	پوشت کند
پہلو نہادن	لیٹنا	پہلو نہد
تن زدن	چپ ہونا	تن زند
حرف زدن	بولنا	حرف زند
خط کشیدن	محو کرنا لکھنا	خط کشد

مصدر	معنیٔ مصدر	مضارع
در خوردن	ملنا	در خورد
در گرفتن	اثر کرنا موافق آنا	در گیرد
دست شستن	نا امید ہونا	دست شوید
دست دادن	میسر ہونا	دست دہد
دست یافتن	غالب ہونا	دست یابد
رخت افگندن	اترنا ٹھیرنا	رخت افگند
رو ساختن	شرمندہ ہونا	رو سازد
رو فگندن	عاجزی کرنا	رو فگند
زباں دادن	وعدہ دینا	زباں دہد
سر کردن	شروع کرنا	سر کند
طرف گرفتن	حمایت کرنا	طرف گیرد
طرح انداختن	بنیاد ڈالنا	طرح اندازد
علم شدن	ظاہر ہونا	علم شود

مصدر	معنئ مصدر	مُضارِع	مصدر	معنئ مصدر	مُضارِع
قطرہ زدن	جلدی کرنا	قطرہ زند	سپوختن	زور سے داخل کرنا اور نکالنا	سپوزد
اِشپردن	پامال کرنا	اِشپرد	مانِشتن	مانند ہونا	ماند
افسائیدن	منتر پڑھنا	افساید	موئیدن	نوحہ کرنا	موید
اوباردن اوباریدن	بغیر چبانے کے نگل جانا	اوبارد	یازیدن	ہلنا قصد کرنا	یازد

مُضارِع مجہول بنانے کا آسان قاعدہ یہ ہے۔ کہ جس مصدر سے مُضارِع مجہول بنانا ہو۔ اُس کے ماضی مُطلق کے بعد طے لگا کر شُدن مصدر کے مُضارِع کا وُہی صیغہ جو بنانا مطلوب ہے۔ لگا دو۔ جیسے پروردن مصدر سے مُضارِع مجہول کے صیغے یہ ہونگے ۔ پروردہ شود۔ پروردہ شوند۔ پروردہ شوی۔ پروردہ شوید۔ پروردہ شوم۔ پروردہ شویم۔ گردانیں آگے لکھی جائینگی +

فائدہ۔ جس طرح بائے موحدہ زائد ماضی پر آتی ہے۔ اُسی طرح اور اُنہی حرکتوں سے مُضارِع پر بھی آتی ہے۔ جیسے بپرورد۔ بچیند۔ بگوید +

فِعلِ حال بنانا چاہو۔ تو فِعلِ مُضارِع کے اُوپر لفظِ مے یا ہمے زیادہ کرو۔ جیسے مے پرورد فِعلِ حال معروف ہے۔ اور اگر فِعلِ حال مجہول بنانا چاہو۔ تو مُضارِع مجہول کے پہلے لفظِ مے یا ہمے لگا دو۔ جیسے مے پروردہ شود یا

پژوژده مے شوَد ✣
اَمرِ حاضر مُضارِع حاضر سے بنتا ہے - جب مُضارِع حاضر سے آخر کا حرف اور اُس کے ماقبل کی حرکت دُور کروگے - تو اَمرِ حاضر بن جائیگا - جیسے پژوری - بپژوری - اور پژوژده شوی سے پژور - بپژور اور پژوژده شو ✣
اِسی طرح سے زئ اور بزئ سے زی - بزی ✣
فِعلِ اَمر کے صِرف دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر کے اکثر اِستعمال میں آتے ہیں - بعض اوقات غائب پر بھی حکم کیا جاتا ہے - اُس وقت مُضارِع واحد غائب کے صیغے پر لفظِ ب زیادہ کیا جاتا ہے - جیسے بروَد اور بروَند - کبھی کبھی باید کہ - لازِم کہ - مُناسب کہ مُضارِع مُثبت کے صیغوں پر لگا کر فِعلِ اَمر بنا لیا کرتے ہیں - جیسے باید کہ روَد اور لازِم کہ داند ✣
فِعلِ نہی - اِس فِعل کے بھی عموماً دو صیغے واحد حاضر اور جمع حاضر کے مُستعمل ہیں - یہ اَمر سے بنتا ہے - معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے اِس طرح کہ فِعلِ اَمر واحد حاضر پر میم مفتوح نہی کا لگا دیتے ہیں - جیسے مپژور اور مپژورید اور پژوژده مشو اور پژوژده مشوید - نہی واحد غائب اور جمع غائب بِعَینہٖ فِعلِ مُضارِع معروف اور مجہول نفی کے صیغے ہوتے ہیں - بعض وقت فِعلِ مُضارِع منفی پر باید کہ - لازِم کہ اور مُناسب کہ لگا کر نہی بنا لیا کرتے ہیں ✣

جدولِ گردانہائے فعلِ مضارع و فعلِ حال و امر و نہی

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اِثبات فعلِ مضارعِ معروف	پرورد بپرورد	پرورند بپرورند	پروری بپروری	پرورید بپرورید	پرورم بپرورم	پروریم بپروریم
ترجمہ	وہ پالے	وہ پالیں	تُو پالے	تم پالو	مَیں پالوں	ہم پالیں
نفی فعلِ مضارعِ معروف	نہ پرورد	نہ پرورند	نہ پروری	نہ پرورید	نہ پرورم	نہ پروریم
ترجمہ	وہ نہ پالے	وہ نہ پالیں	تُو نہ پالے	تم نہ پالو	مَیں نہ پالوں	ہم نہ پالیں
اِثبات فعلِ مضارعِ مجہول	پرورده شود	پرورده شوند	پرورده شوی	پرورده شوید	پرورده شوم	پرورده شویم
ترجمہ	وہ پالا جائے	وہ پالے جائیں	تُو پالا جائے	تم پالے جاؤ	مَیں پالا جاؤں	ہم پالے جائیں
نفی فعلِ مضارعِ مجہول	نہ پرورده شود پرورده نشود	نہ پرورده شوند	نہ پرورده شوی	نہ پرورده شوید	نہ پرورده شوم	نہ پرورده شویم
ترجمہ	وہ نہ پالا جائے	وہ نہ پالے جائیں	تُو نہ پالا جائے	تم نہ پالے جاؤ	مَیں نہ پالا جاؤں	ہم نہ پالے جائیں

اثبات فعل حالِ معروف	مے پرورد ہمے پرورد	مے پرورند ہمے پرورند	مے پروری ہمے پروری	مے پرورید ہمے پرورید	مے پرورم ہمے پرورم	مے پروریم ہمے پروریم
ترجمہ	وُہ پالتا ہے	وُہ پالتے ہیں	تُو پالتا ہے	تُم پالتے ہو	مَیں پالتا ہوں	ہم پالتے ہیں
نفی فعل حالِ معروف	نمے پرورد	نمے پرورند	نمے پروری	نمے پرورید	نمے پرورم	نمے پروریم
ترجمہ	وُہ نہیں پالتا ہے	وُہ نہیں پالتے ہیں	تُو نہیں پالتا ہے	تُم نہیں پالتے ہو	مَیں نہیں پالتا ہوں	ہم نہیں پالتے ہیں
اثبات فعل حالِ مجہول	پرورده مے شود	پرورده مے شوند	پرورده مے شوی	پرورده مے شوید	پرورده مے شوم	پرورده مے شویم
ترجمہ	وُہ پالا جاتا ہے	وُہ پالے جاتے ہیں	تُو پالا جاتا ہے	تُم پالے جاتے ہو	مَیں پالا جاتا ہوں	ہم پالے جاتے ہیں
نفی حالِ مجہول	پرورده نمے شود	پرورده نمے شوند	پرورده نمے شوی	پرورده نمے شوید	پرورده نمے شوم	پرورده نمے شویم
ترجمہ	وُہ نہیں پالا جاتا ہے	وُہ نہیں پالے جاتے ہیں	تُو نہیں پالا جاتا ہے	تُم نہیں پالے جاتے ہو	مَیں نہیں پالا جاتا ہوں	ہم نہیں پالے جاتے ہیں

نام گردان	واحِد	جمع	واحِد مُتکلّم	مُتکلِّم مع الغیر
فِعلِ امرِ حاضرِ معروف	پرور — بپرور	پرورید — بپرورید		
ترجمہ	تُو پال	تُم پالو		
فِعلِ امرِ حاضرِ مجہُول	پروردہ شو	پروردہ شوید		
ترجمہ	تُو پالا جا	تُم پالے جاؤ		
فِعلِ امرِ غائبِ معرُوف	باید کہ بپرورد	باید کہ بپرورند	باید کہ بپرورم	باید کہ بپروریم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ پالے	چاہیئے کہ وُہ پالیں	چاہیئے کہ مَیں پالوں	چاہیئے کہ ہم پالیں
فِعلِ امرِ غائبِ مجہُول	باید کہ پروردہ شود	باید کہ پروردہ شوند	باید کہ پروردہ شوم	باید کہ پروردہ شویم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ پالا جائے	چاہیئے کہ وُہ پالے جائیں	چاہیئے کہ مَیں پالا جاؤں	چاہیئے کہ ہم پالے جائیں

فِعلِ نہیِ حاضِرِ معرُوف	مپرور	مپروريد		
ترجمہ	تُو نہ پال	تُم نہ پالو		
فِعلِ نہیِ حاضِرِ مجہُول	پروَرده مشو	پروَرده مشويد		
ترجمہ	تُو نہ پالا جا	تُم نہ پالے جاؤ		
فِعلِ نہیِ غائبِ معرُوف	بايد کہ نپرورد	بايد کہ نپرورند	بايد کہ نپرورم	بايد کہ نپروريم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ نہ پالے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالُوں	چاہیئے کہ ہم نہ پالیں
فِعلِ نہیِ غائبِ مجہُول	بايد کہ نہ پروَرده شوَد	بايد کہ نہ پروَرده شوَند	بايد کہ نہ پروَرده شوَم	بايد کہ نہ پروَرده شويم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ نہ پالا جائے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالے جائیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالا جاؤُں	چاہیئے کہ ہم نہ پالے جائیں

امرِ استمراری ماضی شکیّہ سے بنتا ہے۔ جس طرح فعلِ امر مضارع سے بنایا ہے۔ اِس امر کو بھی اُسی طرح ماضی شکیّہ سے بناؤ۔ جیسے پروردہ باشی ماضی شکیّہ حاضر کا صیغہ تھا۔ امرِ حاضر استمراری پروردہ باش۔ جس کے معنی ہیں پالتا رہ بنا +

نہیِ استمراری کے بنانے کے واسطے امرِ استمراری کے باش کے اوپر میم مفتوح نہی کا لگاؤ۔ جیسے پروردہ مباش۔ اِس کا ترجمہ تو نہ پالتا رہ۔ کبھی امرِ استمراری کے اوپر لفظ مے بھی آتا ہے۔ جیسے مے پروردہ باش +

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلّم	متکلّم مع الغیر
فعلِ امرِ حاضرِ معروفِ استمراری	پروردہ باش مے پروردہ باش	پروردہ باشید مے پروردہ باشید		
ترجمہ	تو پالتا رہ	تم پالتے رہو		
فعلِ امرِ حاضرِ مجہولِ استمراری	پروردہ شدہ باش	پروردہ شدہ باشید		
ترجمہ	تو پالا جاتا رہ	تم پالے جاتے رہو		

نامِ گردان	واحد	جمع	واحدِ مُتکلّم	مُتکلّم مع الغیر
فعلِ امرِ غائب معروفِ استمراری	باید کہ پروردہ باشد	باید کہ پروردہ باشند	باید کہ پروردہ باشم	باید کہ پروردہ باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ پالتا رہے	چاہیئے کہ وُہ پالتے رہیں	چاہیئے کہ مَیں پالتا رہُوں	چاہیئے کہ ہم پالتے رہیں
فعلِ امرِ غائبِ مجہولِ استمراری	باید کہ پروردہ شُدہ باشد	باید کہ پروردہ شُدہ باشند	باید کہ پروردہ شُدہ باشم	باید کہ پروردہ شُدہ باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ پالا جاتا رہے	چاہیئے کہ وُہ پالے جاتے رہیں	چاہیئے کہ مَیں پالا جاتا رہُوں	چاہیئے کہ ہم پالے جاتے رہیں
نہیِ حاضرِ معرُوف استمراری	پروردہ مباش	پروردہ مباشید		
ترجمہ	تُو نہ پالتا رہ	تُم نہ پالتے رہو		
نہیِ حاضرِ مجہُولِ استمراری	پروردہ شُدہ مباش	پروردہ شُدہ مباشید		
ترجمہ	تُو نہ پالا جاتا رہ	تُم نہ پالے جاتے رہو		

نام گردان	واحد	جمع	واحد مُتکلّم	مُتکلّم مع الغیر
نہیِ غائبِ معرُوفِ اِستمراری	باید کہ نہ پرورده باشد	باید کہ نہ پرورده باشند	باید کہ نہ پرورده باشم	باید کہ نہ پرورده باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ نہ پالتا رہے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالتے رہیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالتا رہُوں	چاہیئے کہ ہم نہ پالتے رہیں
نہیِ غائبِ مجہُولِ اِستمراری	باید کہ نہ پرورده شُده باشد	باید کہ نہ پرورده شُده باشند	باید کہ نہ پرورده شُده باشم	باید کہ نہ پرورده شُده باشیم
ترجمہ	چاہیئے کہ وُہ نہ پالا جاتا رہے	چاہیئے کہ وُہ نہ پالے جاتے رہیں	چاہیئے کہ مَیں نہ پالا جاتا رہُوں	چاہیئے کہ ہم نہ پالے جاتے رہیں

اسمائے مُشتق

تُم اِن کی تعریف پڑھ چُکے ہو۔ یہ وُہ کلمے ہَیں۔ جو اِسمِ مصدر سے بنتے ہَیں۔ اور اُس کے معنی اور مادّہ اُن میں موجود ہوتا ہے۔ مگر زمانے کا تعلق یا لگاؤ بالکُل نہیں ہوتا۔ اِن کی قِسمیں یہ ہَیں۔ (۱) اِسمِ فاعِل۔ (۲) اِسمِ مفعُول۔ (۳) اِسمِ حاصِلِ مصدر۔ (۴) اِسمِ حالیّہ۔ بعض وقت اِسم ظرف اور اِسم آلہ بھی اسمائے مُشتق ہوتے ہَیں ٭

اِسمِ فاعِل وُہ اِسمِ مُشتق ہے۔ جو اُس ذات پر دلالت کرے۔

جس سے فعل صادر ہو - یا جس میں قائم ہو - جیسے روندہ - رِیزندہ - اِس کے بنانے کا طریق یہ ہے - کہ امرِ واحد حاضر کے آخر حرف کو مکسور کرکے لفظِ ندہ آخر میں لگاتے ہیں - اور امرِ واحد حاضر پر اگر ب ہو - تو گرا دیتے ہیں - جیسے بپروَر سے پروَرِندہ - کُن سے کُنندہ - اگر امر کے آخر میں الف یا واو ہو - تو کبھی ندہ لگانے سے پہلے ایک ی زیادہ کی جاتی ہے - جیسے گو سے گویندہ - فرما سے فرمایندہ *

جو اِسمِ فاعل لفظِ ندہ کے لگانے سے بنتا ہے - اُس کو اِسمِ فاعلِ قیاسی کہتے ہیں - اِسمِ فاعل اَور طرح سے بھی بناتے ہیں - اُس کو اِسمِ فاعلِ سماعی کہتے ہیں - اُس کے بنانے کا طریق یہ ہے *

۱- ایک اِسم اَور امر مِل کر - جیسے کارکُن - دستگیر *

۲- امرِ حاضر کے بعد الف لگانے سے - جیسے دانا - بینا *

۳- اِسم کے بعد گار - گر - مند - ور - گیں - ناک - بان - چی علامتوں میں سے کسی ایک کے لگانے سے - جیسے خدمتگار - آہن گر - خردمند - تاجور - اندوہ گیں - دردناک - فیلبان - توپچی *

اِسمِ فاعل کے دو صیغے ہوتے ہیں - ایک واحد - دُوسرا جمع - اِسمِ فاعل کی جمع بنانے کے لیئے واحد کی ہ کو گاف سے بدل کر ال علامت جمع کی زیادہ کرتے ہیں - جیسے روندہ سے روندگاں *

فارسی میں عربی زبان کا اِسمِ فاعل بھی اِستعمال کرتے

ہیں - اُس کا وزن فاعل کا ہوتا ہے - جیسے حاکم - عادل - کامل وغیرہ ٭

اِسمِ مفعُول وُہ اِسمِ مُشتق ہے - جو اُس ذات پر دلالت کرے - جس پر فعل واقع ہو - جیسے کردہ - آمیختہ - اِس کی دو قسمیں ہیں - (۱) اِسمِ مفعُولِ قیاسی - (۲) اِسمِ مفعُولِ سماعی ٭

اِسمِ مفعُولِ قیاسی ماضی مُطلق کے آخر حرف کو فتح دیکر ہ لگاتے ہیں - جیسے کرد - رفت - دید سے کردہ - رفتہ - دیدہ - اِس کے دو صیغے ہوتے ہیں - ایک واحد - دُوسرا جمع - جمع کا صیغہ بنانے کے لیئے واحد کے آخر کی ہ کو گاف سے بدل کر ال علامت جمع کی زیادہ کرتے ہیں - جیسے دیدہ سے دیدگاں - رفتہ سے رفتگاں ٭

اِسمِ مفعُولِ سماعی اِس طرح بناتے ہیں -

۱- اِسم اور امر کے مِلنے سے - جیسے مصلحت آمیز ٭

۲- اِسم اور ماضی مُطلق کے مِلنے سے - جیسے دشت بُرخت ٭

عربی کا اِسم مفعُول بھی فارسی میں مُستعمل ہے - اور وُہ اکثر مفعُول کے وزن پر آتا ہے - جیسے مقتُول - مجرُوح ٭

حاصِلِ مصدر وُہ اِسمِ مُشتق ہے - جو فعل کا اثر یا اُس کی کیفیّت ظاہر کرے - جیسے سوزش - آمیزش وغیرہ - یہ کئی طرح سے بنتا ہے -

۱- امرِ واحد حاضر کے آخری حرف کو مکسُور کرکے ش ساکن زیادہ کرتے ہیں - جیسے پرورش - آفرینش ٭

۲- کبھی امرِ واحد حاضر کا صیغہ ہی حاصِلِ مصدر کے معنی

دیتا ہے۔ جیسے سوز اور گداز ✢

۳۔ کبھی ماضی مُطلق کا صیغۂ واحد غائب حاصلِ مصدر کے معنوں میں آتا ہے۔ جیسے گُفتِ عالم بگوشِ جاں بِشنو ✢

۴۔ کبھی ایک ہی مصدر کے ماضی اور امر واحد حاضر کے مِلانے سے۔ جیسے گُفتگو۔ جُستجو ✢

۵۔ کبھی ماضی مُطلق کے صیغۂ واحد غائب کے بعد لفظِ ار زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے گُفتار۔ رفتار ✢

۶۔ کبھی امر واحد حاضر کے بعد ہ زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے خندہ۔ گریہ ✢

اِسمِ حالیّہ وہ اِسمِ مُشتق ہے۔ جو فاعل یا مفعول کی حالت ظاہر کرے۔ جیسے زید خنداں مے آمد۔ اِس میں خنداں اِسمِ حالیّہ ہے۔ اِس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔ کہ امر واحد حاضر کے آخری حرف کو فتحہ دے کر اں زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے خند سے خنداں۔ رَو سے رواں۔ پرور سے پروراں۔ پالتا ہُوا ✢

بعض وقت اِسمِ ظرف اور اِسمِ آلہ بھی مُشتق آتے ہیں۔ جیسے مردُم خیز۔ قط زن ✢

فِعلِ لازم کو مُتعدّی اور مُتعدّی کو مُتعدّی المُتعدّی بنانے کا قاعدہ

اگر مصدرِ لازم کو مُتعدّی بنایا چاہو۔ تو مصدرِ لازم کے امر حاضر معروف کے آخر فتحہ دے کر الِف اور نُونِ غُنّہ

یا الِف اَور نُون اَور یاۓ معرُوف زیادہ کرکے دن علامت مصدر کی لگا دو۔ مصدر مُتعدّی ہو جائیگا۔ اَور اُس کے سب فِعل مُتعدّی ہونگے۔ جَیسے ترسیدن مصدرِ لازِم تھا اَور اُس کا امر حاضر معرُوف ترس۔ اِس کے آخر الِف اَور نُونِ غُنّہ اَور لفظِ دن زیادہ کیا۔ ترساندن ہُوا۔ اگر الِف اَور نُون کے بعد یاۓ معرُوف بھی بڑھائی جاۓ۔ تو ترسانیدن ہُوا۔ پس ترساندن اَور ترسانیدن دونو مصدرِ مُتعدّی ہیں۔ جس قدر فِعل اِس سے بناۓ جائینگے۔ وُہ مُتعدّی ہونگے +

اِسی طرح فِعلِ مُتعدّی کو مُتعدّی المُتعدّی بنا لیتے ہیں۔ جَیسے خُوردن سے خُورانیدن اَور نوشیدن سے نوشانیدن +

بعض فِعلِ لازِم یا مُتعدّی اَیسے ہوتے ہیں۔ کہ اُن کا مُتعدّی اَور مُتعدّی المُتعدّی نہیں بن سکتا۔ اَیسے مصدروں کو فِعلِ لازِم محدُود یا فِعلِ مُتعدّی محدُود کہتے ہیں۔ جَیسے رفتن۔ دِیدن وغیرہ +

بعض مصدر اَیسے ہیں۔ کہ لازِم اَور مُتعدّی دونو طرح اِستِعمال کیۓ جاتے ہیں۔ جَیسے تافتن۔ آموختن۔ آمیختن۔ آویختن۔ افروختن۔ افزُودن۔ افشُردن۔ انگیختن۔ پیختن۔ پوشیدن۔ پیوستن۔ دوختن۔ راندن۔ ریختن۔ سوختن۔ شکستن۔ گشادن۔ گُداختن۔ گسِستن +

فِعل کے فاعل اَور مفعُول کی پہچان

واحد حاضر۔ جمع حاضر اَور واحد مُتکلّم اَور جمع مُتکلّم کا

صیغہ فِعل با فاعِل ہے۔ کیونکہ اُن کا فاعِل اُن کے ساتھ ہے۔ حاضر کے دونو صیغوں کا فاعِل مُخاطب ہے۔ جیسے کردی۔ تُو نے کیا۔ کردید۔ تُم نے کیا۔ لفظ تُو اور تُم فاعِل ہیں۔ اور مُتکلّم کے دونو صیغوں کا فاعِل بات کرنے والا ہے۔ جیسے کردم۔ مَیں نے کیا۔ کردیم۔ ہم نے کیا۔ لفظ مَیں اور ہم فاعِل ہیں + اِن چاروں صیغوں کا تو فاعِل معلُوم ہو گیا۔ اب غائب کے دونو صیغوں کا فاعِل معلُوم کرنا چاہیئے۔ اِن دونو صیغوں میں سے جس کا فاعِل معلُوم کرنا چاہو۔ اُس صیغے کے ترجمے کے ساتھ لفظِ کَون یا کِس نے اِن دونو لفظوں میں سے جونسا لفظ مُحاورۂ اُردُو میں ٹھیک ہوتا ہو۔ ملاؤ۔ جو لفظ عبارت میں اِس کا جواب ہو سکے۔ اُس لفظ کو فاعِل اِس فِعل کا جانو۔ جیسے زید رفت۔ زید گیا۔ جب ہم نے کہا۔ کَون گیا ہے؟ یہی کہوگے۔ کہ زید۔ پس زید فاعِل ہے رفت کا۔ اِسی طرح سے زید زد۔ زید نے مارا۔ جب ہم نے کہا۔ کہ کِس نے مارا؟ یہی جواب دوگے۔ کہ زید نے۔ پس زید فاعِل ہے زد کا +

یاد رہے کہ فاعِل کا ہونا ضرور ہے۔ جہاں کہیں فاعِل لفظ میں ظاہر نہ ہو۔ ضمیر واحد غائب کی جو فِعل کے صیغۂ واحد غائب میں پوشیدہ ہے۔ اور وُہ لفظ او ہے۔ جس کا ترجمہ وُہ یا اُس نے ہے۔ وُہی ضمیر فاعل صیغۂ واحد غائب میں ہوگی۔ اور صیغۂ جمع غائب میں ضمیر جمع غائب کی لفظِ ند ہے۔ جس کا ترجمہ وُہ یا اُنھوں نے ہے۔ اِسی ضمیر کو صیغۂ جمع غائب کا فاعِل کہینگے۔ جیسے رفت۔ وُہ گیا۔ لفظ او فاعِل ہے رفت کا

اور رفتند - وہ گئے - لفظ آنہا فاعل ہے رفتند کا ؛

یاد رکھو - کہ ضمیر جس کی طرف پھرتی ہے - اُس کو اُس ضمیر کا مرجع کہتے ہیں - جیسے زید آمد و بنشست - یعنی زید آیا اور بیٹھا - نشست میں ضمیر ہے - جو پھرتی ہے زید کی طرف - زید مرجع ہے اُس ضمیر کا - جس طرح فعلِ معروف کا فاعل پہچاننا تم نے معلوم کیا - اُسی طرح فعلِ مجہول کا مفعولِ مالم یُسمّ فاعلہٗ بھی کون کے لفظ کے ساتھ معلوم کرو - جیسے زید کشتہ شد - یعنی زید مارا گیا - جب کہو گے - کون مارا گیا؟ تو جواب یہی ہوگا - کہ زید - پس زید مفعولِ مالم یُسمّ فاعلہٗ ہے کشتہ شد فعلِ مجہول کا ؛

یاد رکھو - کہ فاعل اِسم ہوتا ہے - فعل اور حرف نہیں ہوتا - بلکہ جو اِسم کہ اُس کے اُوپر حرف لگا ہو - وہ اِسم بھی فاعل نہیں ہوتا - اور کبھی فاعل مُرکّب بھی ہوتا ہے - جیسے پدرِ زید رفت - رفت کا فاعل پدرِ زید ہے جو مُرکّب ہے - اِسی طرح سے غُلامِ پدرِ زید رفت ؛

اگر فعلِ مُتعدّی کا مفعول معلوم کرنا ہو - تو اُس فعل کے اُردو ترجمے کے ساتھ کیا یا کِس دونو لفظوں میں سے جو لفظ مُحاورۂ اُردو کے مُوافق موزوں ہو - اُس لفظ کو مِلاؤ - جو کلمہ اُس کا جواب ہو سکے - وُہی کلمہ مفعول اُس فعل کا ہے - جیسے زید طعام خورد - زید نے طعام کھایا - جب کہو گے زید نے کیا کھایا؟ تو جواب اُس کا طعام ہوگا - پس طعام مفعول ہے خورد کا - اور زید فاعل ہے - اور زید بکر را زد - زید نے

بکر کو مارا - جب کہو گے - کس کو زید نے مارا - تو جواب یہی
ہوگا - کہ بکر کو - پس بکر مفعول ہے زد کا - اور لفظِ را نشان
مفعول کا ہے - اور زید فاعل ہے زد کا - اِس مفعول کو عربی
میں مفعول بہٖ کہتے ہیں - کیونکہ فعل اِس پر واقع ہوتا ہے -
جیسے اِس مثال میں مار بکر پر واقع ہوئی - اور لفظِ را نشان
مفعول کا کبھی لاتے ہیں - کبھی نہیں لاتے - اگر مفعول بہٖ
اِنسان ہو - تو اکثر لاتے ہیں - مثال اُس کی آگے گزری ✣

بعضے فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں - اِن فعلوں کے
مصدر یہ ہیں - دانستن - یافتن - انگاشتن - رنگرِیستن -
دادن - بخشیدن وغیرہ - جیسے زید را دانا دانستم - دانستم
فعل با فاعل - زید مفعول بہٖ - دانا مفعولِ ثانی - اِسی طرح
زید را دانا انگاشتم - اور کبھی اُن کا مفعولِ ثانی مذکور نہیں
ہوتا - جیسے او را بخشیدم - بخشیدم فعل با فاعل - او مفعول بہٖ -
را مفعول کا نشان ✣

گُفتن کے مشتقّات کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں - پہلا
مفعول مفعول بہٖ کہلاتا ہے - اور دُوسرے کو مقولہ کہتے ہیں -
مقولہ اکثر جُملہ ہوتا ہے - یعنی پُوری بات - جیسے گُفتمش در
خانہ بنشیں - کبھی اُس کا مفعول بہٖ محذوف بھی ہوتا ہے -
جیسے ع فلک گُفت احسنت مہ گُفت زہ ✣ فلک فاعل پہلے
گُفت کا اور مہ فاعل ہے دُوسرے گُفت کا - احسنت مقولہ
ہے پہلے گُفت کا - زہ مقولہ ہے دُوسرے گُفت کا - اور
جس کو فلک و مہ نے کہا - وہ محذوف ہے - اور کبھی مقولہ

اِسْمِ مُفْرد بھی ہوتا ہے - جیسے ثنا گفتم - ثنا اِسْمِ مُفْرد ہے
مقُولہ گفتم کا - اَور کبھی مفعُولِ بہٖ جُملہ ہوتا ہے - یعْنی پُوری
بات - جیسے مے خواہم تُرا بہ بِینم - مے خواہم فِعْل با فاعِل -
تُرا بہ بِینم پُوری بات ہے مفعُولِ بہٖ مے خواہم کا +

پوشِیدہ نہ رہنے - کہ تُرا بہ بِینم مصْدر کے معْنی میں ہے -
یعْنی مے خواہم دِیدنِ تو +

افْعالِ ناقِصہ

افْعالِ ناقِصہ وُہ فِعْل ہَیں - جِن کا فاعِل اَور مفْعُول نہیں
ہوتا - بلکہ وُہ اِسْم اَور خبر کو چاہتے ہَیں - فاعِل کے پہچانْنے
کے قاعِدے سے اُن کا اِسْم - اَور مفعُول کے پہچانْنے کے قاعِدے
سے اُن کی خبر عِبارت میں معلُوم کرتے ہَیں - اَور اُن فِعْلوں
کے مصْدر یہ ہَیں - بُودن اَور شُدن - اَور مُرادِف اِن کے
گشْتن اَور گردِیدن - اَور ہسْت اَور نیسْت کو بھی افْعالِ ناقِصہ
سے گِنْتے ہَیں - جیسے زَید دانا بُود - زَید دانا شُد - زَید دانا گشْت -
زَید دانا گردِید - زَید دانا ہسْت - زَید دانا نیسْت - زَید اِن کا
اِسْم اَور دانا اِن کی خبر ہے - اَور کبھی اسْت بھی ہسْت کے
معْنی میں آتا ہے - اِسْم اَور خبر کو چاہتا ہے - اَور اَور فِعْلوں
کی طرح ہسْت اَور نیسْت کے بھی چھ چھ صِیغے ہَیں -
ہسْت - ہسْتند - ہسْتی - ہسْتید - ہسْتم - ہسْتیم + نیسْت -
نیسْتند - نیسْتی - نیسْتید - نیسْتم - نیسْتیم - فقط یہی گردان
اِسْتِعْمال میں آتی ہے +

نحو وُہ عِلم ہے۔ جس سے کلام کے اجزا کو جوڑنا اور کھولنا اور اُن کا آپس کا لگاؤ معلُوم ہوتا ہے۔ اور اُس سے فائدہ یہ ہے۔ کہ اُس عِلم کا جاننے والا اَیسی غلطی سے بچا رہتا ہے۔ جس سے کلام سمجھ میں نہ آئے۔ یا مطلب ٹھیک نہ سمجھا جائے۔ اَور اُس میں کلمہ اَور کلام دونو سے بحث ہوتی ہے +

کلام یا مُرکّب کا بیان

کلام وُہ مُرکّب ہے۔ جو کم سے کم دو کلموں سے بنا ہو۔ اَور زیادہ کی حد نہیں۔ کلام یا مُرکّب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کلامِ تام۔ دُوسرا کلامِ ناقص + **کلامِ تام** وُہ مُرکّب ہے۔ جس سے سُننے والے کو پُورا فائدہ حاصِل ہو۔ یعنی اُسے معلُوم ہو جائے۔ کہ کہنے والا کچھ خبر دیتا ہے۔ یا کچھ چاہتا ہے۔ اَور اُس میں مُسند اِلَیہ۔ مُسند اَور اِسناد کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے زید آمد۔ زید مُسند اِلَیہ اَور آمد مُسند ہے۔ اَور جو لگاؤ اِن میں ہے۔ اُسے **اِسناد** کہتے ہیں۔ واضح ہو۔ کہ جس کی طرف اِسناد کی جائے۔ اُس کو مُسند اِلَیہ کہتے ہیں۔ اَور جس کی اِسناد کی جائے۔ اُس کو مُسند کہتے ہیں۔ اِسم مُسند اَور مُسند اِلَیہ دونو اَور فِعل صِرف مُسند اَور حرف نہ مُسند اِلَیہ اَور نہ مُسند ہوتا ہے + مُرکّب تام کو

مُرکّب مُفِید یا جُملہ بھی کہتے ہیں +

کلام ناقص وُہ مُرکّب ہے۔ جس سے سُننے والے کو پُورا فائدہ حاصل نہ ہو۔ بلکہ اِنتظار باقی رہے۔ جیسے غُلامِ زَید۔ مَردِ نیک۔ اَیسے کلام کو مُرکّب غیر مُفید بھی کہتے ہیں +

کلامِ تام کا بیان

کلامِ تام یا جُملے کی دو قسمیں ہیں۔ جُملۂ فِعلِیّہ اَور جُملۂ اِسْمِیّہ +

۱۔ جُملۂ فِعلِیّہ وُہ مُرکّب ہے۔ جس میں فِعل اَور اِسْم مِل کر بات پُوری ہو۔ فِعل مُسند ہوتا ہے۔ اَور فاعِل مُسند اِلَیہ۔ اگر اُس میں فِعل لازِم ہے۔ تو وُہ فِعل صِرف فاعِل کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلِیّہ ہو جائیگا۔ جیسے زَید رفت۔ رفت فِعل۔ زَید اُس کا فاعِل ہے۔ فِعل فاعِل کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلِیّہ ہُوا۔ اگر جُملے میں مُتعدّی فِعل ہے۔ تو وُہ فِعل فاعِل اَور مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلِیّہ ہوگا۔ جیسے زَید عمرو را زد۔ زَید نے عمرو کو مارا۔ زد فِعل۔ زَید اُس کا فاعِل۔ عمرو اُس کا مفعُول۔ را علامت مفعُول کی۔ فِعل مُتعدّی فاعِل اَور مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلِیّہ ہُوا۔ اگر جُملۂ فِعلِیّہ میں فِعل ماضی یا مُضارِع یا حال یا مُستقبِل ہو۔ تو اُس کو جُملۂ فِعلِیّہ خبریّہ کہتے ہیں۔ اگر جُملے میں فِعلِ اَمر یا فِعلِ نہی ہو۔ تو اُس کو جُملۂ فِعلِیّہ اِنشائیّہ کہتے ہیں۔ جیسے بیا و مبیا۔ دونو فِعل با فاعِل جُملۂ فِعلِیّہ اِنشائیّہ ہیں۔ اَور جیسے زَید را بزن۔ زَید کو مار۔ بزن فِعل با فاعِل۔ زَید اُس کا مفعُول۔ فِعل با فاعِل مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلِیّہ اِنشائیّہ ہُوا +

افعالِ ناقصہ اپنے اِسم اور خبر کے ساتھ مِل کر اور گُفتن کے مُشتقات اپنے فاعِل اور مفعُول اور مقُولے کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہوتے ہیں۔ جَیسے زَید دانا بُود۔ زَید دانا تھا۔ بُود افعالِ ناقصہ میں سے ہے۔ اِسم اور خبر کو چاہتا ہے۔ زَید اُس کا اِسم اور دانا اُس کی خبر ہے۔ بُود اپنے اِسم اور خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہُوا۔ بعض اِس کو جُملۂ اِسمیہ کہتے ہیں۔ اور گُفتمش بنشیں۔ گُفتم فِعل با فاعِل۔ ش مفعُول بہٖ۔ بنشیں فِعل با فاعِل۔ فِعل با فاعِل جُملۂ فِعلیہ اِنشائیہ ہوکر مقُولہ ہُوا گُفتم کا۔ گُفتم فِعل با فاعِل ساتھ مفعُول اور مقُولے کے مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہُوا۔ جو جُملہ مقُولہ ہوتا ہے۔ کبھی اُس پر کاف بھی لاتے ہیں۔ جَیسے گُفتم کہ کتاب بیار۔ اِس کاف کو کافِ سرِ جُملہ یا کافِ بیانیہ کہتے ہیں۔ یہ جُملہ بیان ہوتا ہے اِیں محذُوف کا۔ یعنی گُفتم اِیں کہ کتاب بیار +

۲۔ جُملۂ اِسمیّہ وُہ ہے۔ جِس میں کم سے کم دو اِسم مِل کر پُوری بات ہو۔ اور سُننے والے کو پُورا فائدہ حاصِل ہو۔ اور بات کی اِبتدا اُس اِسم سے ہو۔ جِس کے حال سے دُوسرا اِسم خبر دے۔ اِبتدا والے اِسم کو مُبتدا یا مُسند اِلیہ کہتے ہیں۔ دُوسرے اِسم کو خبر یا مُسند۔ مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ اِسمیہ ہوتا ہے۔ اور جُملۂ اِسمیّہ میں ایک حرفِ ربط کبھی مذکُور ہوتا ہے۔ اور کبھی مخفی ہوتا ہے۔ جَیسے زَید نیک اَست و عمرو بد۔ زَید نیک ہے۔ اور عمرو بد ہے۔ زَید مُبتدا اور نیک خبر ہے۔ کیونکہ زَید کے حال سے خبر دیتا ہے۔ کہ وُہ نیک ہے۔ اور اَست ربط کا حرف ہے۔ مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُوا۔ اور اِسی طرح عمرو مُبتدا ہے۔ اور

بد خبر- اَور اشت حرف ربط کا اِس قرینے سے کہ پہلے جُملے میں ہے- اِس جُملے میں سے محذوف ہُؤا- لیکن معنی میں ملحُوظ ہے- یہ مُبتدا بھی خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُؤا +

تُم جان چُکے ہو- کہ خبر معلُوم کرنے کے لِئے کیا ہے یا کیسا ہے مِلائیں- تو جو لفظ اُس کا جواب ہو سکے- اُس کو خبر سمجھیں- اَور خبر کے ساتھ کَون ہے مِلائیں- تو جو لفظ اُس کا جواب ہو سکے- اُس کو مُبتدا جانو- جَیسے زید نیک اشت میں جب کہوگے- زید کیا ہے- جواب یہ ہوگا- کہ نیک- معلُوم ہُؤا- کہ لفظِ نیک خبر ہے- اَور جب کہوگے- کہ کَون نیک ہے- تو جواب اُس کا ہوگا زید- جان لو- کہ زید مُبتدا ہے +

یاد رکھّو- کہ حرف نہ مُبتدا ہوتا ہے- نہ خبر- اَور فِعل بھی مُبتدا نہیں ہوتا- مگر جُملہ ہوکر خبر ہوتا ہے- جَیسے ع بجے روشنائی سقط شُد خرش- اِس جُملے میں روشنائی مُبتدا ہے- سقط شُد خرش خبر- اِس میں ش ضمیر ہے- جو مُبتدا کی طرف راجع ہے- جس وقت جُملہ خبر ہو- تو جُملے میں ضرور ہے- کہ ایک ضمیر مُبتدا کی طرف پھرے- جَیسے سقط شُد خرش میں ش +

فائدہ- بعض مُتعدّی فِعلوں کے دو یا دو سے زیادہ مفعُول ہوتے ہیں- تو اُس صُورت میں فِعل فاعِل اَور مفعُولات سے مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہوتا ہے- بعض وقت مفعُول پُورا جُملہ ہوتا ہے- خواہ وُہ جُملۂ فِعلیّہ ہو- خواہ جُملۂ اِسمیّہ- جَیسے دِیدم کہ زید کتاب خریدہ اشت +

مفعولوں کی قسمیں

تُم نے مفعُول بہٖ اَور مفعُولِ ثانی کا حال پڑھ لیا ہے۔ عربی زبان کی قواعد میں اِن مفعُولوں کے سِوا اَور مفعُول بھی ہوتے ہیں۔ فارسی نحویوں نے بھی اُن مفعُولوں کو فارسی قواعِد میں داخل کر لیا ہے۔ وُہ یہ ہیں۔ مفعُول فیہ۔ مفعُول معہٗ۔ مفعُول لہٗ۔ اَور مفعُول مُطلق +

(۱) جس وقت یا مکان میں فعل واقع ہو۔ اُس کو مفعُول فیہ کہتے ہیں۔ اَور اُسی کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ مفعُول فیہ کے اُوپر در۔ بر اَور باےِ مُوحّدہ بمعنۓ در اَور بر اکثر لاتے ہیں۔ جیسے در شب بر تخت خُفتم۔ اَور بوقتِ شام بہ بازار رفتم۔ اِن فقروں میں تخت اَور بازار ظرفِ مکان ہیں۔ اَور شب اَور شام ظرفِ زمان۔ کبھی در۔ بر اَور باےِ مُوحّدہ نہیں لاتے۔ جیسے شب کجا بُودی۔ یعنی در شب کُجا بُودی +

(۲) جس بات کے واسطے وُہ فعل کیا جائے۔ اُس کو مفعُول لہٗ کہتے ہیں۔ جیسے زدم زید را براے ادب۔ اِس میں ادب مفعُول لہٗ ہے +

(۳) جس اِسم پر با ہو۔ اَور مفعُول بہٖ کے بعد واقع ہو۔ اُس اِسم کو مفعُول معہٗ کہتے ہیں۔ جیسے زدم زید را با عمرو۔ یعنی مَیں نے عمرو کو بھی زید کے ساتھ مارا۔ عمرو مفعُول معہٗ ہے۔ اَور مفعُول معہٗ شریک مفعُول بہٖ کا ہوتا ہے +

(۴) مفعُول مُطلق عمُوماً اُس فِعل کا مصدر ہوتا ہے۔ جس کا یہ مفعُول مُطلق ہے۔ اکثر مفعُول مُطلق فعل کی تاکید کے واسطے

آتا ہے۔ اور اُس کے آخر یاءِ معروف بھی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے زدم زید را زدنی ۔ یعنی مارا مَیں نے زید کو جو مارنے کا حق تھا۔ کبھی مفعول مطلق وضع بیان کرنے کے واسطے آتا ہے۔ اُس وقت اُس کے آخر یاءِ معروف نہیں لاتے ۔ جیسے نشستم نشستنِ امیر۔ یعنی مَیں امیر کی بیٹھک بیٹھا ۔ یعنی امیر کے بیٹھنے کی وضع پر مَیں بیٹھا۔ کبھی مفعول مطلق شمار کے واسطے آتا ہے۔ جیسے نشستم یک نشست۔ یہاں نشست معنۓ نشستن ہے۔ یعنی مَیں ایک بیٹھک بیٹھا +

آسانی کے واسطے ذیل کے نقشے میں وُہ لفظ لکھے جاتے ہیں۔ جن کو فعل کے اُردو ترجمے کے ساتھ ملانے سے مفعول کی قسم معلوم ہو جائیگی۔

الفاظ	قسمِ مفعول
کب	مفعول فیہ ظرفِ زماں
کہاں	مفعول فیہ ظرفِ مکاں
کس کے ساتھ	مفعول معہٗ
کس واسطے	مفعول لہٗ
کیسا	مفعول مطلق تاکید کے واسطے
کس طرح	مفعول مطلق وضع کے واسطے
کے بار	مفعول مطلق عدد کے واسطے

جملوں کے اقسام

واضح ہو۔ کہ کلامِ تام اصل میں جملۂ فعلیّہ و جملۂ اسمیّہ پر ہی منقسم ہے۔ اور انہیں دو جملوں کے نام کبھی ترکیب اور

بھی حروف کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں +

اوّل۔ ترکیب کے لحاظ سے کلام تام جملۂ مستانفہ اور جملۂ معترضہ کہلاتا ہے +

۱۔ جملۂ مستانفہ وہ جملہ ہے۔ جو کلام کے ابتدا میں واقع ہو۔ جیسے علم خزینہ ایست مقفّل۔ علم مبتدا۔ خزینہ ایست مقفّل خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیّہ مستانفہ ہوا +

۲۔ جملۂ معترضہ وہ جملہ ہے۔ جو کسی جملے کے درمیان واقع ہو۔ جیسے یارِ من (چشمِ بد دور) خوب عالم اشت۔ یار مبتدا۔ خوب عالم اشت خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیّہ ہوا۔ چشمِ بد دور جملۂ معترضہ ہے۔ جو اس جملے کے بیچ میں واقع ہوا ہے +

دوم۔ حروف کے لحاظ سے جملوں کے نام مختلف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حروفِ شرط۔ حروفِ ندا۔ حروفِ عطف۔ حروفِ قسم۔ حروفِ علّت۔ حروفِ دعا۔ حروفِ بیان وغیرہ میں سے کسی حرف کے آنے سے جملۂ شرطیہ۔ جملۂ ندائیہ۔ جملۂ عاطفہ یا معطوفہ۔ جملۂ قسمیّہ۔ جملۂ معلّلہ۔ جملۂ دعائیّہ۔ جملۂ مبیّنہ وغیرہ کے نام سے موسوم ہوتے ہیں +

اب چند مشہور جملوں کا حال بیان کیا جاتا ہے +

۱۔ جملۂ شرطیہ۔ جس جملے میں حرفِ شرط داخل ہو۔ اس کو جملۂ شرطیہ کہتے ہیں۔ اور یہ جملۂ شرطیّہ دو جملوں سے مرکّب ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط۔ دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے اگر علم خوانی۔ عزّت یابی۔ و اگر خفتی مُردی۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔ اگر حرف شرط کا۔ خوانی فعل با فاعل۔ علم مفعول۔ فعل فاعل اور مفعول

سے مِل کر شرط ہُوا - یاہی فِعل با فاعِل - عزّت اُس کا مفعول ہے۔
فِعل فاعِل اور مفعول کے ساتھ مِل کر جزا ہُوئی شرط کی -
شرط ساتھ جزا کے مِل کر جُملۂ شرطیّہ ہُوا - اِسی طرح سے
دُوسرے جُملے اگر خفتی مُردہی کی ترکیب ہوگی +

کبھی شرط کی جزا محذُوف ہوتی ہے - جیسے غنیمت کے کلام ہیں -
بیت - مرا خُود عرصۂ اندیشہ تنگ، اشت - ترا اگر با قضا یارائے
جنگ اشت + گر حرف شرط کا - ترا با قضا یارائے جنگ
اشت جُملہ ہوکر شرط ہُوا - اور جزا اُس کی رِبجنگ محذُوف
ہے +

فائدہ - جُملۂ شرطیّہ میں ایک حرف شرط کے حرفوں میں سے
ہوتا ہے - شرط کے حرف یہ ہیں - اگر - گر - ار - چُوں - چو - اور
سوا اِن کے وقتیکہ - رُوزیکہ - ہنگامیکہ +

۲ - **جُملۂ ندائیہ** وُہ جُملہ ہے - جس میں ندا کا حرف آئے -
جیسے اَے زید! مقصُود اِس سے یہ ہے - کہ مے خوانم زید را -
یعنی مَیں زید کو بُلاتا ہُوں - اَے ندا کا حرف - زید مُنادےٰ - ندا
کا حرف مُنادےٰ کے ساتھ مِل کر قائِم مقام جُملے کے ہے -
کِس واسطے کہ معنی فِعل کے اُس میں پائے جاتے ہیں - اور
یہ جُملہ بغیر دُوسرے جُملے کے تمام نہیں ہوتا - اِس دُوسرے
جُملے کو جوابِ ندا کہتے ہیں - جیسے اَے کریم! کرم کُن - اِس
کی ترکیب اِس طرح کرینگے - اَے حرفِ ندا - کریم مُنادےٰ -
حرفِ ندا مُنادےٰ سے مِل کر قائِم مقام جُملۂ فِعلیّہ کے ہُوا - کُن
فِعل با فاعِل - کرم اُس کا مفعُول - فِعل با فاعِل مفعُول کے ساتھ

مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر جواب ندا ہوا - ندا ساتھ جواب کے مل کے جملۂ ندائیہ ہوا +

کبھی حرفِ ندا محذوف ہوتا ہے - جیسے ع - بیا جامی ! رہا کن شرمساری - یعنی بیا اَے جامی ! رہا کن شرمساری - اور کبھی منادے بھی محذوف ہوتا ہے - جیسے ع - اَے بذاتِ تو مزیّن مسندِ پیغمبری - یعنی اَے آنکہ بذاتِ تو مزین است مسندِ پیغمبری - لفظِ آں منادے محذوف ہے +

فائدہ - ندا کے حرف یہ ہیں - یا - الف - اَے - ایا +

۳- جملۂ معطوفہ وہ جملہ ہے - جس میں حرفِ عطف پایا جائے - حرفِ عطف سے پہلا جملہ معطوف علیہ اور اس کے بعد کا جملہ معطوف کہلاتا ہے - جیسے احمد آمد و محمود رفت - احمد فاعل - آمد فعل - فعل ساتھ فاعل کے مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا - واو حرفِ عطف - محمود فاعل - رفت فعل - فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا - معطوف علیہ مع معطوف کے جملۂ معطوفہ ہوا + اور کبھی عطف کلمے کا کلمے پر بھی ہوتا ہے - جیسے زید و بکر آمد - آمد فعل - زید اس کا فاعل معطوف علیہ - واو حرفِ عطف - بکر معطوف - معطوف علیہ مع معطوف مل کر فاعل ہوئے فعل کے - فعل با فاعل جملۂ فعلیہ ہوا +

فائدہ - حروفِ عطف یہ ہیں - و - پس - سپس - نیز - ہم - دیگر - دگر وغیرہ +

۴- جملۂ قسمیہ وہ جملہ ہے - جس میں حرفِ قسم آئے - جیسے بخدا غفلت نخواہم کرد - اصل میں یوں تھا - قسم مے خورم بخدا -

بہ قسمیہ جار - خدا مجرور - جار مجرور مل کر متعلق ہوئے میخورم فعل با فاعل محذوف کے - قسم مفعول محذوف - پس فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر قسم - غفلت مفعول نخواہم کرد فعل با فاعل کا - فعل اور فاعل اور مفعول مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر جواب قسم - قسم مع جواب قسم جملۂ قسمیہ ہوا - یہ جملہ بغیر دوسرے جملے کے تمام نہیں ہوتا - اس دوسرے جملے کو جواب قسم کا کہتے ہیں - جیسے ع بنام ایزد عجب ازاں خریدم +

فائدہ - حروف قسم یہ ہیں - ب - و +

۵ - جملۂ معللہ وہ جملہ ہے - جس میں حرف علت آئے - اس جملے میں بھی کم سے کم دو جملے ہوتے ہیں - اور جو جملہ حرف علت کے بعد واقع ہوتا ہے - اس کو علت کہتے ہیں - اور جو پہلے واقع ہو - اسے معلول - جیسے بد مکن کہ سزا یابی - مکن فعل با فاعل - بد مفعول - فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر معلول ہوا - کہ حرف علت - سزا مفعول - یابی فعل با فاعل - فعل فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر علت ہوا - علت معلول کے ساتھ مل کر جملۂ معللہ ہوا +

فائدہ - حروف علت یہ ہیں - کہ - تا - چہ - زیرا کہ - چرا کہ - بنابریں وغیرہ +

۶ - جملۂ دعائیہ وہ جملہ ہے - جس میں دعا کا حرف آئے - جیسے چشم بد دور - یعنی چشم بد دور باد - نظر بری دور ہوجیو - چشم بد اسم ہے باد کا - باد مخفف ہے بواد کا - اور بواد اصل میں بود مضارع کا صیغہ ہے افعال ناقصہ میں سے - الف دعا کا جب اس میں آیا -

تو بُواد ہو گیا - سو بُواد یہاں سے محذُوف ہے - دُور اُس کی خبر ہے - باد فِعل مُضارِع اِسْم اَور خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہُوا +

۷ - جُملۂ مُبیّنہ وُہ جُملہ ہے - جِس میں حرفِ بیان واقع ہو - جو جُملہ حرفِ بیان کے بعد آئے - اُس کو جُملۂ بیانیّہ کہتے ہَیں - یہ حرفِ بیان عُمُوماً کاف ہوتا ہے - جِس کو کافِ سِر جُملہ بھی کہتے ہَیں - اَور جِس اِسْم کا یہ جُملہ بیان آتا ہے - اُس کو مُبیّن کہتے ہَیں - جَیسے ع شنیدم کہ شاپُور دم در کشید - اِس جُملے میں اِیں محذُوف مُبیّن ہے - شاپُور دم در کشید جُملۂ بیانیّہ ہے - کاف حرفِ بیان ہے - ترکیب یُوں ہوگی - شنیدم فِعل با فاعِل - اِیں اِسْمِ مُبہم محذُوف مُبیّن - کہ حرفِ بیان - در کشید فِعل - شاپُور فاعِل - دم مفعُول - فِعل اپنے فاعِل اَور مفعُول سے مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہوکر بیان ہُوا مُبیّن کا - مُبیّن جُملۂ بیانیّہ سے مِل کر جُملۂ مُبیّنہ ہوکر مفعُول ہُوا شنیدم کا - فِعل فاعِل اَور مفعُول سے مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہُوا +

اگر جُملۂ بیانیّہ مُبیّن کی ذات کا بیان ہے - تو اُس جُملے سے مُبتدا کا حذف کرنا بِہتر ہے - جَیسے احمد کہ دانا ست گُجا ست - یعنی احمد کہ او دانا ست کُجا ست +

اگر جُملۂ بیانیّہ مُبیّن کی ذات کا بیان نہ ہو - بلکہ مُبیّن کے مُتعلّق کا بیان ہو - تو اُس مقام میں مُبتدا کو حذف نہیں کرتے - بلکہ اُس جُملے میں ایک ضمیر لاتے ہَیں - جو مُبیّن کی طرف پھرتی ہے - جَیسے رفیقِ من یک طالبِ عِلم است - کہ کتابش خُوبست +

جُملوں کے مُتعلّق چند فوائد

۱ - وحدت اَور جمع میں فِعل اپنے فاعِل سے مُطابقت رکھتا ہے -

لیکن جب فاعل غیر ذی رُوح ہو- خواہ واحد ہو- خواہ جمع- فعل واحد لانا ہی فصیح ہے- جیسے مردے آمد- مردُماں آمدند- درختاں سرسبز بُود- برگہا بے شمار اُفتاد- یہی حال مُبتدا اور حروفِ رابط یا افعالِ ناقصہ کا بھی ہے- جیسے ہمہ مردُماں حاضر اند- اور ہمہ طلبہ موجود نبودند- برگہا ہشیار اشت +

۲- فارسی میں عموماً فاعل فعل سے پہلے آتا ہے- اور مفعول بہٖ عموماً دونو کے درمیان- اور کبھی مفعول بہٖ فعل کے بعد بھی واقع ہوتا ہے- جیسے زید عمرو را زد- بکر طعام را خورد- اور ع بعدِ تو مے بینم آرام خلق- اور جب فعل متعدّی بدو مفعول ہو- تو مفعول بہٖ پہلے لاتے ہیں- اور اُس کے بعد مفعولِ ثانی- جیسے زید بکر را کتاب داد- بکر مفعول بہٖ اور کتاب مفعولِ ثانی- اِس طرح سے اور مفعول بھی فعل سے پہلے آتے ہیں- جیسے صُبحگاہ زید بکر را بالاے سقف دید- اور جیسے نشستِ ازبیر نشستم- اور زید را نادِیباً زدم +

۳- فعل کا فاعل بعض موقعوں پر حذف کیا جاتا ہے- وہ موقعے یہ ہیں +

(۱) صیغۂ جمع غائب میں- جب چند اشخاص نامعلوم یا قضاؤ قدر فاعل ہوں- جیسے آوردہ اند- کہ سپاہِ دشمن ہشیار بُود- اور جیسے ؎ در کوے نیکنامی ما را گُذر ندادند +

(۲) جب قرینہ پایا جائے- جیسے کوئی پُوچھے زید آمد- جواب میں کہیں آمد +

(۳) ہاے ابتدائیہ و جملۂ ندائیہ و جملۂ قسمیہ کے پہلے تمام

جُملہ یعنی فعل مع فاعل محذُوف ہوتا ہے۔ جیسے ع بنامِ جہاندارِ جاں آفریں کے اوّل آغاز میکنم جُملہ محذُوف ہے۔ اور اے زید فعل میں ہے میخوانم زید را۔ یہاں میخوانم محذُوف ہے۔ اور اسی طرح بخدائے کریم کے پہلے قسم میخورم محذُوف ہے +

۴۔ بعض دفعہ فعل بھی حذف کیا جاتا ہے۔ جیسے اِستفہام کے جواب میں۔ مثلاً کوئی کہے۔ کہ آمد۔ یعنی کون آیا۔ جواب میں کہیں زید۔ یعنی زید آمد۔ یہاں آمد محذُوف ہے +

۵۔ مُبتدا عمُوماً معرفہ ہوتا ہے یا نکرۂ مخصّصہ۔ اور خبر عمُوماً نکرہ۔ جیسے محمُود بہادر اَست۔ غُلامِ مرد حاضر اَست۔ مردِ احمق ناقابل اَست۔ مُبتدا دُوسری مثال میں اِضافت کے ذریعے اور تیسری میں صفت کے باعث مخصُوص ہُؤا۔ جس صُورت میں دونو معرفہ یا دونو نکرہ ہوں۔ تو پہلے کو مُبتدا اور دُوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ جیسے قیصرۂ ہند ملکۂ وکٹوریہ اَست۔ ارض زمین اَست۔ ہوا باد اَست۔ اِس کو برعکس پڑھنا بھی جائز ہے +

۶۔ اگر جُملے میں ایک اِسمِ ذات ہو۔ اور دُوسرا اِسمِ صفت۔ تو اِسمِ ذات مُبتدا ہوگا۔ اور اِسمِ صفت خبر۔ جیسے شب سیاہ اَست۔ دُنیا فانی اَست +

۷۔ کبھی ایک مُبتدا کی کئی خبریں ہوتی ہیں۔ جیسے زید عالم۔ فاضل۔ شاعر اَست۔ اور ایسا ہی مُتعدّد مُبتداؤں کی ایک خبر ہوتی ہے۔ جیسے ع بخت و تخت و امر و نہے و گیر و دار۔ ہمہ ہیچ اَست +

۸۔ جب قرینہ پایا جائے۔ تو مُبتدا یا خبر محذُوف ہوتی ہے۔

جیسے کوئی کہے - عالمگیر پسرِ کیشت - اور تم کہو - پسرِ شاہ جہان اشت - یہاں عالمگیر مُبتدا محذُوف ہے - یا کوئی کہے - کُدام کس فاضل اشت - تُم کہو - احمد - یہاں فاضل اشت خبر محذُوف ہے - یا کوئی کہے - محمُود حاضر اشت - تُم کہو - آرے - بلے یا نے - اِس جگہ جُملہ محذُوف ہوگا - یعنی محمُود حاضر اشت یا محمُود حاضر نیشت - یہاں مُبتدا اور خبر دونو محذُوف ہیں +

کلامِ ناقص یا غیر مُفید کا بیان

کلامِ ناقص وُہ مُرکب ہے - جس سے پُوری بات سمجھ میں نہ آئے - اور سُننے والے کو اُس سے پُورا فائدہ حاصل نہ ہو - اور اُس کی کئی قسمیں ہیں - جن کا حال ذیل میں لکھا جاتا ہے + مُرکّب ناقص عمُوماً دو اِسموں کے مِلنے سے بنتا ہے - مگر بعض وقت حرف اور اِسم کے مِلنے سے بھی مُرکّب ناقص یا غیر مُفید بن جاتا ہے - جیسے جار و مجرُور کے مِلنے سے وغیرہ +

۱ - مُرکّب اِضافی

مُرکّب اِضافی وُہ ہے - جس میں اِضافت پائی جائے - اِضافت کے معنی ہیں نسبت کرنا ایک اِسم کا دُوسرے اِسم کی طرف - نسبت لگاؤ کو کہتے ہیں - جس اِسم کو دُوسرے اِسم کی طرف نسبت کرتے ہیں - اُس اِسم کو **مُضاف** کہتے ہیں - اور جس اِسم کی طرف نسبت کرتے ہیں - اُس کو **مُضاف اِلَیہ** - فائدہ اِضافت کا یہ ہے - کہ اگر مُضاف اِلَیہ معرفہ ہو - تو مُضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے - جیسے غُلامِ زَید - زَید کا غُلام - غُلام کا لفظ نکرہ تھا - ہر ایک غُلام

کو غُلام کہ سکتے ہیں۔ جب اِس غُلام کے لفظ کو زید کی طرف نِسبت کِیا۔ اَور کہا۔ غُلامِ زَید۔ یعنی زَید کا غُلام۔ تو غُلام خاص ہو گیا۔ کیونکہ زید ہی کے غُلام کو غُلامِ زَید کہینگے۔ اَور کِسی کے غُلام کو نہ کہینگے۔ اَور اگر مُضاف اِلَیہ نکرہ ہو۔ تو مُضاف میں ایک قِسم کی خصُوصِیّت پَیدا ہو جاتی ہَے۔ جَیسے غُلامِ بادشاہ۔ یعنی بادشاہ کا غُلام ہَے۔ وزِیر کا نہیں۔ اَور غُلام کے لفظ میں ایک خصُوصِیّت پَیدا ہو گئی +

فارسی کی ترکیب میں مُضاف کے آخر کسرہ علامت اِضافت کی ہَے۔ جَیسے غُلامِ زَید میں غُلام کے میم کا کسرہ۔ اور حذف کرنا اِس کسرے کا دُرُست نہیں ہَے۔ مگر بعض اُلفاظ میں اُستادوں نے روا رکھّا ہَے۔ ازاں جُملہ لفظِ صاحِب اَور لفظِ سر ہَیں۔ اِن دونو لفظوں پر کسرہ نہ پڑھنا ہی فصِیح ہَے۔ جَیسے صاحِب دِل۔ سر خَیل۔ اَور اَیسا ہی سَیلاب۔ بنام ایزِد۔ پدر زن۔ برادر زن۔ پسر عم وغیرہ پر اکثر کسرۂ اِضافت نہیں لاتے۔ اَور اِس کو فکِّ اِضافت کہتے ہَیں۔ اِن لفظوں کے سِوا بعض اَور مقام پر بھی یہ کسرہ نہیں پڑھا جاتا ہَے۔ وُہ یہ ہَیں۔

(۱) جب مُضاف اِلَیہ مُضاف پر مُقدّم ہو۔ جَیسے جہاں شاہ۔ لفظِ شاہ مُضاف ہَے مُؤخّر۔ اَور لفظِ جہاں مُضاف اِلَیہ ہَے مُقدّم۔ اَور معنی جہاں شاہ اَور شاہ جہاں کے ایک ہَیں۔ اَیسے ترکیب کو اِضافتِ مقلُوب کہتے ہَیں۔ یعنی وُہ مُرکّب جِس میں مُضاف مُؤخّر ہو۔ اَور مُضاف اِلَیہ مُقدّم +

(۲) جب ضمِیرِ مجرُور مُتّصِل مُضاف اِلَیہ ہو۔ جَیسے غُلامش اَور

غُلامت اَور غُلامم۔ اِس مقام میں آخر مُضاف کے فتحہ پڑھنا واجب ہے۔ جیسے غُلامم کا میم تینوں جگہ مفتُوح ہے۔ اَور غُلام مُضاف ہے۔ شین اَور تاے فوقانی اَور میم تینوں ضمیریں مجرُور مُضاف اِلیہ ہیں +

(۳) مُضاف اِلیہ کے آخر لفظِ را علامت اِضافت کی ہو۔ خواہ مُضاف اِلیہ مُتّصِل مُضاف کے ہو۔ خواہ فاصلے پر ہو۔ خواہ آگے ہو۔ خواہ پیچھے ہو۔ جیسے غُلام زید را۔ اَور زید را غُلام۔ اَور زید را نیشتم غُلام۔ اَور تو غُلام ہشتی زید را۔ اِن سب مِثالوں میں غُلام مُضاف اَور زید مُضاف اِلیہ ہے۔ اَور لفظِ را علامت اِضافت کی ہے +

یاد رکھو۔ کہ ضمیرِ مجرُور مُتّصِل جو مُضاف اِلیہ ہو۔ ضرُور نہیں۔ کہ مُضاف سے لگی ہُوئی ہو۔ اگر مُضاف سے آگے یا پیچھے یا فاصلے پر ہو۔ اَور کسی کلمے کے ساتھ لگی ہُوئی ہو۔ تو کُچھ مُضائقہ نہیں۔ اُستادوں کے کلام میں بیشتر واقع ہے۔ جیسے بر انگیختم خاطر از شام و رُوم +

اقسامِ اِضافت

اِضافت کی کئی قسمیں ہیں۔ اِضافتِ تخصیصی۔ تملیکی۔ توضیحی۔ تبیینی۔ تشبیہی۔ اِبنی۔ ظرفی۔ مجازی اَور مُلابستی۔ اب ہر ایک کا بیان سُنو۔ اَور خُوب یاد رکھو +

اِضافتِ تخصیصی وُہ ہے۔ جس سے مُضاف مُضاف اِلیہ کے واسطے ہی خاص کیا جائے۔ جیسے سردارِ لشکر۔ یعنی سردار خاص لشکر کا +

اِضافتِ تملیکی وُہ ہے۔ جس میں مملُوک کو مالک کی طرف

مُضاف کریں۔ جیسے قصرِ شاہ۔ مالِ پادشاہ۔ اسپِ امیر۔ باغِ وزیر۔ لفظِ قصر مملوک ہے اور مُضاف ہے۔ اور شاہ مالک ہے اور مُضاف اِلیہ ہے۔ اِسی طرح سے مالِ پادشاہ اور اسپِ امیر اور باغِ وزیر +

اِضافتِ توضیحی وُہ ہے۔ کہ مُضاف کو مُضاف اِلیہ واضح کردے۔ جیسے شہرِ بریلی۔ لفظِ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی۔ بریلی کے کہنے سے واضح ہُوا۔ کہ اُس شہر کا ذِکر ہے۔ جس کا نام بریلی ہے۔ اِسی طرح سے دریاے گنگ اور کتابِ گُلستاں اور بادِ شمال اور درختِ انار اور سنگِ مقناطیس +

اِضافتِ تخصیصی اور اِضافتِ توضیحی میں یہ فرق ہے۔ کہ اگر توضیحی میں مُضاف اور مُضاف اِلیہ کو اُلٹ دیا جائے۔ تو اصلی معنی قائم رہ سکتے ہیں۔ جیسے شہر بریلی سے بریلی شہر۔ مگر اِضافتِ تخصیصی میں یہ بات نہیں ہوتی۔ جیسے غلامِ زید کو بدل کر زید غلام سے وُہ معنی حاصل نہیں ہوتے +

اِضافتِ تبیینی جس کو بیانی کہتے ہیں۔ یہ وُہ ہے۔ جس میں کوئی شَے اپنے مادّے کی طرف مُضاف ہو۔ جیسے سیخِ آہن۔ معلُوم نہیں تھا۔ کہ سیخ کس چیز کی ہے۔ مُضاف اِلیہ کے بیان کرنے سے معلُوم ہُوا۔ کہ آہن کی ہے۔ اِسی طرح سے انگشتریِ طلا اور طشتِ نُقرہ اور تختِ چوب + اِضافتِ بیانی میں مُضاف اور مُضاف اِلیہ ایک جنس کے ہوتے ہیں۔ جیسے سیخ اور آہن ایک جنس سے ہیں +

اِضافتِ تشبیہی۔ اِضافتِ تشبیہی کے معلُوم کرنے سے پہلے

تشبیہ۔ مُشبّہ اور مُشبّہ بہٖ کا سمجھنا ضروری ہے ۔ ایک چیز کو
دُوسری چیز سے کسی وصف میں شریک کرنے کو تشبیہ کہتے ہیں۔
جیسے یہ آنکھ نرگس جیسی ہے۔ جس چیز کو تشبیہ دیتے ہیں۔
اُس کو مُشبّہ اور جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔ اُس کو
مُشبّہ بہٖ کہتے ہیں۔ جیسے نرگسِ چشم میں چشم مُشبّہ اور نرگس
مُشبّہ بہٖ ہے۔ اِضافتِ تشبیہی میں مُشبّہ بہٖ کو مُشبّہ کی طرف
مُضاف کرتے ہیں۔ جیسے نرگسِ چشم۔ نرگس مُشبّہ بہٖ ہے اور
مُضاف ۔ اور چشم مُشبّہ ہے اور مُضاف اِلیہ ۔ اِسی طرح سے
مارِ زُلف۔ یعنی زُلف جو سانپ جیسی ہے۔ اور اِسی طرح سے
چاہِ غبغب اور سیبِ زنخ اور لعلِ لب ٭

اِضافتِ اِبنی وُہ ہے۔ جس میں بیٹے کے نام کو باپ کے
نام کی طرف مُضاف کریں۔ اور عربی میں اِبن اور بِن بیٹے کو
کہتے ہیں۔ جیسے عبّاسِ علی۔ یعنی عبّاس اِبنِ علی۔ اور بُو علیِ سینا۔
یعنی بُو علی اِبنِ سینا ٭

اِضافتِ ظرفی وُہ ہے۔ جس میں مظروف ظرف کی طرف یا ظرف
مظروف کی طرف مُضاف ہو۔ مظروف اُس کو کہتے ہیں ۔ جو
ظرفِ مکاں یا ظرفِ زماں میں واقع ہو ۔۔ جیسے آبِ دریا۔ آب
مظروف مُضاف ۔ دریا ظرفِ مکاں مُضاف اِلیہ ہے۔ اِسی طرح
ساکنِ شہر۔ ساکن مظروف مُضاف۔ شہر مُضاف اِلیہ ظرفِ مکاں ۔
اور جیسے سردیٔ زمستاں۔ لفظ سردی مظروف مُضاف۔ زمستاں
ظرفِ زماں مُضاف اِلیہ۔ اِسی طرح گرمیٔ تابستاں ٭

اگر مُضاف اور مُضاف اِلیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں ہو۔۔ جیسے

اِضافتِ تملیکی میں لگاؤ مِلکیّت کا۔ اور اِضافتِ تخصیصی میں لگاؤ خصوصیّت کا۔ اور اِضافتِ توضیحی میں لگاؤ توضیح کا۔ اور اِضافتِ بیانی میں لگاؤ تبیین کا۔ اور اِضافتِ تشبیہی میں لگاؤ تشبیہ کا۔ اور اِضافتِ اِبنی میں لگاؤ اِبنیّت کا۔ اور اِضافتِ ظرفی میں لگاؤ ظرفیّت کا ہے۔ تو اُس کو اِضافتِ حقیقی کہتے ہیں +

لیکن بعض وقت مُضاف اور مُضاف اِلیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں نہیں ہوتا۔ جیسے سرِ ہوش۔ پاے فِکر۔ یعنی ہوش کا سر۔ فِکر کا پاؤں۔ شاعر نے اپنے خیال میں ہوش اور فِکر کو ایک شخص صاحبِ سر اور صاحبِ قدم قرار دیا ہے۔ اور سر کو ہوش کی طرف اور قدم کو فِکر کی طرف مُضاف کیا ہے۔ حقیقت میں سر کو ہوش کے ساتھ اور قدم کو فِکر کے ساتھ کچھ لگاؤ نہیں۔ ایسی اِضافت کو مجازی کہتے ہیں۔ اور اِسی کو اِستعارہ بھی کہتے ہیں +

اِضافتِ اِستعارہ اور تشبیہی میں یہ فرق ہے۔ کہ اِضافتِ تشبیہی میں اگر مُضافین کو اُلٹ کر حرفِ تشبیہ کو درمیان میں لائیں۔ تو مطلب دُرست رہتا ہے۔ اور اِستعارے میں بگڑ جاتا ہے۔ جیسے زُلف ہیچو مار تو کہ سکتے ہیں۔ اور ہوش ہیچو سر نہیں کہ سکتے +

اِضافت بادنےٰ مُلابست یا اِضافتِ مُلابستی۔ یعنی تھوڑے سے تعلّق سے اِضافت ہو جاتی ہے۔ جیسے ایرانِ ما۔ تُورانِ شما۔ کالجِ ما۔ مدرسۂ شُما +

فائدہ۔ بعض مُصنّفوں نے آسانی کی غرض سے اِضافت کو صرف چار ہی قِسموں میں مُنقسم کیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ تملیکی۔ تخصیصی۔ تشبیہی۔ اور مُلابستی +

۲- مُرکّب وصفی

مُرکّب وصفی وُہ ہے۔جس میں کم سے کم ایک اِسم موصُوف ہو۔اور دُوسرا اِسم اُس کی صِفت ہو۔موصُوف وُہ ہے۔جس کی بھلی یا بُری صِفت بیان کی جائے۔اور صِفت وُہ ہے۔جس سے بھلائی یا بُرائی موصُوف کی دریافت ہو +

پوشیدہ نہ رہے۔کہ فارسی میں مُضاف اور مُضاف اِلیہ اور موصُوف اور صِفت کے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں ہے۔وہاں مُضاف کے آخر کسرہ پڑھتے ہیں۔یہاں موصُوف کے آخر۔جیسے مردِ دانا۔ لفظِ مرد موصُوف۔مرد کی دال کا کسرہ علامت موصُوف کی ہے۔اور لفظِ دانا صِفت ہے اِس موصُوف کی +

ترکیب وصفی کے پہچاننے کے واسطے لازم ہے۔کہ اگر موصُوف واحد مُذکّر ہو۔تو لفظِ کیسا اور اگر جمع مُذکّر ہو۔تو لفظِ کیسے بیاےِ مجہُول۔اور اگر مُؤنّث ہو۔تو کیسی بیاےِ معرُوف موصُوف کے ساتھ مِلاؤ۔صِفت کا کلِمہ اُس کا جواب ہوگا۔جیسے مردِ دانا۔جب کہوگے۔کیسا مرد؟ جواب اُس کا دانا ہوگا۔تو دریافت ہُوا۔کہ یہ ترکیب وصفی ہے۔اور لفظِ دانا صِفت ہے۔اگر جواب دُرُست نہ پڑے۔تو جان لو۔کہ یہ ترکیب اِضافی ہے +

اکثر صِفت میں وُہ اِسم واقع ہوتا ہے۔جس کو لُغت بنانے والے نے صِفت کے معنی کے واسطے بنایا ہے۔جیسے اِسم فاعِل۔اور اِسم مفعُول۔اور وُہ اِسم جس کے ہندی ترجمے میں لفظِ والا آسکے۔جیسے نیک اور بد۔ترجمہ اِس کا نیکی والا اور بدی والا۔اور مردِ نویسندہ میں لفظِ مرد موصُوف۔نویسندہ اِس کی صِفت ہے۔

اسی طرح بختِ برگشتہ۔ اور مردِ نیک اور مردِ بد۔ اور کبھی اِسمِ ذات یا اِسمِ مُشتق بھی صِفت واقع ہوتا ہے۔ وہاں بیشتر معنی تشبیہ کے ہوتے ہیں۔ جیسے لب لعل۔ لب موصُوف۔ لعل ایک جنس کا نام ہے جواہر کی جنسوں میں سے۔ اِس کے معنی وُہ لب جو لعل کی مانند سُرخ اور شفّاف ہے۔ حقیقت میں لب موصُوف اور مُشبّہ ہے۔ اور لعل صِفت اور مُشبّہ بہٖ ہے +

موصُوف صِفت کے اُوپر اکثر مُقدّم ہوتا ہے۔ جیسے مذکُور ہُوا۔ اور کبھی صِفت کو موصُوف کے اُوپر لاتے ہیں۔ اِس حالت میں کسرہ موصُوف کے آخر پڑھا نہیں جاتا۔ اِس ترکیب میں معنی کے واسطے یہ دیکھنا ضرور ہے۔ کہ موصُوف کسی اور ذات سے تعلّق رکھتا ہے یا نہیں۔ اگر تعلّق کسی اور ذات سے نہیں رکھتا۔ بہ ذاتِ خُود قائم ہے۔ تو اِس ترکیب کے اُلٹنے میں معنی نہیں بدلینگے۔ جیسے مردِ نیک اور نیک مرد میں مرد موصُوف ہے بہ ذاتِ خُود قائم۔ اور نیک صِفت ہے۔ معنی دونو کے ایک ہیں۔ اگر موصُوف بہ ذاتِ خُود قائم نہیں۔ بلکہ تعلّق کسی اور ذات سے رکھتا ہے۔ تو اُس وقت یہ موصُوف اور صِفت اُس ذات کی صِفت ہونگے۔ جس سے یہ موصُوف تعلّق رکھتا ہے۔ جیسے رُوے خُوب۔ رُو موصُوف اور خُوب اُس کی صِفت ہے۔ جب ہم نے صِفت کو موصُوف کے اُوپر مُقدّم کیا۔ اور کہا خُوب رُو۔ یہ لفظ خُوب رُو صِفت اُس کی ہُوا۔ جس سے رُو تعلّق رکھتا ہے۔ یعنی خُوب رُو وُہ شخص ہے۔ جس کا رُو خُوب ہے۔ اور جیسے لعل لب (لام آخر لعل کا مکسُور نہیں) اُس کو کہینگے۔ جس کا لب

لعل کی مانند ہے۔ اور خوش خو وہ شخص ہے۔ جس کی خو خوش ہے۔ اور نیک نیت وہ شخص ہے۔ جس کی نیت نیک ہے۔ سرو قد وہ شخص ہے۔ جس کا قد سرو جیسا ہے۔ آہو چشم وہ ہے۔ جس کی چشم آہو جیسی ہے +

صفت کئی طرح سے آتی ہے۔ اوّل یہ کہ صفت مفرد ہو۔ جیسے مردِ دانا۔ مرد موصوف۔ دانا صفتِ مفرد۔ دوسرے یہ کہ صفت مرکّب ہو + مرکّب کی کئی نوعیں ہیں۔ (۱) مرکّب بہ ترکیب اضافی ہو۔ جیسے مردِ دانائے زماں۔ مرد موصوف۔ دانا مضاف اور زماں مضاف الیہ۔ دونو ملکر صفت ہوئے موصوف کی۔ اور جیسے یارِ دل فریب۔ یعنی یار فریبندۂ دل۔ فریب بمعنی فریبندہ مضاف۔ دل مضاف الیہ۔ دونو ملکر صفت ہوئے موصوف کی + (۲) صفت مرکّبِ وصفی الٹا ہوا ہو۔ جیسے یارِ خوش خو۔ یار موصوف۔ خوش خو مرکّب وصفی الٹا ہوا۔ جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ صفت ہے یار کی۔ اسی طرح یارِ خوش تقریر + (۳) صفت الٹا ہوا جملۂ اسمیہ بیانیہ ہو۔ وہ اس طرح سے ہے۔ کہ جملۂ اسمیہ بیانیہ میں سے کافِ بیانیہ سرِ جملہ اور ضمیر کہ پھرتی ہے موصوف کی طرف۔ یعنی لفظِ او اور لفظِ است کہ علامت جملۂ اسمیہ کی ہے۔ یہ تینوں کلمے حذف کرکے مبتدا اور خبر کو مقلوب کریں۔ یعنی الٹ دیں۔ خبر کو مقدّم کریں۔ اور مبتدا کو مؤخّر۔ جیسے شہیدِ تبسّم دیتِ عشوہ خوں بہا۔ تبسّم دیت جملۂ اسمیہ بیانیہ الٹا ہوا صفت ہے شہید کی۔ اسی طرح سے عشوہ خوں بہا بھی۔ اصل اس کی یہ ہے۔ شہیدے کہ دیتِ او تبسّم است و خوں بہائے

او عشوہ اشت - جب کافِ بیانیہ سر جملہ اور ضمیرِ او اور لفظِ اشت حذف کرکے مبتدا اور خبر کو اُلٹ دیا - شہیدِ تبسم دیّت عشوہ خوں بہا ہوگیا ٭

یاد رکھو - کہ صفت اور موصوف کے بیچ میں اور کوئی کلمہ فاصل نہیں ہوتا - اس مثال میں کہ زید مردے اشت نیک - لفظِ نیک کو عطفِ بیاں یا بدل مرد کا کہنا چاہیئے - بدل اور عطفِ بیاں کا ذکر اگلی فصل میں آئیگا - یا مردے کو مُبیّن کہو - اور نیک لفظِ مفرد اُس کا بیان - اور اُس کی اصل اِس طرح پر ہے - کہ زید مردے اشت - کہ او نیک اشت - فارسی کے قاعدے کے موافق جملۂ بیانیہ میں سے لفظِ او کہ مبتدا تھا - حذف کیا - اُس کے بعد کافِ بیانیہ اور لفظِ اشت بھی دُور کیا - زید مردے اشت نیک رہ گیا - اِس کی ترکیب یُوں ہوگی - کہ زید مبتدا - مرد مُبیّن اور نیک بیان اُس کا - مُبیّن اور بیان مِل کر خبر ہوئی - مبتدا اور خبر مِل کر جملۂ اِسمیہ ہُوا - اور لفظِ اشت جملۂ اِسمیہ کا نشان ہے - آسانی کے لیئے یہ کہا جا سکتا ہے - کہ موصوف اور صفت کے درمیان مضاف اِلیہ اور حرفِ ربط فاصل آسکتے ہیں - جیسے مثالِ مذکورہ میں ذکر ہُوا - دُوسری مثال یہ ہے - چو حرفم بر آید دُرُشت از قلم ٭

فائدے

(۱) اگر صفت اپنے موصوف سے زیادہ مشہور ہو - تو موصوف کو حذف بھی کر دیتے ہیں - جیسے چو ہندی زنم بر سرِ ژندہ پیل میں ہندی سے تیغِ ہندی مُراد ہے ٭

(۲) بعض وقت کسرۂ موصوف کی بجائے متقدمین یائے تعظیم موصوف کے آخر میں لگاتے تھے۔ جیسے امروز کتابے خوب دیدم۔ مگر متاخرین نے اس قاعدے کو جائز نہیں رکھا ٭

(۳) فارسی میں صفت اور موصوف میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہوتا۔ لیکن عربی کی تقلید کرکے والدۂ ماجدہ اور ملکۂ معظمہ کہتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ موصوف خواہ واحد ہو۔ خواہ جمع۔ صفت ہمیشہ واحد ہی آئیگی۔ جیسے مردے خردمند اور مردمان خردمند ٭

(۴) کبھی ایک موصوف کی کئی صفتیں بھی ہوتی ہیں۔ جیسے پادشاہِ دادگر و عدل گستر و غریب پرور ٭

۳۔ بدل و مبدل منہ

مبدل منہ وہ اسم ہے۔ جس کے بعد ایک اسم اس کا بدل واقع ہو۔ اور معنی میں جو مقصود مبدل منہ سے ہے۔ وہی بدل سے ہوتا ہے۔ اور ترکیب میں بدل اور مبدل منہ ملکر حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔ جیسے زید برادرِ تو آمد اور زید برادرِ عمرو را دیدم۔ پہلی مثال میں زید مبدل منہ۔ برادرِ تو بدل ہے۔ بدل اور مبدل منہ ملکر فاعل ہیں فعل آمد کے۔ اور دوسری مثال میں زید مبدل منہ اور برادرِ عمرو بدل۔ اور دونو ملکر مفعول ہیں دیدم فعل با فاعل کے۔ شاہ عبّاس میں شاہ مبدل منہ اور عبّاس بدل۔ اور مبدل منہ کے آخر کسرہ نہ پڑھنا چاہئے۔ شاہ عبّاس میں شاہ کی ہ کو مکسور پڑھنا غلط ہے ٭

بدل مبدل منہ میں اور صفت موصوف میں یہی فرق ہے۔ کہ مبدل منہ کا آخر مکسور نہیں پڑھتے۔ اور موصوف کا

پڑھتے ہیں +

بعض فارسی نحوی بدل کو عطفِ بیاں کہتے ہیں۔اور بعض بدل میں اور عطفِ بیاں میں یہ فرق کرتے ہیں۔کہ بدل اور مُبدل مِنہٗ میں مقصود مُبدل مِنہٗ نہیں۔صرف بدل ہی ہوتا ہے۔اور عطفِ بیاں میں دونو مقصود ہوتے ہیں۔جیسے اِمام من علی اسدُ اللہ است۔اسدُ اللہ عطفِ بیاں ہے علی کا۔اور علی کے لفظ سے جو مقصود ہے۔وُہی اسدُ اللہ کے لفظ سے ہے۔یعنی اِمام میرا وُہ علی ہے۔کہ جس کا خطاب اسدُ اللہ ہے +

۴۔مُستثنیٰ و مُستثنیٰ مِنہٗ

مُستثنیٰ وُہ اِسم ہے۔جو لفظِ اِستِثنا کے بعد واقع ہو۔فارسی میں اِستِثنا کے لفظ مگر۔جز۔ورا۔اور عربی میں لفظ اِلّا و ماسوا ہیں جو فارسی میں بھی مُستعمل ہیں۔اِستِثنا کے معنی ایک چیز کا کئی چیزوں میں سے یا ایک شخص کا مجمع میں سے الگ کرنا ہیں۔جو چیز یا جو شخص الگ کِیا گیا ہو۔اُسے مُستثنیٰ کہتے ہیں۔اور جس چیز میں سے مُستثنیٰ کو الگ کرتے ہیں۔اُس کو مُستثنیٰ مِنہٗ کہتے ہیں۔مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہٗ مِل کر حُکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔جیسے ہمہ دوستاں آمدند مگر زید۔ترجمہ۔سب دوست آئے مگر زید۔یعنی زید نہیں آیا۔اور جیسے ہمہ دُشمناں را زدم مگر زید را۔زید پہلی مِثال میں سب دوستوں سے الگ ہو گیا۔سب آئے۔وُہ نہیں آیا۔اور دُوسری مِثال میں سب دُشمنوں سے الگ ہو گیا۔کیونکہ سب کو مارا۔اُس کو نہیں مارا۔ترکیب اِس کی یہ ہے۔آمدند فِعل۔مگر لفظِ اِستِثنا۔زید مُستثنیٰ۔اور ہمہ

دوشتاں مُستثنیٰ مِنہُ۔ پس مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہُ مِل کر فاعل ہُوئے آمدند کے۔ پس فعل فاعل کے ساتھ مِل کر جُملۂ فعلیہ ہُوا۔
دُوسری مِثال کی ترکیب یہ ہے۔ زدم فعل با فاعل۔ مگر لفظِ اِستثنا۔ زید مُستثنیٰ اور دُشمناں مُستثنیٰ مِنہُ۔ پس مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہُ مِل کر مفعُول ہُوا فعل کا۔ فعل با فاعل مفعُول کے ساتھ مِلکر جُملۂ فعلیہ ہُوا۔ اور جیسے قوم آمد جُز زید۔ یہاں قوم مُستثنیٰ مِنہُ اور زید مُستثنیٰ ہے۔ اور کبھی مُستثنیٰ مِنہُ محذُوف بھی ہوتا ہے۔ جیسے نیامد بمن جُز زید۔ یعنی کسے نیامد بمن جُز زید۔ ترجمہ۔ کوئی میرے پاس سوائے زید کے نہ آیا۔ لفظِ زید مُستثنیٰ اور کسے مُستثنیٰ مِنہُ محذُوف ہے۔ اور جیسے نہ زدم جُز زید۔ یعنی کسے را نہ زدم جُز زید۔ ترجمہ۔ میں نے کسی کو سوائے زید کے نہ مارا۔ کسے مُستثنیٰ مِنہُ محذُوف ہے۔ اور زید مُستثنیٰ +
مُستثنیٰ دو قسم پر ہوتا ہے۔ ایک مُتّصِل جس میں مُستثنیٰ و مُستثنیٰ مِنہُ ایک جنس کے ہوں۔ جیسے ہمہ مردُماں آمدند مگر زید۔ دُوسرے مُنقطع یا مُنفصِل جس میں دونو ایک جنس سے نہ ہوں۔ جیسے پادشاہ سیم و زر داد بجُز زرہیں +

۵۔ اسمائے اِشارت

تُم صرف کے بیان میں پڑھ چُکے ہو۔ کہ اسمائے اِشارت وُہ اِسم ہیں۔ جن کے ذریعے سے کسی کی طرف اِشارہ کیا جائے۔ اور مُشارٌ اِلیہ وُہ ہے۔ جس کی طرف اِشارہ کریں۔ لفظِ آں دُور کے اِشارے کے واسطے ہے۔ جیسے آں کس۔ آں اِسم اِشارہ اور کس مُشارٌ اِلیہ۔ اور لفظِ اِیں نزدیک کے اِشارے کے واسطے

ہے۔ جیسے اِیں مرد - اِیں اِسم اِشارہ - مرد مُشارٌ اِلَیہ - اِسم اِشارہ اور مُشارٌ اِلَیہ مِل کر ایک کلِمے کا حکم رکھتے ہیں۔ جیسے اِیں دُزد را بزن - ترکیب اِس کی یہ ہے - کہ بزن فِعل با فاعل - اِیں اِسم اِشارہ - دُزد مُشارٌ اِلَیہ - اِسم اِشارہ ساتھ مُشارٌ اِلَیہ کے مِل کر مفعُول ہُوا - اور لفظِ را علامت مفعُول کی ہے - فِعل با فاعل مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیہ ہُوا ٭

۲۔ جار و مجرُور

عربی میں جار وُہ حرف ہیں - جو جس اِسم پر آتے ہیں - اُس اِسم کو جرّ دیتے ہیں - جرّ کہتے ہیں زیر کو بیائے تحتانی - اور جار کے معنی زیر دینے والا - اور جس اِسم کو زیر دیتے ہیں - اُس کو مجرُور کہتے ہیں - اِن حرفوں کے فارسی ترجمے کو بھی جار کہتے ہیں - کیونکہ جار کہتے ہیں کھینچنے والے کو - یعنی یہ حرف وُہ ہیں کہ فِعل یا شبہِ فِعل کے معنی کو اِسم کی طرف کھینچ کر پہنچا دیتے ہیں - وُہ حرف فارسی میں یہ ہیں - (۱) برائے - (۲) بہر - (۳) پئے بمعنیٔ برائے - اِن تینوں حرفوں پر لفظِ از بھی زائد آتا ہے - جیسے از برائے خُدا اور از بہر من اور از پئے تو - (۴) بجز - اِس حرف پر کبھی بائے مُوحّدہ بھی زائد ہوتی ہے - جیسے بجز تو - (۵) چو اور چُوں جو تشبیہ کے معنی میں ہو - (۶) بائے مُوحّدہ - (۷) در اور اندر - (۸) بر - (۹) از - (۱۰) تا - (۱۱) با - (۱۲) را - وُہ را جو برائے کے معنی میں آئے ٭

جار مجرُور فِعل سے یا فِعل کے شبہ سے تعلق رکھتے ہیں فِعل کا شبہ مصدر اور اِسم فاعل اور اِسم مفعُول اور صِفتِ مُشبّہ ہیں - مثال

جار مجرور کی یہ ہے۔کہ آدم برائے تو۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔کہ آدم فعل با فاعل۔اور برائے جار اور تو مجرور۔ جار اور مجرور متعلق فعل کے۔فعل با فاعل ساتھ متعلق کے مل کر جملۂ فعلیہ ہُوا۔اسی طرح سے کارے ندارم بتو اور رفتم در بازار اور نشستم بر تخت اور رفتم از بعلی تا دہلی اور خدا را بر من مسکیں بہ بخشا۔ ترکیب آخری فقرے کی یہ ہے۔کہ بہ بخشا فعل با فاعل۔را جار۔لفظ خدا مجرور۔بر جار۔من موصوف۔مسکیں صفت۔صفت اور موصوف ملکر مجرور ہوئے جار کے۔ جار اور مجرور متعلق ہوئے فعل کے۔ فعل با فاعل ساتھ مفعول اور ہر دو متعلق کے ملکر جملۂ فعلیہ ہُوا۔اور زید نویسندہ است بہ قلم۔ ترکیب اس کی یہ ہے۔کہ زید مبتدا۔نویسندہ خبر۔است نشان جملۂ اسمیہ کا۔بائے موحدہ جار۔قلم مجرور۔ جار اور مجرور متعلق نویسندہ کے۔ جو شبہ فعل کا ہے۔مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہُوا ۔

یاد رکھو۔کہ جار اور مجرور مل کر حکم حرف کا رکھتے ہیں۔ یعنی وہ مل کر فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ اور مبتدا اور خبر نہیں ہو سکتے ۔

جس عبارت میں جار اور مجرور ہوں ۔ اور فعل یا شبہ فعل کا نہ ہو۔ وہاں فعل کو یا فعل کے شبہ کو پیدا کرتے ہیں۔ جیسے ع

بنام جہاں دار جاں آفریں

اس میں جار اور مجرور ہیں۔فعل اور شبہ فعل کا نہیں۔یہاں سر مصرع ابتدا مے کنم مقدر کرتے ہیں۔اور جار اور مجرور کو

اس کے مُتعلق کہتے ہیں۔ اَور جیسے زَید در خانہ اشت ۔ یہاں لفظ موجود جو عربی کا اِسم مفعول ہے ۔ پیدا کرتے ہیں۔ اصل اس کی یُوں ہے ۔کہ زَید در خانہ موجود اشت۔ ترکیب اس کی یہ ہے ۔کہ زَید مُبتدا ۔ در جار ۔ خانہ مجرور ۔ اشت نِشان جُملۂ اِسمیہ کا ۔ جار اَور مجرور مُتعلّق موجود کے ہوکر خبر ہُوئی مُبتدا کی ۔ مُبتدا ساتھ خبر کے مِل کر جُملۂ اِسمیہ ہُوا +

فائدہ ۔ کبھی چو اَور چُوں بمعنی مِثل کے مُضاف ہوتے ہیں۔ اَور ترکیب میں مانند اِسم کی مُبتدا اَور خبر اَور فاعل اَور مفعول ہوتے ہیں۔ جیسے زَید چُوں شیر اشت ۔یعنی زَید شیر کی مانند ہے۔ زَید مُبتدا ۔ چُوں بمعنۓ مانند مُضاف ۔ شیر مُضاف اِلیہ ۔ دونو مِلکر خبر ہُوئی ۔ مُبتدا اَور خبر مِل کر جُملۂ اِسمیہ ہُوا +

مخفی نہ رہے ۔کہ جار اَور مجرور جن کے مُتعلّق ہوتے ہیں۔ اُن کے اَور جار اَور مجرور کے معنی آپس میں مربُوط ہوتے ہیں۔ اگر مربُوط نہ ہوں ۔ تو جانو ۔کہ جار اَور مجرور اُس کے مُتعلّق نہیں ۔اِس صُورت میں اَور کوئی فعل یا شِبہ فعل کا پیدا کرکے اُس کے مُتعلّق کرو ۔ تاکہ وُہ معنی میں مربُوط ہو +

۷ ۔ موصُول و صِلہ

موصُول وُہ ناتمام اِسم ہے ۔جس کے بعد جب تک ایک جُملہ مذکور نہ ہو ۔اِس قابل نہیں ۔کہ مُبتدا یا خبر یا فاعل یا مفعُول یا مُضاف اِلیہ ہو سکے ۔ اِس جُملے کا نام صِلہ موصُول کا ہے۔ اِس جُملے کے سِرے پر کاف مِثل کاف بیانیّہ کے یا لفظ چہ ہوتا ہے ۔اُس کو کافِ صِلہ یا کافِ سِر جُملہ کہتے ہیں۔ اشباہِ

موصول یہ ہیں - آنکہ - آنانکہ - ہر آنکہ - ہرکہ - یہ چاروں کلمے واسطے اشخاص کے ہیں - آنچہ - ہر آنچہ - ہرچہ - یہ تینوں کلمے اشیا کے واسطے ہیں - اور یاے مجہول جو کسی اسم نکرہ کے آخر ہو - اور اُس کے بعد کاف صلے کا ہو - جیسے کسیکہ - کسانیکہ - شخصیکہ - امریکہ - چیزیکہ - اُس اسم کو بھی موصول جانو - اور جس اسم نکرہ کے اُوپر لفظِ آں ہو - اور بعد اُس اسم کے کاف صلے کا ہو - وُہ بھی موصول ہے - جیسے ع

آں کس کہ مرا بکشت و باز آمد پیش

اور صلے میں ایک ضمیر بھی ہوتی ہے - جو موصول کی طرف پھرتی ہے ÷

فائدہ - آں جو موصول ہے - اُس کے اور یاے موصول کے معنی ایک ہیں - اور آنانکہ جمع کے واسطے لاتے ہیں - مثالیں سب کی بیان کی جاتی ہیں - اور ایک مثال کی ترکیب بھی لکھی جاتی ہے - ے

آنکہ در آدم دمیدہ رُوح را داد از طوفاں نجاتے نُوح را

ترکیب اس کی یہ ہے - آں موصول - کاف صلے کا - دمیدہ فعل ماضی قریب - ضمیر اُس میں جو پھرتی ہے موصول کی طرف - فاعل ہے فعل کا - رُوح مفعول - لفظِ را علامت مفعول کی - در جار - آدم مجرور - جار مجرور متعلق فعل کے - فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر صلہ ہُوا موصول کا - موصول صلے سے مل کر فاعل ہُوا داد کا - نُوح مفعولِ اوّل - لفظِ را علامت مفعول کی - اور نجاتے مفعولِ ثانی - از حرفِ جار - طُوفاں مجرور - جار مجرور متعلق فعل کے - پس فعل فاعل اور

مفعولات اور متعلق کے ساتھ مِل کر جملۂ فعلیہ ہُوا۔ اور بعضے دُوسرے مصرع کے پہلے واوِ عاطفہ مان کر پہلے جُملے کو معطوف علیہ اور دُوسرے کو معطوف بنا کر صِلہ موصول کا بناتے ہیں۔ اور صِلہ موصول مِل کر خبر مُبتدا محذُوف او کی سمجھتے ہیں۔ اِس صُورت میں مُبتدا اور خبر مِل کر جملۂ اسمیہ ہُوا۔ باقی موصُولات کی مثالیں اشعارِ ذیل سے دریافت کرو۔ اور مشق کے لیے اُن کی ترکیب بھی کرو ❖

ابیات

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بُود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
ہرآنکہ تخمِ بدی کشت و چشمِ نیکی داشت	دماغِ بیہدہ پُخت و خیالِ باطل بست
ہرکہ آمد عمارتِ نَو ساخت	رفت و منزل بدیگرے پرداخت
آنچہ او گُفت غیرِ آں کردن	نیست سُودے بجُز زیاں کردن
ہرآنچہ کہ مے بایدت پیش گیر	سرِ ما نداری سرِ خویش گیر
آنکس کہ مرا بگذشت و باز آمد پیش	تاناکہ دِلش بسوخت بر گُشتۂ خویش
کسے کآتشِ ظُلم زد در جہاں	بر آورد از اہلِ عالم فُغاں
کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند	برفتند و ہشیار سرگشتہ اند
غریبے کہ پُر فتنہ باشد سرش	میازار و بیروں کُن از کشورش

فائدہ۔ کبھی موصُول کو حذف بھی کرتے ہیں۔ چُنانچہ بعد حروف ندا کے۔ جیسے ؎ اَے درونت برہنہ از تقوے۔ کز بروں جامۂ ریا داری۔ یعنی اَے آنکہ درونت ❖ اور ایکہ۔ ہرکہ۔ ہرچہ مُخفّف اَے آنکہ و ہر آنکہ و ہر آنچہ کے ہیں ❖

یاد رکھّو۔ کہ صِلے میں ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی ہے۔ اور

کبھی مفعُول۔ کبھی مُضاف اِلیہ۔ کبھی مُبتدا۔ اِن سب میں ضمیر فاعل ہی کی محذُوف نہیں ہوتی۔ اکثر اور ضمیروں کو حذف کرکے موصُول کو اُس کے قائم مقام رکھتے ہیں۔ اگر ضمیرِ مفعُول کے ساتھ لفظِ را نشان مفعُول کا ہو۔ تو وہ لفظِ را بھی موصُول کے ساتھ لگا دیتے ہیں۔ ضمیرِ فاعل کی مثال پچھلی بیتوں میں گزری ÷

مُبتدا و محذُوف ضمیرِ صلہ کی مثال

آں کہ ستمگار اشت۔ گنہگار اشت۔ اصل اِس کی یہ ہے۔ کہ آں کہ او ستمگار اشت۔ گنہگار اشت۔ لفظِ او مُبتدا ہے۔ جو حذف کیا گیا ہے۔ اور موصُول کو قائم مقام رکھا۔ اور ستمگار خبر۔ یہ جُملۂ اِسمیہ صلہ ہُوا۔ اور موصُول ساتھ صلے کے مِل کر مُبتدا ہُوا۔ اور گنہگار خبر۔ مُبتدا اور خبر مِل کر جُملۂ اِسمیہ ہُوا ÷

مفعُول و محذُوف ضمیرِ صلہ کی مثال

آں را کہ فلک بمسندِ عشق نشاند خاکِ درِ دوشت را ببالیں میخواند۔ اصل اِس کی یہ ہے۔ کہ آنکہ او را فلک بر مسندِ عشق نشاند۔ ترکیب اِس کی یہ ہے۔ آں موصُول۔ کاف صلے کا۔ نشاند فعل۔ فلک فاعل۔ اور ضمیر او مفعُول۔ لفظِ را نشان مفعُول کا۔ ضمیرِ مفعُول یعنی لفظِ او کو حذف کیا۔ موصُول کو اُس کے قائم مقام کیا۔ یعنی مفعُول قرار دیا۔ اور لفظِ را نشان مفعُول کا اُس کے ساتھ لگایا۔ بائے مُوحّدہ جار۔ مسند مُضاف۔ عِشق مُضاف اِلیہ۔ مُضاف اور مُضاف اِلیہ مِل کر مجرُور ہُوئے جار کے۔ جار مجرُور

مُتعلّق نِشانہ کے۔ نِشانہ فِعل ساتھ فاعل اور مفعُول اور مُتعلّق کے مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہوکر صِلہ ہُؤا موصُول کا۔ موصُول ساتھ صِلے کے مِلکر مُبتدا ہُؤا۔ دُوسرا مِصرع جُملہ ہوکر خبر ہُؤا۔ مُبتدا اور خبر مِل کر جُملۂ اسمیّہ ہُؤا *

مُضاف اِلیہ و محذُوف ضمیر صِلہ کی مِثال

کسے را کہ اِقبال باشد غُلام بُود مَیلِ خاطِر بطاعت مدام

اصل اِس کی یہ ہے۔ کسے کہ اِقبال غُلامِ او باشد۔ کسے موصُول کاف صِلے کا۔ باشد فِعلِ ناقص چاہتا ہے اِسم اور خبر کو۔ اِقبال اُس کا اِسم۔ غُلام مُضاف۔ ضمیرِ او مُضاف اِلیہ۔ اِس ضمیر مُضاف اِلیہ کو یعنی لفظ او کو حذف کرکے موصُول کو اُس کے قائم مقام کیا۔ یعنی مُضاف اِلیہ غُلام کا قرار دِیا۔ جبکہ مُضاف اور مُضاف اِلیہ میں فاصِلہ واقع ہُؤا۔ قاعدۂ فارسی کے مُوافق لفظِ را نِشان مُضاف اِلیہ کا آخر موصُول کے لگایا۔ یہ مُضاف اور مُضاف اِلیہ مِل کر خبر ہوئی فِعلِ ناقص کی۔ فِعل ناقص اِسم اور خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ اور بقولِ بعضے جُملۂ اِسمیّہ ہوکر صِلہ ہُؤا موصُول کا۔ موصُول صِلے کے ساتھ مِل کر مُبتدا ہُؤا۔ دُوسرا مِصرع جُملہ ہوکر خبر پڑا۔ پس مُبتدا اور خبر مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُؤا۔ دُوسری مِثال یہ ہے۔ ؎

کسے را کہ گردن کشی در سر اَست تواضع ازو یافتن خوشتر اَست

اصل اِس کی یہ ہے۔ کسے کہ گردن کشی در سرِ اوست۔ لفظِ سر مُضاف۔ ضمیرِ او مُضاف اِلیہ ہے۔ سو اُس کو حذف کِیا۔ اور موصُول کو سر کا مُضاف اِلیہ ٹھہرایا۔ مُضاف جو مُضاف اِلیہ سے

دُور پڑا - اِس واسطے لفظِ را نِشانِ مُضاف اِلَیہ کا موصُول کے آخر لگایا - کسے را ہو گیا - گردن کشی مُبتدا - در جار - سر مُضاف اَور او مُضاف اِلَیہ - مُضاف اَور مُضاف اِلَیہ مِل کر مجرُور ہُوا - جار اَور مجرُور مُتعلّق ثابت کے ہوکر خبر پڑی مُبتدا کی - مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہوکر صِلہ ہُوا موصُول کا - موصُول صِلے کے ساتھ مِل کر مُبتدا ہُوا - دُوسرا مِصرع اُس کی خبر - مُبتدا اَور خبر مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُوا ÷

یہ بھی یاد رکھو - کہ موصُول صِلے کے ساتھ مِل کر ایک کلِمے کا حُکم رکھتا ہے - موصُول کے مُبتدا ہونے کی مِثالیں مذکُور ہُوئیں - وُہ مِثال جِس میں موصُول فاعِل ہے - یہ ہے - آمد آں کہ او دوستِ من اَست - آمد فِعل - آں موصُول - کاف صِلے کا - اَور دوستِ من اَست جُملہ صِلہ ہے - موصُول اَور صِلہ مِل کر فاعِل ہُوا آمد کا ÷ اَور وُہ مِثال جِس میں موصُول مفعُول ہے - یہ ہے - یافتم آں را کہ مے جُستم - یافتم فِعل با فاعِل - آں موصُول - کاف صِلے کا - مے جُستم جُملہ صِلہ موصُول کا - موصُول صِلے کے ساتھ مِلکر مفعُول ہُوا یافتم کا ÷ اَور وُہ مِثال جِس میں موصُول مُضاف اِلَیہ ہے - یہ ہے - آمد غُلامِ آں کہ نامش زید اَست - آمد فِعل - غُلام مُضاف - آں موصُول - کاف صِلے کا - نامش زید اَست جُملۂ صِلہ - پس موصُول ساتھ صِلے کے مِلکر مُضاف اِلَیہ ہُوا غُلام کا - مُضاف ساتھ مُضاف اِلَیہ کے مِلکر فاعِل ہُوا آمد کا ÷ اَور وُہ مِثال جِس میں موصُول خبر ہے - یہ ہے - یار آں اَست - کہ دِیدی - یار مُبتدا - آں موصُول - کاف صِلے کا - دِیدی

فِعل با فاعِل صِلہ ہُوا موصُول کا۔ موصُول صِلے کے ساتھ مِل کر خبر ہُوئی مُبتدا کی۔ لفظِ اسُت نِشان جُملۂ اِسمیّہ کا۔ مُبتدا خبر کے ساتھ مِل کر جُملۂ اِسمیّہ ہُوا ÷

۸ - عدد و معدُود

عدد گِنتی کو کہتے ہیں۔ اور جِس چیز کو گِنتے ہیں۔ اُس کو معدُود کہتے ہیں۔ جیسے صد روپیہ۔ صد عدد ہے۔ اور روپیہ معدُود ہے۔ عدد اور معدُود مِل کر حُکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں۔ جیسے ہزار روپیہ مے خواہم۔ ہزار روپیہ مفعُول ہے مے خواہم فِعل با فاعِل کا ÷ حقیقت میں عدد صِفت ہوتا ہے معدُود کا۔ اکثر مُقدّم آتا ہے معدُود پر۔ جیسے ہزار روپیہ۔ یعنی ایسے روپئے کہ ہزار ہیں۔ اگر صِفت اور موصُوف کہیں۔ جب بھی ایک کلمے کا حُکم رکھتے ہیں ÷

مُبتدی کو سو تک گِنتی ہِندی اور فارسی کی یاد کرنی ضرُور ہے۔ سو اِس جدول میں مُندرج ہے ÷

فائدہ۔ عدد کے لکھنے کے واسطے رُقُوم ہِندی کی نَو شکلیں مُقرّر ہیں۔ وہ یہ ہیں ÷

۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
نَو	آٹھ	سات	چھ	پانچ	چار	تین	دو	ایک

اور اِن رقموں کو لکھنے کے لِئے مرتبے مُقرّر ہیں۔ جِس مرتبے کی رقم ہو۔ اُس مرتبے میں اُس کو لکھنا چاہیئے۔ اور جونسا مرتبہ خالی رقم سے ہو۔ وہاں نُقطہ رکھ اُس کو مجازاً صِفر کہتے ہیں۔ لکھنا چاہیئے۔ مرتبے اعداد کے بے نہایت ہیں۔ تھوڑے

سے مبتدی کے واسطے لکھے جاتے ہیں۔ باقی کسی حساب کی کتاب میں دیکھنے چاہئیں۔

۱	از یک تا نہ	آحاد	۱۱	از دہ ارب تا نود ارب	عشرات ارب
۲	از دہ تا نود	عشرات	۱۲	از کھرب تا نہ کھرب	کھرب
۳	از صد تا نہ صد	مآت	۱۳	از دہ کھرب تا نود کھرب	عشرات کھرب
۴	از ہزار تا نہ ہزار	الوف	۱۴	از نیل تا نہ نیل	نیل
۵	از دہ ہزار تا نود ہزار	عشرات الوف	۱۵	از دہ نیل تا نود نیل	عشرات نیل
۶	از لک تا نہ لک	لکوک	۱۶	از پدم تا نہ پدم	پدم
۷	از دہ لک تا نود لک	عشرات لکوک	۱۷	از دہ پدم تا نود پدم	عشرات پدم
۸	از کرور تا نہ کرور	کرور	۱۸	از سنکھ تا نہ سنکھ	سنکھ
۹	از دہ کرور تا نود کرور	عشرات کرور	۱۹	از دہ سنکھ تا نود سنکھ	عشرات سنکھ
۱۰	از ارب تا نہ ارب	ارب			

یک	دو	سہ	چہار	پنج	شش	ہفت
ایک	دو	تین	چار	پانچ	چھ	سات
ہشت	نہ	دہ	یازدہ	دوازدہ	سیزدہ	چہاردہ
آٹھ	نو	دس	گیارہ	بارہ	تیرہ	چودہ
پانزدہ	شانزدہ	ہفدہ	ہژدہ	نوزدہ	بست	بست و یک
پندرہ	سولہ	سترہ	اٹھارہ	انیس	بیس	اکیس
بست و دو	بست و سہ	بست و چہار	بست و پنج	بست و شش	بست و ہفت	بست و ہشت
بائیس	تئیس	چوبیس	پچیس	چھبیس	ستائیس	اٹھائیس

هشت و نه اُنتیس	سی تیس	سی و یک اکتیس	سی و دو بتیس	سی و سه تینتیس
سی و چهار چونتیس	سی و پنج پینتیس	سی و شش چھتیس	سی و هفت سینتیس	سی و هشت اڑتیس
سی و نه اُنتالیس	چهل چالیس	چهل و یک اِکتالیس	چهل و دو بیالیس	چهل و سه تینتالیس
چهل و چهار چوالیس	چهل و پنج پینتالیس	چهل و شش چھیالیس	چهل و هفت سینتالیس	چهل و هشت اڑتالیس
چهل و نه اُنچاس	پنجاه پچاس	پنجاه و یک اِکیاون	پنجاه و دو باون	پنجاه و سه ترپن
پنجاه و چهار چون	پنجاه و پنج پچپن	پنجاه و شش چھپن	پنجاه و هفت ستاون	پنجاه و هشت اٹھاون
پنجاه و نه اُنسٹھ	شصت ساٹھ	شصت و یک اِکسٹھ	شصت و دو باسٹھ	شصت و سه ترسیٹھ
شصت و چهار چونسٹھ	شصت و پنج پینسٹھ	شصت و شش چھیاسٹھ	شصت و هفت سڑسٹھ	شصت و هشت اڑسٹھ
شصت و نه اُنہتر	هفتاد ستر	هفتاد و یک اِکہتر	هفتاد و دو بہتر	هفتاد و سه تہتر
هفتاد و چهار چوہتر	هفتاد و پنج پچھتر	هفتاد و شش چھہتر	هفتاد و هفت ستتر	هفتاد و هشت اٹھتر
هفتاد و نه اُناسی	هشتاد اسی	هشتاد و یک اِکیاسی	هشتاد و دو بیاسی	هشتاد و سه تراسی

ہشتاد و چہار چوراسی	ہشتاد و پنج پچاسی	ہشتاد و شش چھیاسی	ہشتاد و ہفت ستاسی	ہشتاد و ہشت اٹھاسی	ہشتاد و نہ نواسی
نود نوّے	نود و یک اکانوے	نود و دو بانوے	نود و سہ ترانوے	نود و چہار چورانوے	نود و پنج پچانوے
نود و شش چھیانوے	نود و ہفت ستانوے	نود و ہشت اٹھانوے	نود و نہ ننانوے	صد سو	

ایک سو کو یک صد- دو سو کو دو صد- تین سو کو سہ صد کہتے ہیں- اور دس سو کا ہزار ہوتا ہے- اسی طرح سے یک ہزار- دو ہزار- سہ ہزار- اور گنتی میں پہلے ہزار- پھر سینکڑے- پھر عدد جو جدول میں ہیں- لکھنے پڑھنے چاہئیں- جیسے یک ہزار یک صد و سی و یک- یعنی ایک ہزار ایک سو اکتیس +

۹- عطف و معطوف و معطوف علیہ

معطوف وہ کلمہ یا کلام ہے- جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو- اور **معطوف علیہ** وہ کلمہ یا کلام ہے- جو حرفِ عطف سے پہلے واقع ہو- کلمے کا عطف کلمے پر ہوتا ہے- اور کلام کا کلام پر- **عطف** کے معنی ہیں حرفِ عطف کے ذریعے سے معطوف کا معطوف علیہ کی طرف پھیرنا- یعنی معطوف کو معطوف علیہ کے حال کا شریک کرنا- جیسے زید و بکر آمد- اس کی ترکیب اس طرح کرینگے- آمد فعلِ لازم- زید معطوف علیہ- وَ حرف عطف کا- بکر معطوف- معطوف علیہ معطوف سے ملکر فاعل ہوا آمد فعل کا- فعل ساتھ فاعل کے ملکر جملۂ فعلیہ ہوا- یہ عطف کلمے کا کلمے پر ہوا- اور جملۂ معطوفہ کے حال میں تم پڑھ چکے ہو-

کہ کلام کا عطف کلام پر کس طرح ہوتا ہے ٭

۱۰- مُرکّب اِمتزاجی

یہ بھی کم سے کم دو کلموں کے ملنے سے بنتا ہے۔ اور اِس میں کوئی حرف محذوف نہیں ہوتا۔ دونو کلموں کے جُدا جُدا معنی نہیں لیئے جاتے۔ بلکہ دونو مِلکر ایک معنی دیتے ہیں۔ اور دونو ایک کلمے کا حُکم رکھتے ہیں۔ جیسے اکبر آباد۔ شاہجہاں آباد۔ جیسے او بہ شاہجہاں آباد رفتہ اشت۔ ترکیب اِس کی یوں ہوگی۔ رفتہ اشت فِعل۔ او فاعِل۔ بہ جار۔ شاہجہاں آباد مُرکّب اِمتزاجی مجرور۔ جار مجرور مُتعلِّق فِعل۔ فِعل اپنے فاعِل اور مُتعلِّق کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہُوا ٭

حال اور ذُو الحال۔ تمیز اور مُمیّز میں سے ہر ایک ایک کلمے کا حُکم رکھتا ہے۔ جیسے زید نالاں مے آمد۔ دہ من آرد خریدم۔ اِن کی ترکیب اِس طرح کرینگے ٭

زید ذُو الحال۔ نالاں حال۔ ذُو الحال و حال مِل کر فاعِل مے آمد فِعل کا۔ فِعل فاعِل کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہُوا ٭ دہ من عدد معدود مِل کر مُمیّز۔ آرد تمیز۔ مُمیّز تمیز کے ساتھ مِل کر مفعُول ہُوا خریدم فِعل با فاعِل کا۔ فِعل فاعِل اور مفعُول کے ساتھ مِل کر جُملۂ فِعلیّہ ہُوا ٭

حُرُوف

حرف کی تعریف تم پڑھ چکے ہو۔ کہ حرف کسی اور کلمے کے ملے بغیر معنی نہیں دیتا۔ اب اُس کی قسمیں اور استعمال کا موقع اور معنی بیان کئے جاتے ہیں ÷

حُرُوف کی باعتبار ترکیب کے دو قسمیں ہیں۔ ایک حُرُوفِ مُفردہ دُوسرے مُرکبّہ ÷

حُرُوفِ مُفردہ

فارسی میں بعض حُرُوفِ تہجّی ایسے ہیں۔ کہ وُہ اور کلموں سے مل کر اپنے معنی دیتے ہیں۔ جیسے بمدرسہ۔ مدرسے میں۔ رفتم۔ مَیں گیا۔ اِس قسم کے حُرُوف یہ ہیں۔ الف۔ ب۔ ت۔ چ۔ ش۔ ک۔ م۔ ن۔ و۔ ہ اور ی۔ اُن کو حُرُوفِ مُفردہ کہتے ہیں۔ اِن حُرُوف کے مشہور معنی لکھے جاتے ہیں ÷

الف

الف وُہ ہے۔ کہ ہمیشہ ساکن ہو۔ اور اُس کے پڑھنے میں آواز کو پیچش نہ ہو۔ اگر مُتحرک ہو۔ یا اُس کے پڑھنے میں آواز کو پیچش ہو۔ تو وُہ ہمزہ ہے۔ جو اصل میں ہمزہ تھا۔ الف سے بدل کر ہمزہ ہو گیا۔ اور ہمزہ کو عُرف میں الف بھی کہتے ہیں۔ اور الف کئی معنی کے واسطے آتا ہے ÷

الف

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے ندا	اسما کے آخر	خدایا! پادشاہا! یعنی اے خدا! اے پادشاہ!
۲	برائے دعا	مضارع میں	گُناد - رساد - جواد - مخفف اس کا باد نفی ان کی میم کے ساتھ مگناد مرساد - مباد ۔
۳	بمعنیٔ فاعل	صیغۂ امر حاضر معروف کے آخر	دانا - بینا - شکیبا - یعنی دانندہ - بینندہ - شکیبندہ ۔
۴	بمعنیٔ واو عطف	دو کلمۂ مرادف کے درمیان	تگاپو - یعنی تگ و پو - تگادو - یعنی تگ و دو - بمعنی دوڑ دھوپ ۔
	ایضاً	دو کلمۂ غیر مرادف کے درمیان	رُستا خیز - یعنی رُست و خیز - یعنی چھُٹنا اور اُٹھنا ۔
۵	بمعنیٔ کثرت	صفت کے آخر	خوشا - یعنی بسیار خوش - بدا - یعنی بسیار بد ۔
۶	زائد	ماضی مطلق کے آخر	گفتا - یعنی گفت - و رفتا - یعنی رفت ۔

مثال	موقع	معنی	نمبر
بادا - یعنی باد - شوادا - یعنی شواد ؛	صیغۂ دُعا کے آخر	زائد	۶
شب و رُوز مخدُومنا طالبا - پیرِ جیفۂ دُنیوی در تنگ است - یعنی طالب ؛	اسما کے آخر	ایضاً	
اِسکندر بکسر - اسمندر بفتح - اُشتُلم بضم - یعنی سِکندر - سمندر و شُتُلم - اِس الف کو حرکت مابعد کی دیتے ہیں ؛	اسما کے اوّل	ایضاً	
ابر - ابا - ابے بمعنی بر و با و بے کہ بمعنیٔ نفی است ؛	بعض حرُوف کے اوّل	ایضاً	
دردا - دریغا - واغوثا - واحسرتا ؛	اسما کے آخر	برائے درازیٔ آواز یعنی مندبہ	۷
دوشا دوش - لبالب - یعنی دوش پیوستہ بہ دوش و لب پیوستہ بہ لب ؛	دو کلمۂ مکرّر کے درمیان	برائے پیوستگی	۸

نمبر	معنی	موقع	مثال
			ب
۱	برائے اتّصال بمعنیٔ ساتھ	اسما کے اوّل	آشنائی بہ تو چہ دردِ سر اشت - یعنی آشنائی تیرے ساتھ ÷
۲	بمعنیٔ در	״	اُفتم بہ پائے تو کہ بہ بخشش خطائے من - یعنی در پائے تو ÷
۳	بمعنیٔ مع	״	بیا کہ دل بہ عجب لذّتے ہم آغوش اشت - یعنی با عجب لذّتے ÷
۴	بمعنیٔ بر	״	جانم بہ لب رسید بہ جاناں خبر کنید - یعنی بر لب رسید ÷
۵	بمعنیٔ برائے	״	بہ طوافِ کعبہ رفتم - یعنی برائے طوافِ کعبہ ÷
۶	بمعنیٔ از	״	جمالِ دوست بہ دیدن نمے شود آخر - یعنی از دیدن آخر نمے شود ÷

نمبر	معنی	موقع	مثال
۷	بمعنےٴ را	اسما کے اوّل	دادہ اند آنچہ بہ ما کاشکے از ما رگیرند۔ یعنی آنچہ ما را دادہ اند ÷
۸	بمعنےٴ سبب	//	زید بہ جُرم دُزدِیدن گرفتار شدہ است ÷
۹	بمعنےٴ مدد	//	تازہ مے سازم بہ ناخُن باز داغ خویش را یعنی بہ مددِ ناخُن ÷
۱۰	بمعنےٴ مُوافق	//	نفس در آتش دِل بارہا گداخت مرا۔ کہ ایں چنیں بمُرادِ دِل تو ساخت مرا۔ یعنی مُوافِقِ مُرادِ دِل تو ÷
۱۱	بمعنےٴ نزدیک	//	یا رب تو مرا بدوست برساں۔ یعنی نزدیکِ دوست ÷
۱۲	بمعنےٴ وسیلہ و طفیل	//	عِصیانِ مرا دو نِصف کُن در عرصات۔ نِصفے بہ حسن بہ بخش و نِصفے بہ حُسین۔ یعنی بوسیلہ و بطفیلِ حسن و حُسین ÷

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱۳	بمعنئ قسم	اسما کے اوّل	بہ خدائے کریم عزّ و جلّ یعنی قسم مے خورم بہ خدائے کریم عزّ و جلّ ÷
۱۴	برائے ابتدا	″	بنامِ جہاندارِ جاں آفریں - یعنی ابتدا مے کنم بنامِ جہاندارِ جاں آفریں ÷
۱۵	برائے مقابلہ و معاوضہ	″	پدرم روضۂ رضواں بہ دو گندم بفروخت - یعنی بعوضِ دو دانۂ گندم ÷
۱۶	برائے پیوستگی	دو کلمۂ مکرّر کے درمیان	دمبدم ساعت بساعت باد افزوں جاہِ تو - یعنی دم پیوستہ بدم و ساعت پیوستہ بساعت ÷
۱۷	بمعنئ برابر و مانند	اسما کے اوّل	بہ صورتِ تو بتے کمتر آفرید خدا - یعنی برابر و مانندِ صورتِ تو ÷
۱۸	بمعنئ لائق	″	صائب کنوں کہ درد بہ درماں نماندہ است - اے لائقِ درماں ÷
۱۹	برائے تفسیر در	″	بہ دریا در منافع بے شمار است - یعنی در دریا ÷

نمبر	معنی	موقع	مثال	
۲۰	برائے تفسیرِ بر	اسما کے اوّل	چوں آختن رشتم سگزی بہ پسر بر۔ یعنی بر پسر ÷	ایں ہر دو[1] بقسم بائے زائدہ است ÷
۲۱	بمعنیٔ تحت و پائیں	″	کرا پائے خاطر در آید بہ سنگ۔ یعنی زیرِ سنگ در آید ÷	
۲۲	بمعنیٔ رُخ	″	بہ گردن رفتہ سرکش وتند خوے۔ یعنی بر رُخِ گردن یا گردن کے بل ÷	
۲۳	بمعنیٔ اِضافت	″	ور زر داری بہ زور محتاج نۂ۔ یعنی محتاجِ زور نۂ۔ یعنی تُو زور کا محتاج نہیں ÷	
۲۴	بمعنیٔ طرف	″	من رُو بہ قبلہ دارم تو رُو بہ دَیر داری۔ یعنی طرفِ قبلہ و طرفِ دَیر ÷	
۲۵	زائد	اِسم کے پہلے	آں قطرہ ام کہ چرخ بہ دُور افگند مرا۔ یعنی دُور افگند مرا ÷	
	″	حرف کے پہلے	نخواہم ندانم بجز نام تو۔ یعنی جز نام تو ÷	

[1] ہر دو سے مراد ۱۹ و ۲۰ نمبر کی مثالیں ہیں ÷

نمبر	معنی	موقع	مثال
۲۵	زائد	افعال کے پہلے	جیسے بگفت - بخرید ؛
			ت
۱	برائے خطاب حاضر	کلمے کے آخر	کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے۔ جیسے یارت بُردم اور بُردمت یار۔ یعنی بُردم یار تو۔ کبھی مفعول واقع ہوتی ہے۔ جیسے دادمت زر اور زرت دادم ۔یعنی زر ترا۔ اگر کلمے کے آخر ہ ہو۔ تو الف ت پر زیادہ کرو۔ جیسے خانہ ات۔ اگر الف یا واو ہو۔ یاے تحتانی زیادہ کرو۔ جیسے صفایت اور بُویت ۔ اور کبھی یاے تحتانی نہیں زیادہ کرتے۔ کہتے ہیں ے ببوسم پات ببینم رُوت اے جاں ؛
۲	ایضاً	علیحدہ	واوِ معدولہ اس کے آخر زیادہ کرکے تو پڑھتے ہیں۔تو فاعل بھی اور مبتدا بھی اور خبر بھی اور مضاف الیہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے آمدی تو۔ تو کجائی۔ زید توئی - غلام تو ؛

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	بمعنیٔ خود	اِسم کے آخر	از بازگہت مرانم اے شاہ۔ یعنی از بارگاہِ خود ❖
۲	زائد	؍؍	جیسے بالش۔ بالشت ❖
			چ
۱	برائے سبب	جملے کے پہلے	اِیں طعام نخوردم چہ بے مزہ بود۔ یعنی مَیں نے نہ کھایا اِس سبب سے کہ بے مزہ تھا ❖
۲	برائے استفہام	اکثر جملے کے پہلے	چہ گفتی؟ کیا کہا تُو نے؟ چیستی؟ کیا ہے تُو؟ چہ حال است؟ کیا حال ہے؟
۳	برائے تعظیم	کلمے کے پہلے	جیسے زنگر تا چہ شاہی گرفت ❖
۴	برائے تحقیر	ایضاً	ما چہ باشیم وچہ باشد دلِ غم پرورِ ما۔ یعنی ما چہ حقیر باشیم و دلِ ما چہ حقیر باشد ❖
۵	بمعنیٔ چیز	حرفِ ہر کے ساتھ	ہرچہ از دوست میرسد نیکو ست ❖
۶	بمعنیٔ ہرچہ	سرِ کلمہ و کلام	چہ باشد میسّر بزودی بفرست۔ یعنی ہرچہ میسّر باشد ❖
			ش
۱	ضمیر غائب	آخرِ کلمہ	کبھی مفعول ہوتا ہے۔ جیسے دادمش انعام و انعامش دادم۔ ماقبل اِس کا مفتوح

نمبر	معنی	موقع	مثال
			ہوتا ہے۔ اگر کافِ بیانی ماقبل اِس کے ہو۔ تو مکسور پڑھتے ہیں۔ جیسے کِش + اگر ہ والے کلمے کے بعد ہو۔ تو ہ کے بعد ہمزۂ مفتوح زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے خانہ اش۔ کاشانہ اش۔ کبھی مضاف اِلیہ ہوتا ہے۔ جیسے غلامش + اگر مضاف وہ کلمہ ہو۔ کہ جس کے آخر الف یا واو ہو۔ تو بعد الف کے یا واو کے یاے تحتانی مفتوح زیادہ کرکے شین سے ملاکر پڑھتے ہیں۔ جیسے خویش۔ بویش۔ صفایش۔ اور کبھی یاے تحتانی مفتوح نہیں بھی لاتے ہیں۔ پڑھتے ہیں خوش۔ بوش۔ صفاش۔ جفاش +
۲	بمعنۓ حاصلِ مصدر	بعدِ صیغۂ امرِ حاضر معروف	جیسے کوشش و کشش۔ بمعنۓ کوشیدن و کشیدن۔ ماقبل شین مصدری کا ہمیشہ مکسور ہوتا ہے +
۳	زائد	آخرِ کلمہ	خودش آمد۔ یعنی خود آمد +
			ک
۱	برائے علت و سبب	درمیانِ دو جملہ	بر درت آمدم کہ لطف کنی۔ یعنی بر درت آمدم بدیں سبب کہ لطف کنی +

مثال	موقع	معنی	نمبر
صد شکر کہ برد نامہ ام رنگِ قبول ÷	مبیّن کے بعد	برائے بیان	۲
گفتم کہ گلے بچینم از باغ - یعنی گفتم اینکہ گلے بچینم از باغ ÷	جملۂ مقولہ کے پہلے	"	
اَے آنکہ بملکِ خویش پایندہ توئی - آں موصول و کاف صلہ ÷	بعدِ موصول جملۂ صلہ پر	"	
اَے کہ شخصِ منت حقیر نمود ÷	موصولِ محذوف کے بعد	"	
بودیم بے خبر کہ سپاہِ عدو رسید - یعنی ناگاہ و یکایک ÷	دو جملوں کے درمیان	برائے مفاجات یعنی ناگاہ و یکایک	۳
اَے بسا اسپ تیز رو کہ بماند - کہ خرِ لنگ جاں بمنزل برد ÷ یعنی اسپ بماند و خرِ لنگ جاں بمنزل برد ÷	دو جملوں کے درمیان	برائے عطف	۴
اگر جملۂ اسمیہ ہو - تو کاف استفہام کا خبر پڑتا ہے - جیسے ایں مرد کیست؟ ایں مرد مبتدا - کاف استفہام کا خبر - اور است علامت جملۂ اسمیہ کی - اگر جملۂ فعلیہ ہو - تو فاعل ہوگا - جیسے	ایک جزو جملے کا ہوتا ہے	استفہام کے لئے بمعنے کدام	۵

مثال	موقع	معنی	نمبر
کہ آمد ؟ یا مفعول ہوگا۔ جیسے کرا زدی۔ کلمۂ زدی فعل با فاعل - کاف استفہام مفعول اور لفظِ را نشان مفعول کا ہوگا + فائدہ - استفہام کیا ہے ؟ پوچھنا ایک بات کا۔ استفہام تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک استفہام اقراری ہے۔ کہ جس سے اقرار دریافت ہو۔ جیسے ؎ دوش در بزم تو آزردہ و ناشاد کہ بود ؟ من نہ بودم ہدفِ ناوکِ بیداد کہ بود ؟ ترجمہ۔ کل رات تیری مجلس میں آزردہ اور ناشاد کون تھا ؟ میں نہ تھا نشانہ ظلم کا کون تھا ؟ اس کلام سے اقرار ہوا۔ کہ شاعر کہتا ہے۔ تیری مجلس میں آزردہ اور ناشاد اور نشانہ ظلم کا میں تھا + دوسرا استفہام انکاری - کہ اس سے انکار معلوم ہو۔ جیسے ع کہ مے گوید کہ بر عزم سفر بستی ؟ ترجمہ - کون کہتا ہے۔ کہ سفر کے قصد پر کمر باندھی ؟ تیسرا استفہام استخباری - وہ ایک بات کا			

نمبر	معنی	موقع	مثال
			پوچھنا ہے۔ نہ اقرار ہے۔ نہ انکار۔ جیسے ؎ لالہ رُخا سمن برا سروِ روانِ کیستی؟ سنگ دلا ستمگرا آفتِ جانِ کیستی؟
۶	بمعنیٔ بلکہ	دو جملوں کے درمیان	اس کاف کے باعث پہلے جملے سے دوسرا جملہ ترقی رکھتا ہے۔ جیسے ؎ مکافاتِ دشمن بمالش مکن کہ بیخش بر آوردہ باید زِ بن اے بلکہ بیخش ✣
۷	بمعنیٔ از	اسم کے اوپر بجائے از	ترکِ احسانِ خواجہ اولےٰ تر کاحتمالِ جفائے بوّاباں یعنی از جفائے بوّاباں یعنی دربانان ✣
۸	برائے تصغیر و زائد نیز	آخرِ اسم ماقبل مفتوح	ماقبل اس کاف کا مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے بط اور بطک اور طفل اور طفلک۔ مرد اور مردک۔ پسر اور پسرک۔ زائد کی مثال زلو و زلوک ✣
۹	بمعنیٔ ہرکہ	بر سرِ کلمہ از کلماتِ جملہ	دِگر کشور آباد بیند بخواب کہ دارد دلِ اہلِ کشور خراب یعنی ہرکہ دلِ اہلِ کشور خراب دارد۔ کشور آباد نہ بیند ✣
۱۰	برائے تشبیہ بمعنیٔ چنانکہ	دو کلاموں میں	چناں مے خورد زنگیٔ خام را کہ زنگی خورد مغزِ بادام را ترجمہ۔ ایسا کھاتا ہے سکندر کچّے زنگی کو۔

نمبر	معنی	موقع	مثال
			جیسے زنگی کھائے مغز بادام کو ÷ دوسرے مصرع میں تشبیہ ہے پہلے مصرع کی ÷
۱۱	زائد	کلام میں	مولانا روم سے فرمایند ع کہ چنیں بنماید و گہ ضدِ ایں ۔ جز کہ حیرانی نباشد کارِ دیں ÷ یعنی جز حیرانی نباشد کارِ دیں ÷
۱۲	برائے تردید بمعنۓ یا	درمیانِ دو کلمہ	جیسے زید آمد کہ عمرو ۔ یعنی زید آمد یا عمرو ÷
		م	
۱	متکلّم ضمیرِ متصل	آخرِ کلمہ	ترکیب میں کبھی فاعل ہوتا ہے ۔ جیسے کردم ۔ کیا میں نے ۔ آمدم ۔ آیا میں ۔ اور کبھی مفعول ہوتا ہے ۔ جیسے چہ فرمائیم ؟ کیا فرماتا ہے تو مجھ کو ۔ اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے مابعد مضاف کے ۔ جیسے غلامم ۔ غلام میرا ۔ یا قبل مضاف کے ۔ جیسے سعدی شیرازی کا قول ع تولّاے مردانِ ایں پاک بوم ۔ برانگیختم خاطر از شام و روم ÷ برانگیختم کے آخر کا میم مضاف الیہ ہے خاطر کا ۔ یعنی خاطرم از شام و روم برانگیخت ÷
۲	بمعنۓ خود	ایضاً	بہ نظمم بنخواں یا براں از درم ۔ ندارم بجز آستانت سرم ۔ یعنی سرِ خود ÷

نمبر	معنی	موقع	مثال
۳	برائے نہی	اوّلِ صیغۂ امرِ حاضر و اوّلِ صیغۂ مُضارع و دُعا	جیسے کُن پر میم آیا۔ مکُن ہُوا۔ یہ میم ہمیشہ مفتُوح ہوتا ہے۔ اَور جیسے رساد۔ مرساد۔ باد۔ مباد۔ کُناد۔ مکُناد ٭
۴	برائے وصفیّتِ اعداد	آخرِ اعداد	جیسے یکُم۔ دُوُم۔ سوُم۔ یہ میم ساکن ہوتا ہے۔ اَور ماقبل اِس کا مضمُوم ٭

ن

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے نفی	ماضی و مُضارع و مُستقبل و حال کے اُوپر	نکرد۔ نکُند۔ نخواہد کرد۔ نمے کُند۔ یہ نُون ہمیشہ مفتُوح ہوتا ہے ٭
۲	برائے نہی	بر امرِ غائب	باید کہ نکُند۔ باید کہ نکردہ شود۔ یہ نُون بھی ہمیشہ مفتُوح ہوتا ہے ٭
۳	برائے اِستفہام	اوّلِ کلمہ	اِستفہامِ اِقراری جیسے غُلامے شکستش سر و دست و پائے کہ بارے نگفتم کہ ایں جا میائے ؟ یعنی گُفتم ٭ اِستفہامِ اِستخباری۔ جیسے کِسی سے پُوچھو۔ ایں طعام نمے خوری ؟ یعنی مے خوری یا نمے خوری۔ یہ نُون ہمیشہ

نمبر	معنی	موقع	مثال
			مفتوح ہوتا ہے۔ اگر نُون کو علیحدہ لکھیں۔ تو چاہیئے۔ کہ ہائے مختفی آخر میں زیادہ کریں۔ جیسے نہ۔ اور کبھی ہائے مختفی یائے تحتانی سے بدل ہوتی ہے۔ اور فتحہ نُون کا کسرے سے۔ جیسے نے۔ اور کبھی نے کو مکرّر بھی لاتے ہیں۔ کہ اس سے کلامِ سابق کی نفی مُراد ہوتی ہے۔ جیسے زید در خانہ اشت۔ نے نے بہ سفر رفتہ اشت۔
۴	برائے نسبت	اسم کے آخر	جیسے رہمن منسُوب بہ رہم۔ اور جوشن منسُوب بہ جوش بمعنے حلقہ۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ یہ نُون مخفّف ال کا ہے۔ کہ واسطے نسبت کے ہے +
۵	زائد	کلمے کے آخر	جیسے پاداش۔ پاداشن۔ زیبا۔ زیباں۔ سو۔ سوں۔ چو۔ چوں +

واو

واوِ اصلی جو جُزوِ کلمے کی ہے۔ دو قسم پر ہے۔ معدُولہ اور ملفُوظی۔ معدُولہ وُہ۔ کہ پڑھنے میں نہ آئے۔ جیسے اِن کلموں میں ہے۔ خُورد۔ خُوش۔ خویش۔ خواجہ۔ خود۔ اور ملفُوظی وُہ ہے۔ کہ پڑھنے میں آئے۔ وُہ بھی دو قسم پر ہے۔ معرُوف و مجہُول۔ معرُوف جیسے نُور اور ظُہور میں۔ اور مجہُول۔ جیسے زور اور

شور میں +

واوِ ملفوظی کے کئی معنی ہیں۔

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے عطف	معطوف و معطوف علیہ کے درمیان	جیسے آمد زید و عمرو۔ آیا زید اور عمرو۔ واو عطف کی۔ زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف۔ حال معطوف اور معطوف علیہ کا ایک ہوتا ہے +
۲	برائے لزوم	لازم و ملزوم کے درمیان	ع اگر دعویٰ تم رد کنی ور قبول من و دشت و دامانِ آلِ رسول دشت و دامان آپس میں لازم اور ملزوم ہیں +
۳	برائے استبعاد یعنی دوری	دو کلموں میں جو باہم بعد رکھتے ہیں	ع من و انکارِ شراب ایں چہ حکایت باشد۔ ظاہرا ایں قدرم عقل کفایت باشد۔ درمیانِ من و انکارِ شراب استبعاد است۔ یعنی دوری و تفاوتِ بسیار +
۴	برائے تصغیر	کلمے کے آخر	پسرو۔ یعنی پسرِ خرد +
۵	بمعنیٔ حال	دو جملوں میں	زدم زید را و پدرش استادہ بود۔ یعنی زدم زید را در حالے کہ پدرش استادہ بود +
۶	زائد	کلمے کے اوپر	جیسے لیک۔ ولیک۔ لیکن ولیکن +

ہا

ہ دو قِسم کی ہوتی ہے۔ مَلفُوظی اور مُختفی +
مَلفُوظی وُہ جو آخر کلِمے کے ہو اور پڑھنے میں آئے۔ جَیسے گِرِہ و زِرِہ میں۔ اَور جمع میں بر قرار رہتی ہے۔ جَیسے گرِہہا اَور زِرِہہا۔ اَور کافِ تصغیر کے لگنے سے مفتوح ہوتی ہے۔ جَیسے گرِہک و زِرِہک۔ اَور اِضافت میں مکسُور ہوتی ہے۔ جَیسے گرِہِ من و زِرِہِ من +
مُختفی وُہ ہے۔ کہ پڑھنے میں نہ آئے۔ جَیسے جامہ اَور خامہ میں۔ جمع میں حذف ہوتی ہے۔ جَیسے جامہا۔ خامہا۔ اَور کافِ تصغیر جو آخر میں لائیں۔ تو وُہ کافِ فارسی سے بدل جاتی ہے۔ جَیسے جامگک و خامگک۔ اگر الِف و نُون سے جمع کریں یا یاےِ مصدری لگائیں۔ جب بھی کافِ فارسی سے بدل جائیگی۔ جَیسے پیادگاں و روِندگاں۔ اَور آزردگی و افسُردگی +
وُہ ہاےِ مُختفی کہ جُزو کلِمے کی نہ ہو۔ اُس کے کئی معنی ہیں۔

نمبر	معنی	مَوقع	مِثال
۱	براے نِسبت	اسما کے آخر	دندانہ منسُوب بہ دنداں۔ دشتہ منسُوب بہ دشت۔ اِسی طرح سے یک سالہ منسُوب بہ یک سال۔ یک ماہہ منسُوب بہ یک ماہ۔ اِسی طرح سے یک رُوزہ و یک شبہ +
۲	بمعنیٔ اَست	ماضی مُطلق کے آخر	جَیسے آمدہ یعنی آمدہ اَست۔ رفتہ یعنی رفتہ اَست +

نمبر	معنی	موقع	مثال
۳	برائے اظہارِ فتحہ	کلمے کے آخر	جیسے جامہ - خامہ - بندہ - شگوفہ ÷
۴	زائد	"	ریچال - ریچالہ - بمعنے پنیر - آچار - آچارہ - غنجار - غنجارہ - بمعنے گلگونہ ÷

یائے معروف

نمبر	معنی	موقع	مثال
۱	برائے خطاب واحد حاضر	فعل کے آخر	جیسے کردی - کیا تو نے - آمدی - آیا تو ÷
۲	برائے نسبت	اسما کے آخر	جیسے بادِ بہاری - یعنی باد منسوب بہ بہار - و اسپ عربی و جوزِ ہندی ÷
۳	برائے معنئے مصدر	اسمِ فاعل و اسمِ مفعول کے آخر	جیسے بخشندگی و افسردگی - یعنی بخشندہ شدن و افسردہ شدن - غریب نوازی و زر ریزی - یعنی نواختنِ غریب و ریختنِ زر ÷
۴	برائے لیاقت	مصدرِ فارسی کے آخر	جیسے کشتنی یعنی قابلِ کشتن و نواختنی یعنی قابلِ نواختن ÷
۵	برائے فاعلیت	اسم کے آخر	جیسے گشتی بمعنی گشت کنندہ - کسبی بمعنی کسب کنندہ - یائے فاعلیت کو یائے نسبت بھی کہیں - تو بجا ہے ÷

یاۓ مجہول

مِثال	موقع	معنی	نمبر
جیسے آخرِ کسے کے۔ بمعنۓ کسِ غیر مُعیّن اور نکرہ غیر مُعیّن کو کہتے ہیں۔ چُنانچہ اِس کا بیان ہو چُکا ہے ÷	اِسم کے آخر	براۓ تنکیر یعنی نکرہ کردن	۱
جیسے بُزرگے و عزیزے فرمُود۔ یعنی یک بُزرگ و یک عزیز فرمُود ÷	"	براۓ وحدت بمعنۓ یک	۲
جیسے فُلاں مردے اشت۔ یعنی مردِ بُزرگ ÷	"	براۓ تعظیم	۳
جیسے کردے۔ میکردے و ہمیکردے۔ وُہ کرتا تھا۔ اِسی طرح سے گُفتے۔ وُہ کہتا تھا ÷	ماضی کے آخر	براۓ اِستمرار	۴
یہ بھی یاۓ موصُول ہے۔ اِس کے بعد کافِ صِلہ اور جُملہ صِلے کا ہوتا ہے۔ جیسے بیتِ سعدی۔ ۵ حسُودے کہ یک جو خیانت ندید۔ بکارش نیامد چو گندم طپید ÷ حسُود نکرہ تھا۔ یاۓ موصُول اور صِلے سے معرفہ ہو گیا۔ اور جیسے مُرادے کہ داشتم۔ حاصِل شد۔ یعنی مُرادِ مُعیّن ÷	اِسم کے آخر	براۓ تعریف یعنی معرفہ کردن	۵

فائدہ

آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہیں۔ فارسی میں نہیں آتے۔ اور وُہ یہ ہیں۔ ث۔ ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق ٭
لفظِ شصت اصل میں شِشت تھا۔ اور لفظِ صد۔ سد۔ سین کو صاد سے بدلا ٭ اور چار حرف مخصوص فارسی کے ہیں۔ عربی میں نہیں آتے۔ وُہ یہ ہیں۔ پ۔ چ۔ ژ۔ گ۔ اگر عربی میں لاتے ہیں۔ تو پ کو ف سے۔ چ کو ص سے۔ گاف کو جیم تازی سے بدل کے لاتے ہیں۔ اور ژ بدل ہی نہیں ہوتی ٭

مُفرد حرف کا اَور حرف سے بدل جانا

جس حرف کو بدلتے ہیں۔ اُس کو مُبدل کہتے ہیں۔ اور جس حرف سے بدلتے ہیں۔ اُس کو مُبدل مِنہُ کہتے ہیں۔ اِس جدول سے مع مثال دریافت کرو۔ جدول یہ ہے۔

مُبدل	مُبدل مِنہُ	مثال		معنی	مثال		معنی
الف	دالِ مُہملہ	بارِیس	بدرِیس	معرُوف	بآں	بداں	معرُوف
	یاے تحتانی	آگدش	یگدش	دو رگہ کہ پدرش از قومے و مادرش از قومے باشد	ازمُغاں	یرمُغاں	تُحفہ
زاے معجمہ	فا	زباں	زفاں	معرُوف	زبانہ	زفانہ	شُعلہ
	واو	خواب	خواو	؍؍			

مبدل	مبدل منہ	مثال		معنی	مثال		معنی
باے فارسی	فا	سپید	سفید	معروف	پارسی	فارسی	معروف
	باے موحدہ	پژوہ	بژوہ	نام شہر			
تاے فوقانی	طاے مہملہ	ستبر	سطبر	پرکار	توتیا	طوطیا	سرمہ
	ثاے مثلثہ	کیومرت	کیومرث	نام پادشاہ			
جیم تازی	زاے تازی	چوجہ	چوزہ	بچۂ مرغ			
	زاے فارسی	کج	کژ	معروف			
	شین معجمہ	کاج	کاش	درخت صنوبر و بمعنی کاشکے	کنگاج	کنگاش	مشورت
	کاف فارسی	آخشیج	آخشیگ	عنصر			
	تاے فوقانی	تاراج	تارات	لوٹ			
جیم فارسی	شین معجمہ	لخچہ	لخشہ	شعلۂ آتش			
	صاد مہملہ	چین	صین	نام ملک	چندل	صندل	چوب معروف
خاے معجمہ	قاف در ترکی	چقماخ	چقماق	آتش زن			

مُبدل	مُبدل مِنہُ	مِثال		معنی	مِثال		معنی
دال مُہملہ	تاے فوقانی	دُرّاج	تُرّاج	تیتر	کدخُدا	کتخُدا	صاحب خانہ
	ذالِ مُعجمہ	آدر	آذر	آتش	خدمت	خذمت	معروف
ذال مُعجمہ	دالِ مُہملہ	اُستاذ	اُستاد	آخوند	نبیذ	نبید	شراب
زاے مُعجمہ	غینِ مُعجمہ	گریز	گریغ	امر از گریختن	آمیز	آمیغ	امر از آمیختن
	سینِ مُہملہ	ایاز	ایاس	نام غلام محمود	آنکژ	آنکس	کجکِ فیلبانان
سین مُہملہ	صادِ مُہملہ	ششت	شصت	ساٹھ	سد	صد	سو
	شینِ مُعجمہ	فرِشتہ	فرِستہ	معروف			
شین مُعجمہ	سینِ مُہملہ	شارک	سارک	مَینا			
	جیمِ تازی	کاش	کاج	کاشکے و درختِ صنوبر			
صاد مُہملہ	سینِ مُہملہ	قفص	قفس	پنجرا			

مُبدل	مُبدل مِنه	مثال		معنی	مثال		معنی
عینِ معجمه	کافِ فارسی	لغام	لگام	معروف	غلیواز	گلیواز	چیل
	قاف در ترکی	اباغ	اباق	پیاله			
ف	واو	فام	وام	رنگ			
قاف	کافِ تازی	تریاق	تریاک	نام دوا	ترقیدن	ترکیدن	پھٹنا
	کافِ فارسی	خانقاه	خانگاه	عبادت خانه			
	غینِ معجمه	قالیچه	غالیچه	نوعے از فرش معروف	قلندر	غلندر	درویش
کافِ تازی	خاءِ معجمه	شاماک	شاماخ	سینه بند زنان و علّتِ معروف	شاماکچه	شاماخچه	سینه بند زنان
کافِ فارسی	غینِ معجمه	گلوله	غلوله	غُلّه			
	جیمِ عربی	لگام	لجام	معروف	گیلان	جیلان	نام شهر

مُبدل	مُبدل مِنہُ	مِثال		معنی	مِثال		معنی
ن	لام	نیلوفر	لیلوفر	معرُوف	چندن	چندل	چوب معرُوف
	بائے مُوحّدہ	نوِشتہ	نبِشتہ	معرُوف			
و	بائے فارسی	وام	پام	رنگ			
	فا	یاوہ	یافہ	گم شُدہ و بیہُودہ			
ہائے ہوز	ہمزۂ مُلیّنہ در اِضافت	خانہ	خانۂ من	معرُوف	خامہ	خامۂ تو	معرُوف
	بکافِ عجمی در تصغیر و جمع و لُحُوقِ یاے	خامہ	خامگک	معرُوف	دیوانہ	دیوانگاں دیوانگی	״
یاے	جیم در سُریانی و انگریزی	یُوسف	جُوسف	نامِ پیغمبر	یُونس	جُونس	نامِ پیغمبر

تنبیہ ۔ جس مقام میں اُستادوں نے اِن حرفوں کو بدلا ہے اُنھی مقاموں پر بدلنا دُرُست ہے ۔ اِس قیاس پر ہر ایک جگہ بدلنا دُرُست نہیں ٭

حروفِ مرکّب

نمبر شمار	حرف	معنی	مثال
۱	از	برائے ابتدائے زماں	از صبح حاضرم - یعنی از ابتدائے صبح +
۲	؍؍	برائے ابتدائے مکاں	از خانہ تا بازار رفتم - یعنی ابتدائے رفتنم از خانہ است و انتہا تا بازار +
۳	؍؍	بمعنے بعض در حکمِ اسم	گرفتم از دراہم - یعنی گرفتم بعضِ دراہم - از بمعنے بعض مضاف - دراہم مضاف الیہ - دونو مل کے مفعول ہیں گرفتم کے +
۴	؍؍	زائد	از برائے خدا - از بہرِ من - از پئے تو - یعنی برائے خدا و بہرِ من و پئے تو +
۱	در	برائے ظرفیت	مال در کیسہ دارم و نظر در کتاب - مال و نظر ہر دو مظروف اند - و کیسہ و کتاب ہر دو ظرف +
۲	؍؍	زائد بر افعال	در افگند - در سازد +
۳	؍؍	زائد بعدِ اسمیکہ بر وے بائے موحّدہ باشد	بہ دریا در - یعنی بہ دریا +
۱	بر	بمعنے بالا	بر بام رفتم - و بر تو دعوے دارم +

نمبرِ شمار	حرف	معنی	مثال
۲	بر	زائد بعدِ اشمیکہ بر وے باے موحدہ باشد	بہ پسر بر - یعنی بر پسر +
۱	را	نشانِ مفعول	زدم زید را - زید مفعول - را نشانِ مفعول +
۲	"	نشانِ مضاف الیہ	زید را غلام - یعنی غلامِ زید - زید مضاف الیہ - را نشانِ مضاف الیہ +
۳	"	بمعنئ براے	خدا را بہ بخشا - یعنی براے خدا - و چرا یعنی براے چہ +
۴	"	گاہے بمعنئ از	قضا را - یعنی از قضا +
۱	با	براے معیت یعنی ہمراہی	آمدم با زید - یعنی ہمراہِ زید +
۱	تا	براے ابتدا	تا حکومتِ انگلشیہ در ہند قائم شدہ - امن و امان حاصل گشت +
۲	"	براے انتہا	از صبح تا شام - یعنی تا انتہاے شام +
۳	"	بمعنئ مادام یعنی جب تک	تا جہاں باشد تو باشی - یعنی جب تک +
۴	"	بمعنئ سبب و چرا	بیا تا ترا خدمت کنم +

نمبر شمار	حرف	معنی	مثال
۵	تا	بمعنیٔ زینہار و ہرگز	زِ صاحب غرض تا سخن زنہار نشنوی +
۱	چوں	برائے شرط	چوں پیر شدی حافظ از میکدہ ...
۲	"	برائے اِستفہام	نداند شب پاسباں چوں گذشت ...
۳	"	برائے تشبیہ	رُویت چوں ماہ +
۱	چو	برائے شرط	چو باز آمدی ماجرا در نوشت +
۲	"	برائے تشبیہ	چو گلبن بخند و چو بلبل بگو +
۱	بے	برائے نفیٔ اِسمیکہ صفت نباشد	بے عقل و بے خرد- یعنی لفظِ عقل و خرد صفتِ کدام موصوف نمے تواند شد +
۱	نا	نفیِ صفت کند	نا عاقل و نا خردمند +
۱	نہ و نے	برائے نفی	نہ مرا یار و نے مددگار اشت +
۱	ہرگز	برائے تاکید	ہرگز میا +
۱	اگر- گر ار- ور	برائے شرط	گر نشینی در بخشی جاےِ نشست +

نمبر شمار	حرف	معنی	مثال
۲	بر	برائے استثنا	ہمہ یاراں آمدند۔ مگر زید ✣
		بمعنی شاید	بیہودہ مے گوئی مگر دیوانۂ ✣
۱		برائے ندا	اے دوست اگر جاں طلبی جاں بہ تو بخشم ✣
۲	و ہمے	بر ماضی برائے استمرار ۔ بر مضارع برائے حال	میکرد۔ ہمیکرد۔ میکند۔ ہمیکند ✣
	ہم و نیز	برائے عطف	زید آمد۔ ہم بکر۔ خالد نیز ✣
۱	کاش کاشکے کاج	برائے تمنا	کاش بیائی۔ کاشکے عدو بمیرد ✣
۱	آیا	برائے استفہام	آیا کسے ہست۔ کہ جواں مردی کند ✣
۱	یا	برائے تردید درمیان دو امر کہ یکے ازاں متحقق بود	زید آمد یا عمرو۔ زید نشستہ است یا رفت ✣

نمبر شمار	حرف	معنی	مثال
۱	لیکن ولیکن لیک ولیک	برائے اِستدراک۔ یعنی اُس وہم کے دُور کرنے کے واسطے جو سُننے والے کو پہلی بات سے پیدا ہُوا ہو	جیسے زید نشستہ است۔ زید اور عمرو کا نشست ہوتا تھا۔ زید نشستہ اشد سے سُننے والے کو وہم ہُوا بھی بیٹھا ہوگا۔ اِس وہم کرنے کو کہا۔ لیکن عمرو رفتہ

بعض کلمات جو خاص معنی کے لئے مقرر ہیں

	حرف	مثال		معنی
یہ حرف کلام کی زینت کے واسطے آتے ہیں	ب	بِگُفت و بِگوید و بِگو	یعنی	گُفت و گوید و گو +
	مر	مِنّت مر خُدا را	״	مِنّت خُدا را +
	در	در ساخت	״	ساخت +
	بر	بر جہید	״	جہید
	فرا	فرا رفت	״	رفت
	فرو	فرو خواند	״	خواند +
	وا	وا گُذارند	״	گُذارند +
	خود	من خود چہ کسم	״	من چہ کسم +
	ہمے	ہمے رفتی	״	رفتی
	بس	شخشتیں و کمتر بس	״	شخشت و کمتر +

نمبر شمار	حرف			
۲	بر	وقت اِن کلمات کے آنے سے معنی میں بھی کچھ فرق جیسے آمدن - برآمدن - مِنّت خُدائے را - رمنّت مر خُدائے را +		
		مُشتمند و آرزومند	یعنی	خُداوندِ مُشت و خُداوندِ آرزو +
۱	گار	ستمگار و گنہگار	//	خُداوندِ ستم و خُداوندِ گناہ +
۲	ور	تاجور - ہنرور - رنجور و مزدور	//	خُداوندِ تاج - خُداوندِ ہنر - خُداوندِ رنج - خُداوندِ مزد +
کلمات نسبتی فارسیہ	گر	شیشہ گر - کاسہ گر	//	سازندۂ شیشہ - سازندۂ کاسہ +
	ال	خنداں و گریاں	//	خندہ کنندہ و گریہ کنندہ +
	ار	خریدار - فروختار	//	خرید کنندہ و فروخت کنندہ +
[illegible]	لاخ	سنگ لاخ - دیو لاخ - رود لاخ	//	بسیار سنگ - بسیار دیو - و بسیار رود +

دس	خور دس بدالِ مہملہ و سینِ مہملہ	یعنی	مانندِ
دیس	خور دیس بدالِ مہملہ و یائے مجہول	؍؍	مانندِ خور
وال	چٹلوال	؍؍	مانندِ چپل یعنی بہا
وان	رپیاون - اشتروان	؍؍	مانندِ پیپل - مانندِ
وند	پولاد وند - خداوند	؍؍	مانندِ پولاد - مانندِ خ
آوند	خویشاوند	؍؍	مانندِ خویش +
بس	شیر بس	؍؍	مانندِ شیر +
فش	شاہ فش	؍؍	مانندِ شاہ +
وش	ماہ وش	؍؍	مانندِ ماہ +
آسا	شیر آسا - مرد آسا - رستم آسا	؍؍	مانندِ شیر - مانندِ مرد - مانندِ رستم +
وار	بزرگوار - بندہ وار	؍؍	مانندِ بزرگ - مانندِ بندہ +
سال	شیر سال - فرشتہ سال -	؍؍	مانندِ شیر - مانندِ فرشتہ +
سار	خاکسار - سنگسار	؍؍	مانندِ خاک و مانندِ چیز سنگ +

کلماتِ مخففہ مانندِ سمکہ آخر اسما آمده - و لفظ وار و لفظ سان در اول اسم آید بشرطیکہ یائے موحده در آنها باشد - چون بوار بزرگان و بسان کرمان +

نمبرِ شمار	حرف		یعنی	
۲	بر	شاخسار - نمک سار	یعنی	بسیارِ شاخ و جائے شاخ و بسیارِ نمک و جائے نمک +
	ر	دریا بار - رود بار	″	بسیارِ دریا و جائے دریا و بسیارِ رود و جائے رود +
۱	زار	گلزار - لالہ زار	″	بسیارِ گل و جائے گل و بسیارِ لالہ و جائے لالہ +
۲	ستان	گلستان و دبستان مخففِ ادبستان	″	بسیارِ گل و جائے گل و جائے ادب یعنی مکتب +
۳ کلماتِ بمعنی لیاقت	وار	شاہوار - گوشوار	″	لائقِ شاہ - لائقِ گوش +
	آنہ	شاہانہ - مردانہ	″	لائقِ شاہ و لائقِ مرد +
	گاں	شائگاں - رائگاں - در اصل شاہگاں و راہگاں	″	لائقِ شاہ و لائقِ انداختن بہ راہ +
کلماتِ بمعنی نگہبانی	باں	درباں - فیلباں	″	نگہبانِ در و نگہبانِ فیل +
	دار	پردہ دار - راز دار	″	نگہبانِ پردہ و نگہبانِ راز +
	واں شاید در اصل باں باشد	بہلواں - بندی واں	″	نگہبانِ بہل و نگہبانِ بندی +

علامات صفت پیوستگی	ناک	غمناک - دردناک	یعنی	پیوستہ بہ غم
	گیں	اندوہگیں - خشمگیں	″	پیوستہ باندوہ بخشم +
علامات تصغیر	ک عربی	مردک - اشپک	″	مردِ خرد - اشپ
	چہ	باغچہ - طاقچہ	″	باغِ خرد - طاقِ
	واو	پسرو	″	پسرِ خرد +
	یاے معروف	کابلی - قریشی - ہندی	″	منسوب بہ کابل - منسوب بہ قریش - منسوب بہ ہند
	ین	زرین - سیمین - زنگارین	″	منسوب بہ زر - منسوب بہ سیم - منسوب بہ زنگار +
علامات صفت نسبتی (اسم نسبت)	ہ	یک سالہ - یک ماہہ - یک روزہ	″	منسوب بہ یک سال - منسوب بہ یک ماہ - منسوب بہ یک روز +
	ک	فغاک - مغاک - تباک	″	منسوب بہ فغ یعنی بت - منسوب بہ مغ یعنی عمیق - منسوب بہ تب +
	ان	ایران - توران	″	منسوب بہ ایر و منسوب بہ تور پسران فریدون +

نمبرِ شمار	حرف نہ - ماہانہ - روزانہ	یعنی	منسوب بہ سال - منسوب بہ ماہ - منسوب بہ روز +
۲	بر		
	ریمن - جوشن	"	منسوب بہ ریم بمعنیٔ چرکِ جراحت و منسوب بہ جوش بمعنیٔ حلقہ +
۱			
۲	راہتویہ - سیبتویہ		منسوب بہ راہ - و منسوب بہ سیب کہ رخسارہ اش چوں سیب بود +
وام	سبز وام - زرد وام	"	سبز رنگ - زرد رنگ +
فام	سرخ فام - سفید فام	"	سرخ رنگ - سفید رنگ +
بام	سبز بام - سرخ بام	"	سبز رنگ - سرخ رنگ +
گونہ	زرد گونہ - گلگونہ	"	زرد رنگ - سرخ رنگ +
گوں	گلگوں - سیم گوں	"	گل رنگ - سیم رنگ +
جزوہ	سیاہ جزوہ مختص بہ لفظ سیاہ	"	سیاہ رنگ +
جرتہ	سیاہ جرتہ مختص بہ لفظ سیاہ	"	سیاہ رنگ +

فائدہ ... بمعنیٔ رنگ

علامت مصدری	یاے معروف	بخشندگی۔ شرمندگی۔ کام بخشی	یعنی	بخشیدن و کام بخش... بخشندہ و فارسی بدل
	ار	گفتار۔ رفتار	″	گفتن۔ رفتن، ...
	ش	آمرزش۔ بخشش	″	آمرزیدن۔ بخشید...
علامت ظرفیت	داں	قلمداں۔ نمکداں	″	جاے قلم داشتن۔ جا... نمک داشتن +
	وند	آوند در اصل آب وند	″	جاے آب داشتن +
علامت تاکید۔ خوار، بکار، زیر، خفیف بمعنے تاکید است۔ چوں جمال جمال و عالم عالم بمعنے بسیار بسیار +	خوب	خوب دویدم	″	میں بہت دوڑا +
	نیک	نیک نگریستم		میں نے غور کرکے دیکھا +
	بسیار	بسیار جستم		میں نے بہت ڈھونڈا +
	ہمہ	ہمہ یاراں رفتند	″	سب یار گئے +
	جملہ	جملہ سپاہ فراہم آمد	″	سب سپاہ جمع آئی +

نمبر شمار		یعنی	
۲	ماہانہ۔ روزلہا متکبّراں و بسے غروراں دیدم۔ کہ آخر خاک شدند	یعنی	بہت تکبّر والے اور غرور والے میں نے کہ آخر خاک ہوئے ✣
	آرے ہمچنان است	؍؍	ہاں ایسا ہی ہے ✣
	بلے ہمچنیں شنیدم	؍؍	ہاں میں نے ایسا ہی ہے ✣
لبیک	لبیک چہ میفرمایند؟	؍؍	میں حاضر ہوں کیا ... ہو

آخر میں چند فائدے لکھے جاتے ہیں
جن کا جاننا طلبہ کو ضرور ہے

فائدہ۔ اِمالہ کیا ہے؟ الف کی جگہ یاے مجہول پڑھنا۔ جیل حساب۔ حسیب۔ رکاب۔ رکیب۔ اِعتماد۔ اِعتمید۔ اور جیسے با۔ ثا۔ بے۔ تے۔ ثے۔ علیٰ ہذا القیاس ✣

فائدہ۔ دو کلمے جو آپس میں ترکیب پائیں۔ اگر پہلے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف ایک جنس سے ہو۔ تو پہلے کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کر دیتے ہیں مثلاً نیم من کو نیمن اور سپید دیو کو سپیدیو اور رگرد دہن رگزدہن کہتے ہیں۔ یا پھی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں ادغ